میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

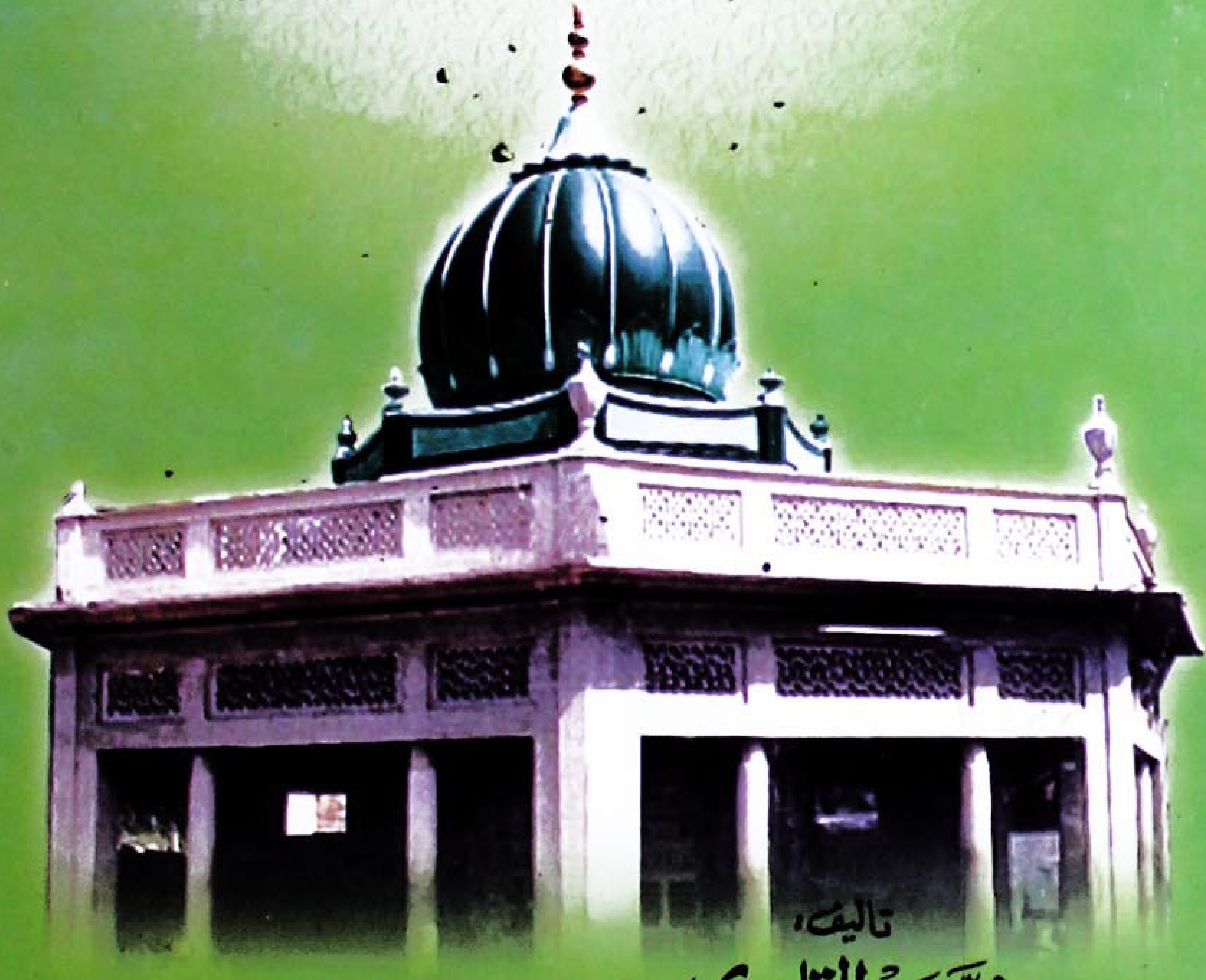

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

111382

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: محمد حسیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: -/120

ملنے کا پتہ..........

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب

امام ربانی، مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

Marfat.com

پیر مرید دی پریت انوکھی شالہ فرق نہ آوے

فرق آئیاں سب کیتی کتری پلّو چہ غرق ہو جاوے

(حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	9
مختصر تعارف	10
تعارف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	12
ولادت باسعادت	14
والد بزرگوار حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ	16
ابتدائے حال	18
بیعت وخلافت	21
پیر ومرشد حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ	24
دادا مرشد حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	25
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حصولِ فیض	26
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک	27
حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت	28
عادات واطوار	31
سیرتِ مبارکہ	35
معمولاتِ زندگی	62

Marfat.com

مساجد کی تعمیر	64
کشف و کرامت	67
حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت	103
وصال	105
فرمودات	106
سجادہ نشین حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری	107
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے چند مشائخ کا تذکرہ	109
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چند معاصرین کا بیان	110
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے شمار درود و سلام۔

اللہ عزوجل کی تخلیق کا انداز بے حد نرالا ہے اور اسے کسی بھی شے کو عدم سے وجود میں لانے کے لئے کسی پیشگی منصوبہ بندی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو حکم فرما دیتا ہے کن اور پھر وہ شے اس کے حکم کے تحت فیکون ہو جاتی ہے یعنی معرضِ وجود میں آ جاتی ہے۔ اللہ عزوجل کی حکمت اور اس کی رضا کو کوئی نہیں پا سکتا۔ اللہ عزوجل کی تخلیق کی گئی یہ کائنات اور اس کی ہر شے اپنے مستقبل سے لاعلم ہے۔ اللہ عزوجل اپنی تمام مخلوقات کے افعال و اعمال سے باخبر ہے اور جو باتیں ان کے ساتھ پیش آنے والی ہیں وہ انہیں بھی خوب جانتا ہے۔

اللہ عزوجل کے اسرار اور اس کی حکمتیں ہم انسانوں سے مخفی ہیں اور ہمیں ان کے متعلق کچھ خبر نہیں ہے اور نہ ہی انسانوں کو اس بات کا علم ہے کہ ان کے اپنے وجود کی حقیقت کیا ہے؟ اللہ عزوجل انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ عزوجل نہ تو آسمانوں میں سما سکتا ہے اور نہ ہی زمین میں بلکہ اگر وہ کہیں سما سکتا ہے تو وہ مومن کا قلب ہے۔ اللہ عزوجل کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ کلمہ طیبہ ہے اور جب مومن زبان سے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور دل سے اس کی تصدیق کرتا ہے تو پھر وہ اللہ عزوجل کی رحمت کا حقدار ٹھہرتا ہے اور بے شمار فیوض و برکات سے مالا مال ہوتا ہے۔ کلمہ طیبہ کا ورد ایسا ہے جس نے بے شمار طالبانِ حق کو درجہ ولایت پر فائز کر دیا اور یہی کلمہ طیبہ بروزِ محشر دوزخ کی آگ کو

Marfat.com

ٹھنڈا کرنے کی وجہ بنے گا۔

جب کوئی بندہ مخلوقات اور خواہشات سے لاتعلق ہو کر اللہ عزوجل کی جانب رجوع کرتا ہے تو اس کے دل سے غیر اللہ کا تصور ختم ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل بھی اس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کی نعمتوں کو بڑھا دیتا ہے اور اپنی رحمت کو اس کے لئے وسیع کر دیتا ہے۔ جب بندہ اللہ عزوجل کی وحدانیت کو دل وجان سے تسلیم کر لیتا ہے تو پھر وہ ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں ماسوائے اللہ کے کچھ باقی نہیں رہتا۔ جب کسی عاشق صادق کے دل میں اللہ عزوجل کی محبت جڑ پکڑ لیتی ہے تو پھر اسے دنیا کی کوئی حاجت باقی نہیں رہ جاتی۔

متاع بے بہا ہے درد و سوزِ آرزومندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ان اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی اللہ عزوجل کی محبت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور ساری زندگی کتاب وسنت کی ترویج میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز میں خشوع وخضوع حاصل تھا اور فرماتے تھے کہ یہ ایک امانت ہے اور میں نہیں چاہتا ہے کہ اس امانت میں خیانت کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات مرتب کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وافعال سے روشناس ہوں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی آخرت کو سنوار سکیں۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے ہر زباں پہ وِردِ محمد ﷺ کے نام کا
گلشن مہک رہا ہے درود و سلام کا

صہبا برس رہی ہے ترے لطف خاص کی
ساغر چھلک رہا ہے ترے فیض عام کا

تاروں میں ضو ہے تیرے طلوعِ جمال کی
سورج میں نور ہے ترے ماہِ تمام کا

جس میں تری لگن ہو وہی جہاں ہے خوش نصیب
جس میں تڑپ تری ہو وہی دل ہے کام کا

میں ہوں گنہگار تو رحمت بہا نہ جو
آقا کو کیوں خیال نہ ہو گا غلام کا

اب منزلِ حبیب ہماری نظر میں ہے
اندازہ اب نہ ہو گا ہمارے مقام کا

عاصی کھلے ہیں قلب میں عشق نبی ﷺ کے پھول
اس باغ میں عمل ہے بہارِ دوام کا

Marfat.com

مختصر تعارف

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ نقشبندیہ کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۶۵ء میں اس جہانِ فانی میں تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ برس کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا اور پھر کچھ ہی عرصہ میں تمام درسی کتب بھی از بر یاد کر لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہ معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف سے با پیادہ سرتاج الاولیاء حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کے لئے لاہور تشریف لاتے تھے اور فجر کی نماز مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں ادا کرتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیتی جاگتی تصویر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی اتباعِ سنت میں بسر کی اور اپنے مریدوں کو بھی اس کا درس دیا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کابل سے ہجرت کر کے پنجاب آئے اور قصور میں رہائش اختیار کی۔ قصور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان نے حجرہ شاہ مقیم میں جا کر سکونت اختیار کی اور پھر وہاں سے شرقپور شریف میں آ کر آباد ہوئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام عزیز الدین تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ارائیں برادری سے ہے اور خاندانی پیشہ کھیتی باڑی تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ رہبر شریعت و طریقت حضرت بابا امیر الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اتباعِ شریعت اور پیروی حکم

Marfat.com

اللہ اور رسول ﷺ میں نہایت ہی کامل بزرگ تھے اور ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے طلب گار رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عقائد کے بڑے سخت پابند تھے اور حنفی المسلک تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل پر توکل اس قدر تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری مسجد اوپر نیچے سے مہمانوں سے بھر جائے اور ہمارے پاس ایک پیسہ بھی ان کو کھلانے کے لئے نہ ہو تو ہمیں اس بات کی فکر نہ ہوگی کہ پیسے کہاں سے آئیں گے اور کہاں سے ان آنے والوں کے کھانے کا انتظام ہوگا سب کچھ اللہ پاک محض اپنے فضل سے کر دے گا اور لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز باجماعت کی سختی سے پابندی کرتے تھے اور کسی بھی شخص کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ شرقپور شریف حاضر ہوتا اور باجماعت نماز سے غیر حاضر ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خطبہ دوزانوؤں پر بیٹھ کر ارشاد فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خطبہ سننے والوں کے دلوں پر اثر کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی طریقے سے خطبہ فرماتے تھے کہ سننے والوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میں کثرت سے جاہل شامل ہوتے اور اکتسابِ فیض حاصل کرتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر سفید رنگ زیب تن فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سر مبارک پر عمامہ شریف باندھتے تھے۔ پاؤں میں زرد رنگ کی جوتیاں اور سردیوں میں عموماً چمڑے کے موزے پہنتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت کے مطابق شرقپور شریف کے دوہڑاں والے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

تعارف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

زہے قسمت کہ مجھے اس سے ہے نسبت عاصیؔ
آدمی جس کے قدم چوم کے انساں ہو جائے

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اور یہ مختلف ادوار میں مختلف القابات سے منسوب رہا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سلسلہ صدیقیہ کے نام سے منسوب رہا اور پھر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سلسلہ طیفوریہ کے نام سے منسوب رہا ہے اور پھر جب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سلسلہ خواجگانیہ کے نام سے منسوب رہا۔ جب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ منصب رشد و ہدایت پر فائز ہوئے تو یہ سلسلہ نقشبندیہ کے نام سے منسوب ہوا اور امام ربانی' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے منسوب ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اتباع میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوقیت دی گئی ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی زندگی کو سنوارا جائے۔ یہ سلسلہ چونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اور آپ رضی اللہ عنہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیگر تمام پر فوقیت رکھتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ مقام و فضیلت بغیر کسی ریاضت کے حاصل ہے اس لئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بھی دیگر سلاسل کی طرح ریاضات وغیرہ کو مقدم نہیں رکھا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے اور اسی وجہ سے پہلے اسم ذات کی تلقین کی گئی ہے اور پھر نفی اثبات کی۔ اسم ذات کو جذبہ سے اور نفی اثبات کو سلوک سے زیادہ مناسبت ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اتباع سنت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور ہر طرح کی بدعات سے بچا جاتا ہے۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی اور مکروہات سے بچا جانا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سالک پر لازم ہے۔ سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں بسر کرے۔ نمازوں کی پابندی کرے اور قرآن کو اپنا ذکر بنائے۔ اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں جن میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک ہمیشہ کے لئے ساتھ رہ جاتی ہے۔ اول اہل، دوم مال اور سوم عمل۔ اہل اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور عمل ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حصولِ قرب کا بہترین ذریعہ مرشد پاک کی ذات ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت سے فیض حاصل کیا اس طرح سالک بھی مرشد کامل کی صحبت سے فیض حاصل کرتا ہے۔ سالک کا طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے اور شیخ کامل کی اتباع، حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع ہے۔ مرشد کامل کی سی صورت بنانا اور ہمہ وقت یہ تصور کرنا کہ جو مرشد کامل کی خصوصیات ہیں وہی خصوصیات میرے اندر بھی ہونی چاہئیں اور یہ مرتبہ راہِ طریقت میں فنافی الشیخ کہلاتا ہے۔

یہ سب ہے ترے عشق کا اعجاز کہ مومن
تھم جائے تو کہسار، مچل جائے تو طوفاں

Marfat.com

ولادت باسعادت

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۶۵ء کو شرقپور شریف میں حضرت عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ کے گھر تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے بعد گردونواح کے بے شمار اولیائے کاملین حضرت عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور انہیں ولی کامل کی پیدائش پر مبارکباد دی اور نصیحت کی کہ ان کی پرورش میں کوئی کسر نہ رہنے دیں اور ادب کو ملحوظ رکھیں۔

حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل شرقپور شریف آئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں فرمایا تھا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس سرزمین پر ایک شیر پیدا ہوگا جس سے ایک دنیا کسب فیض حاصل کرے گی۔

حاجی افضل مونگہ نے حدیث دلبراں میں بیان کیا ہے کہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ایک مجذوب فقیر حضرت عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لاتا تھا اور گہرے گہرے سانس لیتا تھا۔ ایک دن اس فقیر سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ میں اس مکان پر ایک معزز ہستی کی آمد دیکھتا ہوں اور میں اس ہستی سے حصولِ فیض کے لئے آتا ہوں۔

حاجی افضل مونگہ نے اپنی تصنیف حدیث دلبراں میں اپنی دادی سے بیان کیا ہے کہ جب شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی میں اس وقت ان کے گھر میں موجود تھی اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سے قرآن مجید پڑھا کرتی تھی۔ دیگر پڑھنے والی بچیوں کی نسبت میں بڑی تھی اس لئے مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ میں نے

Marfat.com

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو نہلایا اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے پھوپھی کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کے ایک بزرگ حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی خدمت میں لے جایا گیا۔ حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں اپنی زبان ڈالی جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوسنا شروع کر دیا۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میری نسبت سلسلہ عالیہ قادریہ سے اسی وجہ سے ہے۔ حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''شیر محمد'' تجویز کیا اور فرمایا کہ یہ بچہ ہونہار اور اعلیٰ اخلاق کا مالک ہوگا اور اللہ عزوجل اسے ولایت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اس بچہ کے متعلق مجھے بشارت دی گئی ہے۔

جب تک نہ مبتلا ہو کوئی جانتا نہیں
کہتے ہیں جس کو عشق وہی ہے بلائے دل

Marfat.com

والد بزرگوار حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ

شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے شہر کابل سے تھا اور انہیں وہاں "مخدوم" کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کو اپنی علمی قابلیت کی وجہ سے شاہی خاندان تک رسائی حاصل تھی۔ جب افغانیوں نے ہندوستان کا رخ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بھی ہجرت کر کے قصور شہر میں تشریف لائے اور عرصہ دراز تک یہیں مقیم رہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے قصور شہر پر رنجیت سنگھ کے حملے کے بعد حجرہ شاہ مقیم چلے گئے اور پھر وہاں بھی سکھوں کی شورش کے بعد مستقل طور پر شرقپور شریف آ کر آباد ہوئے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی نیک سیرت اور خداترس شخصیت تھے۔ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی اتباع شریعت اور حکم خداوندی کے تحت بسر کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زہد و تقویٰ بے مثل تھا۔ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور سرکاری ملازمت کو بطور پیشہ اختیار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے ماتحتوں سے سلوک بے مثل تھا اور ہر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و اوصافِ حمیدہ کا گرویدہ تھا۔

مجھے وہ منزلِ عرفاں نصیب ہو
جہاں کلی کا چٹکنا پیام ہو جائے

حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ ضلع رہتک میں ویکسی نیٹرز سپرنٹنڈنٹ تھے اسی

Marfat.com

وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ تین ماہ بعد گھر تشریف لاتے تھے۔ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں جنگل بیابانوں میں یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے اکلوتے بیٹے کی کیفیت کو سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ درویش ہے۔ پھر حضرت میاں عزیز الدین نے ایک اور شادی کی جس میں ان کے ہاں حضرت غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔

حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت سے سمجھتے تھے کہ یہ شاید سائیں لوگ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی سرکاری دورے پر جارہے تھے کہ راستے میں ایک نقاب پوش نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روک لیا اور کہا کہ میاں جی! آپ اپنے بیٹے کو سائیں لوگ نہ کہا کریں وہ ولی کامل ہے اور ایک زمانہ اس سے فیض حاصل کرے گا۔ آپ اس بچے کا عروج نہیں دیکھ سکیں گے اس لئے اس کی تربیت میں کوئی کسر نہ رہنے دیں اور اسے ست نہ کہا کریں۔ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر نہ رہنے دی اور علاقے کے تمام لوگوں کو بھی کہہ دیا کہ میرا بیٹا شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) تم سے جو مانگے اسے دے دینا میں تمہیں لوٹا دیا کروں گا۔ پھر جب حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف آتے تو لوگوں سے دریافت کرتے کہ میرے بیٹے نے تم سے کوئی ادھار تو نہیں لیا اگر لیا ہے تو تم مجھ سے وہ واپس لے لو۔

حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ ضلع روہتک میں ہی اپنے فرائض انجام دے رہے تھے کہ وہاں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی موذی مرض میں مبتلا ہوکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

Marfat.com

ابتدائے حال

میری زباں صرف تری مدح خواں رہے
کوئی بیاں رہے نہ رہے یہ بیاں رہے

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ مادر زاد ولی تھے اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عالم شیر خوارگی میں بھی کبھی ضد نہ کی اور نہ ہی کبھی بھوک کی وجہ سے روئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کہتی تھیں کہ میرے بیٹے کے ہر وقت ہونٹ ہلتے رہتے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ذکر کر رہا ہو۔ کئی مرتبہ اندھیرے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں چمک رہی ہوتی تھیں اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے نور برس رہا ہو۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شروع سے ہی تنہائی پسند تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دیگر بچوں کے ساتھ نہ کھیلتے تھے بلکہ گھر کے گرد و نواح میں کسی بھی تنہائی والی جگہ پر چلے جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ادب و احترام کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر بڑے چھوٹے سے نہایت عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ پانچ برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدرسہ بھیج دیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنا شروع کی مگر کچھ ہی عرصہ بعد طبیعت اکتا گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ حمید الدین کے پاس جانا شروع ہو گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید اور دیگر درسی کتب کا درس لینا شروع کیا۔ کچھ ہی عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید اور دیگر تمام درسی کتب پڑھ لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھنے میں کمال حاصل تھا اور نہایت خوش الخط تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ دورانِ تعلیم جب مدرسہ میں چھٹی ہوتی تو

Marfat.com

دیگر طلباء کے ساتھ مل کر کھیلنے کی بجائے تنہائی میں چلے جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ایک مرتبہ استادِ محترم قرآن مجید کا درس دیتے ہوئے کسی کام کی غرض سے سبق ادھورا چھوڑ کر چلے گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اشک بار آنکھوں کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔استادِ محترم واپس آئے تو انہوں نے قرآن مجید کے اوراق بھیگے ہوئے دیکھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! کون سی آیت نے تم پر اتنی رقت طاری کر دی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔استادِ محترم نے کہا کہ اگر تم اسی طرح روتے رہے تو تم قرآن مجید کے تمام اوراق ضائع کر دو گے۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب استادِ محترم کی بات سنی تو چہرے پر جلال طاری ہو گیا جسے دیکھ کر استادِ محترم بھی گھبرا گئے۔

میں تیرا بندہ ضعیف اور گنہگار
کرم فرما کہ صبر و ثبات ہے دشوار

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی نہایت شرمیلے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جب گھر سے نکلتے اور محلہ کی عورتیں اگر گھر کے باہر چبوتروں پر بیٹھی نظر آ جاتی تھیں تو اوڑھنی کے ذریعے اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیتے تھے تاکہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس رویے کو دیکھتے ہوئے عورتوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ یہ پردہ کیسا ہے؟ پردہ تو عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ والدہ محترمہ! پردہ واقعی عورتوں کے لئے ہوتا ہے لیکن جب عورتیں پردہ نہ کریں گی اور کھلے عام بے پردہ پھریں گی تو پھر مجھے خود بخود ان سے حیاء کرنا ہو گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب کچھ دنوں میں ہی پورے شرقپور شریف میں مشہور ہو گیا اور عورتوں نے بے پردہ گھروں سے نکلنا چھوڑ دیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب جوانی کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جذب و سلوک کی کیفیت طاری ہو گئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دوران بیابانوں یا

Marfat.com

قبرستانوں میں چلے جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت کا یہ عالم تھا کہ قبرستانوں میں جاتے اور وہیں سوئے رہتے تھے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سائیں لوگ کہنا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کیفیت کو والد بزرگوار بھی شدت سے محسوس کیا کرتے تھے مگر چونکہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کیفیت سے آگاہ تھے اس لئے کچھ نہیں کہتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے اے اللہ! کیا گھر میں ہیں میں گھر میں داخل ہو جاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پکارتے جاتے تھے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مسجد کا دروازہ کھلا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شریعت کا حکم ہے کہ صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر یہی تکرار شروع کر دی اور کچھ دیر بعد مسجد میں تشریف لے گئے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عرصہ دراز تک یہی معمول رہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ عشاء شرقپور شریف میں باجماعت ادا کرنے کے بعد لاہور میں حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پرنور پر حاضری کے لئے لاہور چلے جاتے اور نمازِ فجر وہیں ادا کرتے اور پھر شرقپور شریف واپس تشریف لے آتے تھے۔

ہوں تیرے در کا سلامی میں بھی اے شاہِ شہاں
میری حالت مو بمو ہے آپ پر ساری عیاں

Marfat.com

بیعت وخلافت

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حاجی افضل مونگہ اپنی تصنیف حدیث دلبراں میں لکھتے ہیں کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ انتالیس (۳۹) اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم میرے پاس آئے اور ان سب کی خواہش تھی کہ میں ان کے دست حق پر بیعت ہوں۔ پھر ایک دن حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ میں اس دن مسجد کی محراب کے نیچے خیالات میں گم تھا اور مجھ پر رقت طاری تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا تو ہاتھ کی ٹھنڈک میں نے اپنے سارے جسم میں محسوس کی۔ حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس ملاقات کے کچھ عرصہ بعد حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلایا اور میں ان کی جانب کھینچا چلا گیا حالانکہ میں اپنے جد امجد حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں فیض حاصل کر چکا تھا لیکن مجھے ان کی نسبت اپنی جانب لے گئی اور میں ان کے دست حق پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوا اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر اپنے پیر و مرشد حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کوٹلہ پنجو بیگ حاضر ہوتے تھے اور ان کے ہمراہ اپنے دادا مرشد قطب دوراں حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مکان شریف بھی تشریف

Marfat.com

لے جاتے تھے۔ مکان شریف ضلع گرداسپور کی ایک بستی تھی جہاں حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ قیام پذیر تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر شرقپور شریف آتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قیام پذیر ہوتے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی مرشد پاک کی خدمت کو اپنا فرضِ عین قرار دیتے تھے۔ حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کو صرف چائے کا شوق تھا اور اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک کیتلی اپنے ہمراہ رکھی ہوتی تھی جس میں چائے ہر وقت گرم رہتی تھی۔ ایک رات شدید بارش ہوئی اور موسم بھی سردیوں کا تھا اس کیتلی میں موجود چائے ٹھنڈی ہوگئی۔ حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیتلی دو حصوں میں منقسم تھی جس میں اوپر والے حصہ میں چائے اور نیچے والے حصہ میں کوئلہ یا لکڑی سلگانے کی جگہ تھی۔ حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت عبادت میں مشغول تھے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چائے کو گرم کرنے کے لئے لکڑی یا کوئلے کو سلگانا نہیں چاہتے تھے کہ کہیں دھواں کی وجہ سے مرشد پاک کی عبادت میں خلل نہ پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دھواں سے بچنے کے لئے اپنی دستار مبارک کو پھاڑا اور اسے جلا کر چائے گرم کی اور جب مرشد پاک نے چائے مانگی تو ان کی خدمت میں پیش کردی۔ مرشد پاک چائے پینے کے بعد پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر بعد چائے پھر ٹھنڈی ہوگئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کرتا پھاڑا اور اسے جلا کر چائے گرم کی اور مرشد پاک کے دوبارہ طلب کرنے پر ان کی خدمت میں پیش کی۔ مرشد پاک چائے پینے کے بعد پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اس دوران چائے دوبارہ ٹھنڈی ہوگئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا تہہ بند پھاڑا اور اسے جلا کر چائے گرم کی اور جب مرشد پاک نے چائے طلب کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کے خادم خاص محمد دین سے کہا کہ وہ چائے مرشد پاک کی خدمت میں پیش کریں۔ جب محمد دین نے چائے پیش کی تو مرشد پاک نے دریافت کیا کہ آج چائے کا مزہ کچھ اور ہے کیا وجہ ہے؟ محمد دین نے عرض کیا کہ حضور! آج چائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید

11/502

Marfat.com

خاص شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے بنائی ہے۔مرشد پاک نے فرمایا کہ شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔محمد دین نے عرض کیا کہ حضور! انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چائے کے لئے اپنے کپڑے باری باری پھاڑ کر جلا دیئے اب وہ ایک صف لپیٹے صحن میں موجود ہیں۔مرشد پاک نے جب سنا تو خود صحن میں تشریف لائے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ تم میاں صاحب ہو۔مرشد پاک کے اس عطا کئے ہوئے لقب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہوئے اور تمام خلقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میاں صاحب کے نام سے پکارتی تھی۔

ازل بھی ہے معطر اور ابد بھی
کسی کے تذکرے کی نکہتوں سے

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں تو حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محسوس کیا کہ حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان درست تھا کہ یہ نوجوان نہایت قابل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور انہیں منصب رشد وہدایت پر فائز فرمایا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد پاک نے مجھے خرقہ خلافت عطا فرما کر کوئلوں اور انگاروں کا ٹوکرا میرے سر پر رکھ دیا اور میں نے اپنے مرشد کے ادب کی وجہ سے اسے قبول کر لیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض اپنے مرشد پاک حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد کے پیر بھائی حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے ان سے بے حد عقیدت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی عقیدت کی وجہ سے ان سے بے شمار فیوض و برکات حاصل کیے۔

Marfat.com

پیرومرشد حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۹۰ھ بمطابق ۱۷۰۲ھ میں مکان شریف ضلع گورداسپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قوم ککے زئی سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ گورنمنٹ سروس میں چلے گئے اور تھانیدار بھرتی ہوئے۔ حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دریا پر وظیفہ پڑھنے کا حکم دیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی اور اس عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کوٹلہ شریف چلے گئے اور کوٹلہ شریف کو مرکز فیوض و برکات بنایا۔

حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کوٹلہ کو جب دعوتِ حق سے آباد کیا تو ابتداء مین بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ روزِ محشر جب اللہ عزوجل مجھ سے پوچھے گا کہ تم کیا لائے ہو تو مین عرض کروں گا کہ میں شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو لایا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو تیئس (۱۲۳) برس کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کوٹلہ شریف ضلع شیخوپورہ میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

دادا مرشد حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۱۲ھ میں مکان شریف ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سیّد حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 'اعلیٰ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تاکید کی کہ مثنوی شریف پڑھیں تا کہ عمل واعتقاد میں پختگی پیدا ہو۔

حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر فائز ہوئے تو بے شمار مردہ دلوں کو زندگی عطا کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں موجود کسی شخص کے دل میں کوئی شیطانی وسوسہ یا خیال پیدا نہ ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس پر نظر ڈالتے اس کی دنیا بدل جاتی تھی۔ علم وحکمت کا یہ درخشندہ ستارہ ۱۲۸۲ھ کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک مکان شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیّد صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حصولِ فیض

حاجی افضل مونگہ نے حدیث دلبراں میں بیان کیا ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حسب عادت لاہور جا رہا تھا اور سردیوں کا موسم تھا۔ بارش شروع ہوگئی اور بجلی کڑکنے لگی۔ میری طبیعت نے مجھے ابھارا کہ اس سخت موسم میں اپنا ارادہ ملتوی کردوں۔ پھر سوچا کہ شاید میری آزمائش ہے اور مجھے سوہنی کا قصہ یاد آ گیا۔ جب میں موضع ٹھیکری کے نزدیک پہنچا تو بجلی گری اور ہوا کا زور بھی بڑھ گیا۔ سڑک پر درخت گرنا شروع ہو گئے اور وہ سڑک بھی بے آباد تھی۔ میں ڈر کر سڑک سے ہٹ گیا تو میں نے آواز سنی کہ کیا تجھے اب بھی اپنی جان پیاری ہے؟ میں نے سنا تو دوبارہ سڑک پر آ گیا۔ بجلی پھر کڑکی اور میں دوڑ کر پھر سڑک سے ہٹ گیا۔ پھر وہی آواز سنائی دی کہ تجھے اب بھی اپنی جان پیاری ہے؟ میں وہ آواز سن کر دوبارہ سڑک پر آ گیا۔ تیسری مرتبہ پھر بجلی کڑکی اور میں بے ہوش ہوگیا۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے گھر موجود تھا اور مجھے کچھ پتہ نہیں تھا کہ مجھے گھر کون لایا ہے؟ مجھے چارپائی پر لٹایا جاتا تو میں نیچے گر جاتا تھا۔ ایک ہفتہ بعد جب میری یہی حالت رہی اور میں نے جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر فرمایا کہ ہوشیار ہو جاؤ تم سے ابھی کام لینا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دے دیا۔

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سفید رنگ کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سر مبارک پر عمامہ شریف باندھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تہہ بند ناف کے اوپر باندھتے تھے جو ٹخنوں سے اوپر ہوتا تھا اور ساتھ کرتا پہنتے جو زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا۔ کبھی کبھار آپ رحمۃ اللہ علیہ بادامی رنگ کی اچکن بھی زیب تن فرماتے تھے۔ پاؤں مبارک میں جوتی زرد رنگ کی ہوتی اور سردیوں میں عموماً چمڑے کے موزے بھی پہنتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کاندھوں پر دو لمبے رومال ہوتے تھے جن میں سے ایک سے ہاتھ منہ صاف کرتے تھے اور دوسرے سے مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر آتے وقت ہاتھ پاؤں صاف کرتے تھے۔ انگریزی لباس اور حلیہ کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر فعل سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوتا تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قد درمیانہ تھا اور چہرہ گول تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کشادہ، ناک سیدھی اور آنکھیں درمیانی تھیں جو ہر وقت سرخ رہتی تھیں۔ داڑھی گھنی تھی اور اس میں چند بال سفید تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے مطابق مونچھیں تراشتے تھے اور دانت مبارک موتیوں کی مانند سفید تھے۔ سر مبارک کے بال گھنگریالے تھے اور سینہ چوڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازو بھرے ہوئے اور انگلیاں لمبی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چلنے میں تیز رفتار تھے۔

Marfat.com

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک اپنا یہ معمول بنائے رکھا کہ نمازِ عشاء شرقپور شریف میں ادا کرنے کے بعد لاہور حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوتے اور فجر کی نماز وہاں ادا کرنے کے بعد واپس شرقپور شریف لوٹ آتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوتے تو مسجد کے محراب میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی جانب رخ کر کے بیٹھتے تھے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر سیدھی لوحِ مزار پر ہوتی تھی۔

چودھری غلام رسول ٹھیکیدار نے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک کی مسجد کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ مسجد کی تکمیل کے بعد وہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شرقپور شریف حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری دلی خواہش تھی کہ میں بھی اس شخص سے ملوں جس نے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد تعمیر کروائی۔ چودھری غلام رسول ٹھیکیدار کانوں سے بہرے تھے اور ہر وقت سنکھ اپنے پاس رکھتے تھے تا کہ اگر کسی نے کوئی بات ان سے کہنی ہو تو وہ اس سنکھ کو ان کے کان کے پاس رکھ کر کہے۔ چودھری غلام رسول ٹھیکیدار نے جب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو عرض کی کہ حضور! اس وقت جب حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں حکم دیا تھا کہ مسجد تعمیر کرواؤں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں جمعہ کی

Marfat.com

نماز ہو رہی ہے اور خلقت بے شمار ہے مگر مسجد چھوٹی ہونے کی وجہ سے لوگ اس میں سما نہیں رہے۔ پھر حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حکم دیا کہ غلام رسول! سن میاں صاحب! کیا کہہ رہے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد تنگ ہے۔ حضور! اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نہیں دیکھا تھا؟ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب چودھری غلام رسول ٹھیکیدار کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور فرمانے لگے:

''تینوں ای جاچ ہووے گی۔'' یعنی تجھے ہی پہچان ہوگی۔

ایک مرتبہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کے لئے تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو مزار مبارک کی جانب رخ کئے مراقبہ میں بیٹھے دیکھا۔ وہ شخص منشی غلام غوث تھا جو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھا اور یکی دروازہ لاہور کا رہائشی تھا۔ لوگ اس سے تعویذ لینے آتے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ایک خیال اللہ کی جانب' ایک خیال داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اور ایک خیال دل کی جانب' یکسوئی کس طرح حاصل ہوگی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمانے کے بعد چل دیئے تو منشی غلام غوث بھی مراقبہ توڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چل دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چلتے ہوئے لوہاری دروازہ پہنچ گئے وہاں لوہاری مسلم مسجد کے نیچے صاحب مزار کا عرس ہو رہا تھا اور محفل سماع زوروں پر تھی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں رک گئے تو منشی غلام غوث بھی رک گئے۔ اس دوران قوالی کرنے والوں کے ساز بند ہو گئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چل دیئے اور منشی غلام غوث بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چل دیئے۔ جب تھوڑا آگے گئے تو قوالی پھر شروع ہوگئی۔ منشی غلام غوث پلٹے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ اس جگہ پہنچے جہاں قوالی ہو رہی تھی تو قوالی پھر بند ہوگئی۔ قوالوں نے بھی بہت کوشش کی کہ ان کے ساز چل پڑیں مگر وہ نہ چلے۔ منشی غلام غوث نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور! ساز جو بند کر دیئے مجھے ہی کھڑا نہ ہونے دیتے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ خاموشی سے چل دیئے یہاں

Marfat.com

تک کہ چوک جھنڈا میں پہنچے جہاں ایک شخص گندم فروخت کر رہا تھا۔ اس شخص کی دوکان میں گندم چھاننے کی بھی آواز تھی جو کہ اتنی بلند تھی کہ اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ منشی صاحب! یہ جو کچھ ہے کیا یہ سماع نہیں ہے؟ منشی صاحب نے عرض کی کہ حضور! یہ تو معرفت کی دلیل ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری مشکل آسان فرمادی۔ اس دن کے بعد منشی غلام غوث نے اپنا معمول بنالیا کہ وہ شرقپور شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ لاہور میں قیام پذیر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بھاٹی دروازے کے اندر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مریدوں کے ہمراہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کے لئے نکلے تو بھاٹی دروازے کے باہر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک نورانی شخص سے ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے نہایت عقیدت سے ملے اور انہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نہایت مشفقانہ برتاؤ کیا۔ جب وہ نورانی شخص چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ آؤ واپس چلیں۔ جب قیام گاہ پر واپس پہنچے تو مریدوں نے عرض کی کہ حضور! پہلے تو کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ فرمایا کہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوں اور نہ گئے ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں وہاں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے ہی جاتا ہوں اور جو نورانی شخص مجھے راستہ میں ملے وہ وہی تھے۔ جب وہ خود آکر مل گئے تو پھر مزارِ پاک پر جانے کی کیا حاجت تھی۔

دشت عالم ہے سراپا انتظار و اشتیاق
گل بداماں آیئے، گلشن بداماں آیئے

Marfat.com

عادات واطوار

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادات اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معاشرت حقیقت میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تصویر تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بسر کی۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہو جاتا کہ فلاں عزیز یا فلاں ہمسایہ بیمار ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموشی سے جاتے اور اس کی تیمارداری کرتے اور اگر اسے مالی معاونت کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی خاموشی سے کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشہیر پسند نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ کسر نفسی کا مظاہرہ کرتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ حقوق العباد کو ہمیشہ فوقیت دیتے تھے۔ اکثر و بیشتر اپنے عزیز واقارب سے ملنے جاتے تھے اور ہمیشہ تحفے تحائف لے کر جاتے تھے۔ اگر برادری میں یا محلے میں کوئی جھگڑا ہو جاتا تو صلح کروانے میں پہل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو القابات وغیرہ سے شدید نفرت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف میں کئی روز قیام کرنے کے بعد شرقپور شریف لوٹے تو ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے حکیم محمد اسماعیل تشریف لائے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا اور دریافت کیا کہ سرکار! آپ رحمۃ اللہ علیہ کب تشریف لائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے آئے پچاس برس ہو گئے مگر اب تک کچھ بھی نہیں بن سکا۔ حکیم محمد اسماعیل نے کہا کہ طبیعت کا کیا حال ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد پوچھنا حال تو اس وقت پتہ چلے گا کہ دائیں گئے یا بائیں؟

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کسر نفسی کا نمونہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ ہرگز پسند نہ کرتے تھے کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جوتی بھی ازراہ عقیدت اٹھا کر آگے رکھے یا اگر

Marfat.com

جوتی الٹی ہوگئی ہے تو اسے سیدھا کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسر نفسی سے فرماتے تھے کہ نہ ہی میں کوئی ولی ہوں نہ ہی غوث ہوں نہ ہی قطب ہوں اور نہ ہی کوئی درویش کہ تم میرا ادب کرو۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہوتے اور کوئی آ کر نیچے بیٹھ جاتا تو اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیتے تھے اور اگر وہ ادب کی وجہ سے اوپر نہ آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خود نیچے اتر کر اس کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میں سخاوت اور دریادلی کا عنصر بھی موجود تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو کچھ بھی نذرانہ آتا یا جو کچھ بھی پاس موجود ہوتا وہ سب راہِ خدا میں خرچ کر ڈالتے اور فرماتے کہ اگر میرے پاس صبح ایک لاکھ روپیہ بھی آئے تو میں اسے شام تک خرچ کر دوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل پر کامل توکل تھا اسی لئے فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری مسجد مہمانوں سے بھر جائے تو بھی میں یہ نہیں سوچوں گا کہ ان کے کھانے کا بندوبست کیسے ہوگا؟ اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے میری حاجت روائی فرمائے گا اور وہی بہترین انتظام کرنے والا ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نہایت خاموش طبع تھے اور دورانِ محفل دوسروں کو بھی خاموش رہنے کی نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے مومن کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مومن لغو باتوں سے بچا رہتا ہے اور فضول گوئی اللہ عزوجل کو پسند نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں ملنے والے بزرگوں، چھوٹے بڑوں سب کو سلام کرتے تھے اور اگر راستہ میں کوئی غیر مسلم از راہِ عقیدت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ چومتا تو اسے منع نہ کرتے اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرتا تو اسے ڈانٹ دیتے تھے کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج میں انکساری اور عاجزی اس قدر تھی کہ کوئی بھی معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہ کرتے تھے اور نہ ہی اپنے مرتبہ کا کچھ خیال رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں پڑی ہوئی کسی بھی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتے تھے تاکہ راستہ

Marfat.com

میں چلنے والوں کو اس سے کوئی پریشانی نہ ہو۔ لوگوں کے گھروں میں تانکے جھانکنے کو برا سمجھتے تھے اور ایسا کرنے والوں کی مذمت فرماتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ داڑھی نہ رکھنے والوں کو بھی سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ جمعتہ المبارک کے روز جب ملاقات کرنے والوں سے مل رہے تھے تو حسب عادت پہلے دائیں جانب والوں سے ملے اور پھر بائیں جانب والوں سے ملے۔ اس دوران ایک شخص بغیر داڑھی کے آ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر برہمی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ کیا تم مسلمان ہو اگر مسلمان ہو تو تمہاری داڑھی کدھر ہے؟

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز باجماعت کی سختی سے پابندی کیا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نماز باجماعت کی پابندی اسلام کے اولین اصولوں میں سے ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سربسجود ہونے سے ہی بلند مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ نماز پہلے صفیں درست فرماتے تھے اور خطبہ دوزانو بیٹھ کر دیتے اور لوگ دورانِ خطبہ نہایت ادب واحترام سے بیٹھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں داخل ہوتے وقت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق دایاں پاؤں پہلے اندر رکھتے اور نکلتے ہوئے بایاں پاؤں پہلے باہر نکالتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ نابالغ بچوں اور بوڑھوں کو ذکر کی نصیحت نہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق ذکر کی تلقین کرتے تھے اور خفیہ ذکر کو پسند کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس انداز میں نصیحت کرتے تھے کہ گفتگو کے دوران ہی لوگوں کی دنیا بدل جاتی تھی اور وہ صحیح العقیدہ مسلمان بن جاتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں جاہلوں کے علاوہ علماء وفضلاء بھی فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں نہایت آسان الفاظ پر مشتمل ہوتی تھیں تاکہ سننے والوں کی سمجھ میں آ جائیں اور وہ ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور کسی کے کندھوں پر اور کسی کو گلے سے لگا کر

Marfat.com

فیوض و برکات سے مالا مال کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور ملنے والوں کو نصیحت کرتے کہ وہ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضر ہوں اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارات پر ہونے والے میلوں کے سخت خلاف تھے اور خلافِ شریعت امور کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان پر برملا ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرنگی تہذیب کو ناپسند فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ لوگ فرنگی تہذیب میں رنگتے جا رہے ہیں اور جس کلمہ حق کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں قربان کیں ان کے فکر اور عمل کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ جس کلمہ حق کی سربلندی کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکالیف برداشت کیں اس کلمہ کا نام لیتے ہوئے جھجکتے ہیں اور فرنگی تہذیب کی نام نہاد آزادی کے دلدادہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اس موضوع پر بیان فرماتے تو لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور وہ ہچکیوں کے ساتھ روتے تھے۔

تیرا جمال میرا احاطہ کئے رہا
یہ شمع میرے چاروں طرف ضوفگن چلی
تھا لامکاں میں عالم ہو لیکن ایک شب
جب تو چلا تو ساتھ ہزار انجمن چلی

Marfat.com

سیرتِ مبارکہ

سنت رسول اللہ ﷺ

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ جمعہ کے روز حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق غسل فرماتے اور لباس تبدیل کرتے تھے۔ جمعہ کے روز ملنے والوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بالا خانے سے نیچے تشریف لاتے اور ملنے والوں سے ملاقات کرتے تھے۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے روز بالا خانے سے نیچے تشریف لائے اور حسب معمول پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب نظر دوڑائی اور پھر خلافِ عادت بائیں جانب والوں سے پہلے ملنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے شخص سے فرمایا کہ مسجد میں چلے جاؤ اور پھر دوسرے شخص کو بھی اسی طرح فرمایا۔ جب تیسرا شخص آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام دریافت کیا۔ اس شخص نے کہا کہ میرا نام بہاؤلہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیسا نام ہوا تیرا نام تو بہاؤ الدین ہوگا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا جہاں داڑھی کا نام ونشان نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نام بہاؤ الدین' ہو مسلمان اور یہ چہرہ؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مونچھیں پکڑ لیں اور زور زور سے کھینچنے لگے اور فرماتے جاتے کہ تم کلمہ پڑھو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور پھر اسے طمانچے بھی رسید کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اس سے دریافت کیا کہ کس کے ساتھ آئے ہو؟ اس نے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا اور وہ بھی بغیر داڑھی کے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے نام پوچھا تو اس شخص نے کہا کہ میرا نام حسین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا حسین ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی ٹھوڑی کو پکڑا اور دائیں بائیں کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حسین کی شکل ہے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی دو تین طمانچے رسید کئے اور فرمایا کہ تم کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ وہ شخص لرزنا شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تیرے باپ دادا بھی ایسے ہی تھے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرے باپ دادا بزرگ تھے اور لوگ اب بھی ان کی قبور پر حاضر ہوتے ہیں کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اسے طمانچہ رسید کیا اور فرمایا کہ کتنے مربعوں کا مالک ہے؟ اس نے کہا کہ چودہ مربعوں کا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اللہ نے تجھے اتنا دے رکھا ہے تو پھر تیری یہ حالت پڑھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مسلمان ہو تو اپنی صورت بھی مسلمانوں کی سی بناؤ اور اپنے اخلاق اچھے کرو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بالا خانے میں لے گئے اور فرمایا کہ آؤ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔ اس شخص پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا اتنا اثر ہوا کہ وہ توبہ کر کے سچا مسلمان بن گیا۔

حلال وحرام کی تمیز:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار عقیدت مند تھے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذرانے بھیجا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد چونکہ عوام الناس کا ایک ہجوم رہتا تھا اس لئے ان کے لنگر کا انتظام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذمہ داری تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ان نذرانوں کو پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک روز اسی مسئلہ پر بیان فرمایا کہ ریاضت اور عبادت کا کیا پوچھنا اب تو حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ جب اکل حلال نہ ہو تو عبادت کا کیا لطف؟ پھر اپنی ریش مبارک پکڑی اور فرمایا کہ ہمارا حال بھی عجب ہے ہمارے پاس حلال وحرام کی تمیز نہ کرنے والوں کے نذرانے آتے ہیں اب ہم کیا ہوئے؟

بھائی بھائی کو کاٹنے کو دوڑتا ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بازار میں جا رہے تھے کہ ایک کتا دوڑتا نظر آیا اور لوگ اس کے پیچھے دیوانہ دیوانہ کہہ کر بھاگ رہے تھے۔ جب وہ کتا آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ تمہیں کھلاتے ہیں اور تم انہی کو کاٹتے ہو۔ وہ کتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کھڑا ہو گیا اور دم ہلانے لگا۔ اس کی دیوانگی دور ہو گئی۔ اس کے بعد جب بھی کوئی کتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ کتے سمجھ جاتے ہیں اور کھلانے والے کو نہیں کاٹتے لیکن اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ بھائی بھائی کو کاٹنے کو دوڑتا ہے۔

ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہئے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک دوکاندار کو سامان تولتے ہوئے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ وہ کم تول رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ جیوندیاں دا ہر کوئی ہندا اے موئے دا کوئی نہیں ہندا۔ دوکاندار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اس پر اثر کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہئے۔ اس شخص نے توبہ کی اور کہا کہ میں آئندہ کسی کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ کچھ شخص آئے جو شکل سے پٹھان لگتے تھے انہوں نے آتے ہی دریافت کیا کہ ہم میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنا چاہتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے اس سے مل کر کیا کرنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مسئلہ کے متعلق ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مولوی تو نہیں مسئلے تو مولویوں سے پوچھے جاتے ہیں۔ پٹھان کہنے لگے کہ ہم نے ان سے پوچھنا ہے کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہتھیلی کو پھیلاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو جس طرح میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ پٹھان کہنے لگے کہ کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود پڑھتا ہوں۔ یہ سننا تھا کہ وہ

Marfat.com

پٹھان بھی بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا شروع ہو گئے اور پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے جب انہیں ہوش میں لانا چاہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں منع فرما دیا اور فرمایا کہ یہ خود ہوش میں آئیں گے۔ کچھ دیر بعد جب انہیں ہوش آیا تو ان کے دلوں سے تمام شکوک و شبہات ختم ہو چکے تھے۔

میری سردی جاتی رہی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سخت سردی کے موسم میں گھر میں رضائی اوڑھے لیٹے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کو پکارا کہ مجھے سخت سردی لگ رہی ہے۔ والدہ ماجدہ نے ایک اور رضائی لا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ڈال دی۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر انہیں پکارا کہ مجھے ابھی بھی سردی لگ رہی ہے۔ والدہ نے کوئلوں کی انگیٹھی لا کر پاس رکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر والدہ سے کہا کہ مجھے سردی لگ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کہیں مہمان خانے میں کوئی مہمان تو نہیں آیا؟ والدہ نے کہا کہ مہمان خانے میں ایک مہمان موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا اسے کھانا کھلا دیا گیا ہے؟ والدہ نے کہا کہ اسے کھانا کھلا کر بستر سونے کے لئے دے دیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس مہمان کا گھوڑا باہر سردی میں کھڑا ہے اسے اندر لا کر باندھ دیں وگرنہ میری سردی ختم نہ ہو گی۔ چنانچہ اس گھوڑے کو اندر لا کر باندھ دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رضائی اتارتے ہوئے فرمایا کہ میری سردی جاتی رہی۔

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلاف ورزی برداشت نہیں:

شرقپور شریف کے نواح میں ایک گاؤں سکھانوالہ ہے جو سکھ دورِ حکومت میں ان کی جاگیردار کا قلعہ تھا۔ اس جگہ ایک مزار تھا جہاں سائیں غلام محی الدین کے والد جو کہ مجذوب تھے بیٹھا کرتے تھے۔ ان کے وصال کے بعد سائیں غلام محی الدین گدی نشین ہوئے۔ سائیں غلام محی الدین کی حالت بھی مجذوبانہ تھی اور ان کا اکثر وقت ویرانوں میں گزرتا تھا۔ سائیں غلام محی الدین کبھی زیور پہنے نظر آتا اور کبھی گوٹا کناری لگے رنگین کپڑے

Marfat.com

زیب تن کئے ہوئے ہوتے۔ وہ ہزاروں روپے قرض لے کر میلہ منعقد کرواتا اور یہ میلہ اتنا مشہور ہو گیا تھا کہ ہزاروں لوگ اس میں شریک ہوتے تھے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ شریعت محمدی ﷺ کے پابند تھے اس لئے شریعت محمدی ﷺ کی یہ خلاف ورزی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پسند نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سائیں غلام محی الدین کو کہلوایا کہ وہ اس میلے کو منعقد نہ کریں مگر وہ باز نہ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے بعد اس میلے کی رونق ختم ہو گئی۔

ہم اکٹھے بیٹھ کر کھائیں گے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے ایک لمبا تڑنگا نوجوان حاضر ہوا۔ اس کا چہرہ رعب دار تھا اور اس نے کمر کے ساتھ ریوالور لگا رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ایک مسکین سی شکل کا آدمی بھی تھا جس کا لباس نہایت معمولی تھا۔ وہ لمبا تڑنگا نوجوان ایک زمیندار تھا اور وہ مسکین شخص اس کا ملازم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے ملنے کے لئے آئے۔ کھانے کا وقت ہوا تو دسترخوان بچھا دیا گیا اور کھانا لگا دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسکین شخص سے فرمایا کہ آؤ کھانا کھائیں مگر وہ بدستور اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ زمیندار کہنے لگا کہ یہ ہمارا کمی (ملازم) ہے اسے علیحدہ کھانا لگوا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور اندر سے کھانا لے کر آئے اور اس مسکین شخص کے پاس بیٹھ کر فرمایا کہ آؤ ہم اور تم مل کر کھانا کھاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر اس زمیندار کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ اپنی بات پر نہایت شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ حضور! میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر کھاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ نہیں تم زمیندار ہو اور ہم کمی ہیں تم ہم دونوں کو اکٹھا کھانے دو۔

آئندہ جماعت میں نہ آؤ گے تو نکال دوں گا:

امام دین خادم مسجد نماز عصر کے وقت نلکے سے پانی بھر رہے تھے اور ان کو علم نہ تھا کہ وقت کیا ہوا ہے؟ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بالا خانے سے نیچے تشریف لائے تو سوائے امام دین کے کوئی موجود نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام دین سے کہا کہ تم جماعت

Marfat.com

میں نہیں گئے۔ وہ چونکہ بہرے تھے اس لئے خاموش رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دوبارہ فرمایا مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم نے جماعت کی کوئی پرواہ نہیں کی لیکن امام دین کچھ نہ سمجھ سکا۔ اتنے میں دوسرے خادم میاں دین محمد آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ یہ یہاں سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور! یہ بہرے ہیں سن نہیں سکتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ اب تو ہو گیا آئندہ یہ جماعت میں نہیں آئے گا تو میں اسے نکال دوں گا۔

مرید صادق:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ وعظ فرما رہے تھے کہ مرید صادق وہ ہے جو اپنی جان و مال مرشد پر نثار کر دے۔ اس دوران میاں احمد دین جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانثار مریدوں میں سے تھے اٹھے اور گھر جا کر تمام زیور نقدی اور برتن وغیرہ لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب کچھ خدام کے حوالے کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ یہ کیوں لائے ہو؟ میاں احمد دین نے عرض کی کہ حضور جان تو پہلے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حاضر تھی اب مرید صادق بننے کے لئے یہ مال و اسباب بھی لے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ انہیں واپس لے جاؤ اور زیور اپنی بیوی میری بہو کو دے دینا اور دیگر سامان اپنی والدہ میری بہن کو دے دینا ہمیں ان سب کی کچھ ضرورت نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے۔

وہابیت سے توبہ کر لی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وہابی آیا اور عرض کیا کہ میں ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسئلہ پوچھنا ہے تو کسی مولوی سے پوچھو۔ اس نے عرض کی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا پوچھو کیا پوچھنا ہے؟ اس نے کہا کہ کیا یا سید عبد القادر جیلانی شیاء اللہ پڑھنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود پڑھتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ

Marfat.com

اس وہابی پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔ جب ہوش آیا تو بلند آواز سے یا سیّد عبدالقادر جیلانی شیاء اللہ پڑھنا شروع ہوگیا۔ لوگوں نے اس کی کیفیت دریافت کی تو کہنے لگا کہ جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود پڑھتا ہوں تو مجھ پر وجد طاری ہوگیا اور پھر حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضور! کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا جائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو مجھے خلوص اور محبت کے ساتھ پکارتا ہے میں ضرور اس کی مدد کے لئے جاتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد اس وہابی نے وہابیت سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرلی۔

بھائیوں میں رنجشیں دور ہوگئیں:

باغبانپورہ لاہور کی مشہور فیملی میں میاں شاہنواز بڑے معروف آدمی تھے اور ہمیشہ پنجاب اسمبلی کے بلامقابلہ ممبر منتخب ہوتے تھے۔ یہ باعزت اور شریف گھرانہ گھریلو ناچاقی کا شکار ہوگیا اور اس گھر کے دو حقیقی بھائی میاں شاہنواز اور میاں حق نواز ایک دوسرے کے مقابل ہوگئے۔ الیکشن نزدیک آئے تو دونوں بھائی ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوگئے اور دونوں اپنا حلقہ وسیع رکھتے تھے۔ شرقپور شریف کا علاقہ بھی انہی کے حلقہ میں تھا اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ان کے ساتھ قرابت داری بھی تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا کہ دونوں بھائی الیکشن کے سلسلہ میں شرقپور آئے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کی دعوت کی۔ اس دعوت کے کچھ دنوں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ باغبانپورہ میاں شاہنواز کے پاس چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر میاں شاہنواز بہت خوش ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم دونوں بھائی ہو اور تمہیں محبت سے رہنا چاہئے حق نواز تمہارا چھوٹا بھائی ہے تم اس کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ۔ تم اتنے عرصہ سے اسمبلی کے ممبر بن رہے ہو اس مرتبہ اپنے بھائی کو ممبر بننے دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کا میاں شاہنواز پر بہت اثر ہوا اور وہ اپنے کئے پر نادم ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے حق میں دستبردار ہو جاؤ۔ میاں شاہنواز نے اسی

Marfat.com

وقت بھائی کے حق میں دستبرداری لکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے میاں حق نواز کے گھر چلے گئے۔ وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں حق نواز سے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لڑتے کون ہیں؟ تم دونوں بھائیوں نے کیسا اکھاڑا بنالیا ہے شاہنواز تمہارا بڑا بھائی ہے اور بڑا بھائی باپ کی مانند ہوتا ہے تمہیں اس کی بات ماننی چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو نے میاں حق نواز پر بھی اثر کیا اور وہ اپنی غلطی پر نادم ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اپنے بڑے بھائی کے حق میں دستبردار ہو جاؤ۔ میاں حق نواز نے بھی بھائی کے حق میں دستبرداری لکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دونوں بھائیوں کی دستبرداری کی تحریر لے کر میاں تاج دین کے ہاں پہنچے اور وہاں دونوں بھائیوں کو بلایا۔ جب دونوں بھائی وہاں پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں تاج دین کے ہاں بندھی ہوئی بھینس کے متعلق دریافت کیا کہ یہ بھینس کتنے میں خریدی ہے؟ میاں تاج دین نے کہا کہ میں نے اسے سو روپیہ میں خریدا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہیں دو سو روپیہ دیتا ہوں تم مجھے ایک بھائی لا دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر دونوں بھائی دھاڑیں مار کر رونے لگے اور ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔ دونوں بھائیوں میں رنجشیں دور ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کی کیفیت دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب بتاؤ ممبر کسے بننا چاہئے؟ میاں شاہنواز نے کہا کہ میں دستبرداری لکھ چکا ہوں۔ میاں حق نواز بولے کہ میں بھی دستبرداری لکھ چکا ہوں۔

نفرت گناہ سے کی جاتی ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی نہ دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا تو علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! نفرت گناہ سے کی جاتی ہے نہ کہ گنہگار سے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ہیں ان کا ارشادِ گرامی ہے کہ اچھے لوگ اللہ کے ہیں اور برے لوگ میرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عاشق رسول تھے اس لئے علامہ محمد

Marfat.com

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے حضور نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر رو پڑے اور آگے بڑھ کر انہیں گلے سے لگا لیا۔

رشوت خوروں سے نفرت:

ایک مرتبہ ریلوے کا ایک بڑا افسر شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس کا حلیہ انگریزوں کی مانند تھا۔ سر پر ہیٹ پہنا ہوا تھا اور منہ میں سگار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا تو نفرت کا اظہار کیا مگر تحمل سے پوچھا کہ کتنی تنخواہ لیتے ہو؟ اس نے کہا کہ ایک ہزار روپے اور اس کے علاوہ اللہ کے فضل سے اور بھی ہو جاتے ہیں اور کل ڈھائی ہزار روپے بن جاتی ہے۔ زندگی نہایت عیش و آرام سے بسر ہو رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا۔ تھپڑ کھاتے ہی وہ زمین پر جا گرا اور اس کا ہیٹ بھی دور زمین پر جا گرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رشوت کا پیسہ اکٹھا کرتا ہے اور تو کیا سمجھتا ہے کہ یہ رشوت کے پیسوں سے جنت میں چلا جائے گا۔ کیا یہ رشوت کا پیسہ تجھے قبر کے عذاب سے بچا لے گا یا جہنم سے آزادی بخشے گا؟ کیا تو داروغہ جنت رضوان کو بھی رشوت دے کر جنت میں چلا جائے گا؟ میرے پاس سے دفع ہو جاؤ اور کبھی میرے پاس نہ آنا۔ تم جب مرو گے تو جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں تمہیں جگہ ملے گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس کسی شخص کے متعلق شک ہو جاتا ہے کہ اس کی آمدنی ناجائز ہے یا وہ سرکاری ملازم ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ناراضگی کا اظہار کرتے اور اس کی نذر کو بھی قبول نہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رشوت خوروں سے شدید نفرت تھی۔

خوب کھاؤ اور خوب ذکر الٰہی کرو:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ جب سفر پر نکلتے تو عموماً رات کے آخری حصہ میں نکلتے تھے۔ اکثر و بیشتر فجر کی نماز دربار حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں ادا فرماتے تھے۔ لاہور حاضری کے وقت عموماً بیس سے پچیس عقیدت مند ہمراہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کچھ عقیدت مندوں کے ہمراہ مکان شریف

Marfat.com

حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت شرقپور شریف سے لاہور تک تانگے اور لاہور سے امرتسر تک ٹرین پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امرتسر پہنچے تو تانگے پر سوار ہو کر براستہ جنالہ رمداس پہنچے۔ رمداس میں ایک عقیدت مند غلام یٰسین نے خربوزہ خریدا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھ لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھ موجود مستری کرم دین جن کے ذمہ خرچ تھا سے فرمایا کہ کرم دین! یہ لوگ میرے ساتھ آئے ہیں اور اپنا خرچ کر رہے ہیں مجھے یہ ہرگز گوارا نہیں کہ یہ میرے ساتھ ہوں اور اپنا خرچ کریں۔ مستری کرم دین گئے اور ایک من خربوزے خرید لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کتنے لائے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور! ایک من خربوزے لایا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سارے ہی خرید لاتے۔ مستری کرم دین گئے اور سارے خربوزے خرید لائے۔ دستر خوان بچھایا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خربوزوں کی قاشیں بنانا شروع کر دیں۔ خربوزوں کی تمام پھیکی قاشیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سامنے رکھ لیں اور تمام میٹھی قاشیں حاضرین میں تقسیم فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حاضرین کو خربوزے کھلاتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ خوب کھاؤ اور خوب ذکر الٰہی کرو۔

نیا جوتا پیش کر دیا:

ایک مرتبہ ایک بوڑھا شخص ہندوستان سے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس شخص کا تعلق سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ سے تھا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ اس کے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب عادت انکار کیا مگر اس نے درخواست جاری رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حق میں دعا فرما دی۔ وہ شخص بہت خوش ہوا اور مصافحہ کر کے واپس جانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی جانب الوداعی نظروں سے دیکھا تو کیفیت مضطرب ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تعلق بزرگوں سے ہے اور پاؤں میں انگریزی جوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اچانک اس کے جوتوں پر پڑی تھی۔ اس بوڑھے شخص نے وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی انگریزی جوتا نہیں پہنوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنا نیا جوتا پیش کیا جو اس کے پاؤں میں پورا آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا وہ نیا

Marfat.com

جوتا اسے دے دیا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ میں بازار سے نیا جوتا خرید لوں گا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تمہارے پاؤں میں پورے ہیں تم انہیں پہن لو۔

شریعت مطہرہ پر عمل درآمد:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا اوڑھنا بچھونا' کھانا پینا الغرض زندگی کے تمام امور شریعت مطہرہ کے مطابق تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ احکامِ شریعت کی سختی سے پابندی کیا کرتے تھے اور اپنے ارادت مندوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقہ احباب میں موجود ہر شخص سے یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ شریعت پر عمل پیرا ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں حنفی المذہب تھے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے تھا اس لئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد کے ترجمان تھے۔ اکثر لوگ اپنے ذاتی جھگڑے' زمینوں کے معاملات اور جائیدادوں کے مقدمات لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جنہیں آپ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہایت خوش اسلوبی سے نبٹا دیتے تھے۔

برائیوں سے بچنے کی نصیحت:

ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے کسی بزرگ کا ختم دلوایا اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم جن بزرگ کا ختم دلوا رہے ہو وہ تم سے سخت ناراض ہیں اگر تم ان بزرگ کا ختم دلوانا ہی چاہتے ہو تو برائیوں سے بچو' خود غرضی چھوڑ دو اور حلال کماؤ۔ جب تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار بن جاؤ گے' خدا ترسی کرو گے اور برائیوں سے بچو گے تو تمہارا یہ ختم دلوانا بھی قبول ہو گا ورنہ تم خود بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

لوگوں کی غمگساری کرنا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ملنسار تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

لوگوں کی غمگساری کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور شہر تشریف لے گئے اور وہاں اپنے ارادت مندوں کے ہمراہ بازار جا رہے تھے کہ ایک بھنگن جو کہ غلاظت سے بھرا ہوا ٹوکرا رکھے کھڑی تھی۔ ٹوکرا بھاری تھا اور وہ اس سے اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ حضور! یہ ٹوکرا میرے سر پر رکھ دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بلا تامل کہ وہ عورت خود بھی گندگی سے بھری ہوئی ہے وہ ٹوکرا اس کے سر پر رکھ دیا۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر ماہ گیارہویں شریف کا ختم نہایت اہتمام کے ساتھ دلواتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذاتی توجہ سے قندیلیں تیار کرواتے اور ان کو مساجد میں مختلف جگہوں پر آویزاں کرواتے تھے۔ گیارہویں شریف کی محافل میں نعت خوانی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک سے متعلق لوگوں کو آگاہی فراہم کرتے تھے۔

تیری خبر گیری میرا فرض ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ سخت سردی میں اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ کچھ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بیٹا! اور پھر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے چارپائی بچھا کر ایک گرم رضائی نیچے اور ایک اوڑھنے کے لئے دے دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لے گئے اور ایک لاغر کتیا کو اٹھا لائے۔ پھر دوبارہ گئے اور اس کے پلے کو بھی اٹھا کر لے آئے اور انہیں رضائی سے ڈھانپ دیا۔ اتنی دیر میں والدہ ماجدہ حلوہ تیار کر کے لے آئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حلوہ کو ٹھنڈا کیا اور کتیا کے منہ میں نوالے بنا کر ڈالنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے حلوہ کھلاتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ تو نے رات کو بچے جنے تو میری ہمسائی ہے تیری خبر گیری میرا فرض ہے۔

Marfat.com

اپنی حرکت پر توبہ کر لی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عشاء ایک بڑی چادر بچھا کر کھجور کی گٹھلیوں پر درودِ خضری پڑھا جاتا تھا اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ایک مرتبہ گاؤں فیض پور کلاں کا نمبردار چودھری اللہ بخش شرقپور شریف آیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ملاقات کے بعد نماز کا وقت ہوا تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ نماز پڑھنے مسجد میں چلا آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے بعد جب درودِ خضری پڑھنا شروع کیا تو چودھری اللہ بخش بھی درودِ پاک پڑھنے لگا۔ چودھری اللہ بخش اونچی پگڑی پہنتا تھا اور اس کی یہ پگڑی سارے علاقے میں مشہور تھی۔ درود شریف پڑھنے کے بعد چودھری اللہ بخش نے پڑھی ہوئی گٹھلیوں کو اٹھا کر ان گٹھلیوں کی جانب پھینکا جہاں پہلے سے پڑھی ہوئی موجود تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب چودھری اللہ بخش کی یہ حرکت دیکھی تو فرمایا کہ چودھری صاحب! اگر آپ کی یہ پگڑی اچھال کر دور پھینکی جائے تو کیسا لگے گا؟ جن گٹھلیوں پر درودِ پاک پڑھا گیا کیا ان کی عزت اس پگڑی سے کم ہے؟ چودھری اللہ بخش نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو نہایت شرمندہ ہوئے اور اپنی اس حرکت پر توبہ کی۔

قرآن کے مطابق قوانین مرتب کرو:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد اور ہندوستان کے مشہور وکیل سر شفیع کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ سر شفیع وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے بھی ممبر تھے اور پھر وزارتِ قانون کا قلم دان بھی ان کے سپرد ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خالہ جب تک زندہ رہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سر شفیع کی کوٹھی پر ان سے ملنے کے لئے جاتے رہے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خالہ سے ملنے گئے تو وہ اپنی بہو یعنی سر شفیع کی بیگم اور بیٹی کو لے کر ملنے آئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب خالہ کے ساتھ ان دونوں کو دیکھا تو ملنے سے انکار کر دیا۔ خالہ نے جب کھانے کا اصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی دلجوئی کی

Marfat.com

خاطر اپنے ارادت مندوں کے ہمراہ رک گئے۔ جب کھانا آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ارادت مندوں کے ہمراہ کھانا زمین پر بیٹھ کر تناول فرمایا۔ اس دوران سر شفیع آ گئے اور انہیں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر ہوئی تو انہوں نے گھبرا کر اپنا سوٹ تبدیل کیا اور شلوار قمیص پہن کر ملنے کے لئے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سر شفیع کو دیکھا تو ان کے سر پر انگریزی ٹوپی دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تمہارا کعبہ تو لندن ہے اور تمہارا قانون انگریز کا قانون ہے۔ میں تو تمہیں تب مسلمان سمجھوں جب تم قرآن کے مطابق قوانین مرتب کرو۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تمہاری داڑھی شریعت کے مطابق ہوتی اور تم جب کونسل میں بیٹھتے تو تمہارا رعب انگریزوں پر بھی ہوتا ہے کہ کونسل میں کوئی مسلمان بیٹھا ہے۔ سر شفیع نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان پر رقت طاری ہو گئی۔ سر شفیع اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے تھے کہ آج پچیس سال ہو گئے میں نے زمین پر بیٹھ کر ہاتھ سے روٹی کھائی ہے۔

اپنے گھر کا اتنا خیال:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شہر سے باہر میانی کھوئی کی جانب رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چرواہے سے ڈھانگی لی اور نیم کے درخت سے ایک ڈھنڈا بنایا اور موضع سکھانوالہ چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ مسجد کی چھت گری ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اس وقت مستری کرم دین بھی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستری کرم دین سے فرمایا کہ ذرا سائیں غلام محی الدین کو بلاؤ۔ سائیں غلام محی الدین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی اور وہ ڈر کے مارے روپوش ہو گیا تھا۔ مستری کرم دین ناکام واپس لوٹے اور عرض کی کہ حضور! سائیں غلام محی الدین یہاں موجود نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ یہیں ہے کہیں چھپ گیا ہوگا۔ تم اس علاقے کے کسی اور آدمی کو بلاؤ۔ مستری کرم دین واپس گئے اور ایک شخص کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا کہ میاں! اگر تمہارے گھر کی چھت گر جائے تو کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا

Marfat.com

کہ حضور! لازمی بات ہے اسے بناؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی بات سنی تو ایک تھپڑ اسے رسید کیا اور فرمایا کہ اپنے گھر کا اتنا خیال اور اللہ کے گھر کی چھت گری ہوئی ہے اس کا کوئی خیال نہیں ہے۔ کیا کسی شخص کا دھیان اس جانب نہیں گیا؟ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی اور عرض کی کہ حضور! ایک ہفتہ کے اندر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس مسجد کی چھت دوبارہ بنی ہوئی دیکھیں گے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے نکلے اور قبرستان ڈھراں والا میں موجود ایک کچی مسجد میں تشریف لے گئے اور ذکر میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر بعد مسجد کے دروازے پر ایک خوبصورت کار آ کر رکی اور اس میں سے ایک شخص انگریزی لباس میں ملبوس ہیٹ سر پر پہنے نکلا اور جوتے اتار کر مسجد میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اور ہیٹ اتار کر سلام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا تو غصے میں آ گئے اور ایک تھپڑ اسے مارا اور فرمایا کہ نور محمداں' یہ انگریزوں والی شکل۔ نور محمد کانپتے ہوئے بولا کہ حضور! اب نور محمد بن کر حاضر ہوں گا۔ اس دوران ایک بچہ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں بیٹھ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جیب سے ایک روپیہ نکال کر اس بچے کو دیا اور پیار کرتے ہوئے مستری کرم دین سے فرمایا کہ آؤ چلیں۔ نور محمد نے مستری کرم دین سے کہا کہ کار موجود ہے۔ مستری کرم دین خاموش رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستری کرم دین سے دریافت کیا کہ نور محمد کیا کہتا ہے؟ مستری کرم دین نے عرض کی کہ حضور! یہ کہہ رہے ہیں کہ میری کار باہر موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کی کار پر پیشاب بھی نہیں کرتا اور یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے تشریف لے گئے۔

مردِ کامل:

حاجی افضل مونگہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں امیر ایوب خاں لاہور میں نظر بند تھے ان کے ایک وزیر کے بھائی سردار حاجی نذر محمد صاحب تھے جو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے اور بلند پایہ بزرگ تھے۔ سردار حاجی نذر محمد صاحب جب بھی لاہور آتے تو وہ راقم الحروف حاجی افضل مونگہ کے والد حاجی فضل الٰہی سے بھی ملتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مجھے

Marfat.com

کبھی اپنے پیروں سے ملواؤ۔ والد صاحب نے جب شرقپور شریف میں سکونت اختیار کی تو ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور اس نے آ کر کہا کہ آپ کو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ یاد فرما رہے ہیں۔ والد صاحب جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے دوست نذر محمد آئے ہیں اور فلاں محلہ میں ان کو ٹھہرایا گیا ہے۔ والد صاحب جب وہاں گئے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ سردار حاجی نذر محمد وہاں آٹھ دس پٹھان مہمانوں کے ہمراہ موجود تھے۔ والد صاحب کہتے تھے کہ میں سوچنے لگا کہ سردار حاجی نذر محمد صاحب کتنے خلوص سے ملنے آئے ہیں اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی جانب کچھ توجہ نہیں فرمائی۔ پھر جب سردار حاجی نذر محمد' میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گناہ زیادہ ہو گئے جو آپ جیسے سفید ریش بزرگ میرے پاس آئے۔ یہ بچہ یعنی والد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بتا دیتا تو میں خود ملاقات کے لئے حاضر ہو جاتا۔ سردار حاجی نذر محمد کہنے لگے کہ میں نے کئی حج کئے اور پچیس برس تک مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف میں درس دیتا رہا اور جہاد فی سبیل اللہ بھی کیا لیکن جو کچھ میں نے یہاں دیکھا ہے اور جو فیوض و برکات مجھے یہاں ملے ہیں وہ کہیں اور نہیں ملے۔ سردار حاجی نذر محمد جب لاہور واپس تشریف لائے تو اپنے ارادت مندوں سے فرمانے لگے کہ میں نے اپنی زندگی میں اگر کوئی مردِ کامل دیکھا ہے تو وہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور پھر انہوں نے اپنے مریدوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجنا شروع کر دیا۔

اللہ کے بندے کی خوشبو:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف تشریف لے گئے اور ان کے جانے کے کچھ دن بعد شرقپور شریف میں مقامی سکھوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں بے شمار سکھ شامل ہوئے۔ یہ تمام سکھ ایک جلوس کی شکل میں بازار کی جانب گئے اور اس وقت وہ مختلف بھجن اور تقریریں کرتے جا رہے تھے۔ ان سکھوں میں ایک نابینا سکھ بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ ایک اور نوجوان سکھ بھی تھا جو طبلہ بجاتا جاتا تھا۔ وہ نابینا سکھ ہارمونیم پر

Marfat.com

بھجن گاتا اور تقریریں کرتا تھا۔ جب اس جلوس کا گزر شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی گلی کے سامنے سے ہوا تو اس نابینا سکھ نے تقریر بند کر دی اور جلوس کو کھڑا کر کے بولا کہ اس جانب سے اللہ کے بندے کی خوشبو آ رہی ہے مجھے اس کی قدم بوسی کر لینے دو۔ جب وہ اس گلی کی جانب بڑھا تو اسے بتایا گیا کہ یہاں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش ہے اور اس وقت وہ شرقپور شریف میں موجود نہیں ہیں۔ یہ سن کر وہ نابینا سکھ رو پڑا اور کہنے لگا کہ ہائے! میں کتنا بدقسمت ہوں جو ان کی قدم بوسی سے محروم ہوں۔

رات کے وقت ان سکھوں کا پھر جلوس نکلا اور حاجی فضل الٰہی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اشتیاق ہوا کہ اس نابینا سکھ کی تقریر سنی جائے۔ میں اس جلوس میں شامل ہو گیا اور جب وہ نابینا سکھ تقریر کرنے کے لئے آیا تو اس نے پہلے حمد الٰہی اور پھر ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی اور پھر یوں مخاطب ہوا۔ بھائیو! میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سکھ کہلانے کا مستحق کون ہے۔ بابا گورونانک ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور صرف مالک حقیقی کا نام ہی لیتے تھے۔ ایک دن ایک شخص ان کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ سکھ۔ اس نے کہا کہ کیا سکھوں؟ گوروجی نے کہا کہ سکھ رب داناں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ وہ شخص مسلمان تھا یا ہندو یا کوئی اور؟ کیس رکھوانے' کڑا ڈالنے' کچھا پہننے اور کرپان باندھنے سے کوئی بھی سکھ نہیں بن جاتا جس نے رب کا نام سیکھا ہو وہی سکھ ہے۔ جب اس نابینا سکھ نے اپنی تقریر ختم کی تو بے شمار لوگوں پر اس کا اثر چھوڑا۔ اس جلسے کے اگلے روز شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے تو عشاء کی نماز کے بعد حاجی فضل الٰہی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سکھوں کے جلسہ کے متعلق بتایا اور اس نابینا سکھ کی تقریر بھی بتائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو کوئی اچھا آدمی ہی ہوگا۔ پھر وہ نابینا سکھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی فضل الٰہی کو اشارے سے کہا کہ یہی وہ سکھ ہے؟ وہ سکھ اپنے رفقاء سمیت کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر اس نابینا سکھ نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زانوؤں کو پکڑا

Marfat.com

اور کہنے لگا کہ چالیس برس کے بعد گورو کا رنگ یہاں آ کر دیکھا ہے اگر اجازت ہو تو میں بھی کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بازو کو تھپکتے ہوئے فرمایا کہ انہیں کچھ پلاؤ۔ وہ بولا کہ حضور! یہی پلائیں جو پلا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ اے وی کجھ اے یعنی یہ بھی کچھ ہے۔

لاؤ میں تمہاری مستی نکالوں:

جلال دین نامی ایک شخص شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوا۔ جلال دین نے موضع باٹھ میں ایک مست فقیر کے متعلق سنا تو اس کے پاس چلا گیا۔ اس مست فقیر نے جلال دین پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ بھی مست ہو گیا۔ جلال دین ایک دن اپنی اسی مستی میں مستری کرم دین جو کہ ان دنوں لاہور میں مقیم تھے ان کے گھر چلا گیا۔ مستری کرم دین نے اسے ایک روٹی دی اور وہ اس روٹی کو لے کر ساری رات سیڑھیوں میں بیٹھا رہا پھر اس روٹی کو پکڑے شرقپور شریف چلا گیا۔ جب وہ شرقپور شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور فرمایا کہ لاؤ میں تمہاری مستی نکالوں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خوب مارا اور جب وہ ہوش میں آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تو نے کدھر جانا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضور! جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ پہلے گھر جاؤ اور اپنی ماں سے ملو اور پھر خوب دل لگا کر کاروبار کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مستوں سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے یہ اگر مہربانی کریں تو اپنے جیسا مست بنا دیتے ہیں اور اگر نہ کریں تو حالات اور رخ اختیار کر لیتے ہیں لوگوں کو چاہئے کہ باشریعت بزرگوں کے پاس حاضر ہوں اور یہی ان کے لئے بہتر اور افضل ہے۔

خلافت کی کلاہ:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو ننگے سر دیکھتے تو اسے نصیحت کرتے کہ وہ سر ننگا نہ رکھے اور ٹوپی منگوا کر فوراً اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بوڑھے شخص کو اپنے دست مبارک سے ٹوپی پہنائی اور فرمایا کہ میں سنت نبوی ﷺ کے مطابق سر ڈھانپتا ہوں مگر بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ خلافت کی کلاہ ہے حالانکہ میرا خلافت سے کیا واسطہ؟

درد سے پھوٹ پڑا:

ایک مرتبہ ایک کشمیری نوجوان شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ رخصت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بالا خانے کی سیڑھیاں چڑھنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان کا چہرہ دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے چہرے کی اداسی پہچان گئے اور فرمایا کہ اچھا دو تین دن اور یہاں رہ پڑو۔ وہ جوان درد سے پھوٹ پڑا اور ایسے رویا جیسے پانی کا بھرا ہوا برتن ہاتھ سے گر گیا ہو۔

خود کس عالم میں تھے:

ایک مرتبہ ایک شخص لدھیانہ سے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذکر کی تلقین فرمائی اور خود یارحیم یا کریم کہتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں بند تھیں اور نہ جانے خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کس عالم میں تھے۔

خلافِ سنت فعل:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بزرگ تشریف لائے جو کہ کسی زمانہ میں تھانہ شرقپور شریف میں حوالدار رہ چکے تھے اور فقر کے شوق میں اب ملازمت چھوڑ کر سیاحت اختیار کر چکے تھے۔ ان بزرگ نے شرقپور شریف کے باہر گورستان ڈھرانوالہ میں ڈیرا لگایا۔ یہ بزرگ بہت سادہ تھے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ اکثر محفل لگایا کرتے تھے۔ ان بزرگ نے ایک قمیص زیب تن کر رکھی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ یہ خلافِ سنت فعل ہے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قمیص کو پھاڑ دیا اور انہیں نیا کرتا پہننے کے لئے دیا۔ پھر فرمایا کہ میں پانی پت گیا وہاں امام صاحب آئے اور

Marfat.com

انہوں نے بلا عمامہ ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھانا شروع کی۔ میں نے دیکھا تو دریافت کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی جماعت ٹوپی اور عمامہ کے ساتھ ہوتی ہے یہ کہاں سے آئی ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ انگریزی دربار سے آئی ہے کہ دربار میں بھی ٹوپی کے ساتھ آیا کروں۔ میں نے اپنی پگڑی نصف کی اور نصف ان کے سر پر باندھ دی اور کہا کہ اب جماعت کراؤ۔ جب ان کو حقیقت معلوم ہوئی تو انہوں نے معافی مانگی۔

حالت ہی بدل گئی:

ایک مرتبہ سرگودھا کے رہنے والے ایک مولانا' شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان مولانا کا روحانی تعلق حضرت قبلہ میروی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب عادت وقوفِ قلبی کی نصیحت کی۔ وہ مولانا رخصت ہوئے اور پندرہ منٹ بعد دوبارہ واپس آگئے اور جب لوٹ کر آئے تو ان کی حالت ہی بدل گئی تھی۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہنے لگے کہ میں نے صرف وقوفِ قلبی کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عام الفاظ کے ذریعے سالک کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

مقدمے کا فیصلہ حق میں ہو گیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس شخص کا کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت تھا جب عدالت میں اس سے پوچھا گیا کہ وہ شریعت کو مانتا ہے یا رواج کو تو اس شخص نے کہا کہ میں رواج کو مانتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس شخص کے متعلق سن کر افسوس ہوا۔ جب وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اب مسلمان نہیں رہے تم نے تو شریعت کی بجائے رواج کو مانا ہے۔ وہ شخص اپنی بات پر شرمندہ ہوا اور توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوا۔ پھر اس شخص نے عدالت میں حاضر ہو کر دوبارہ بیان دیا کہ وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کروانا چاہتا ہے رواج کے مطابق نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس کے تائب ہونے پر اپنا فضل کیا اور مقدمے کا فیصلہ اس کے حق میں ہو گیا۔

Marfat.com

میری حالت بھی وہی ہوگئی:

حضرت عمر بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ضلع شکار پور کے رہنے والے ایک سیّد صاحب اور گجرات کے رہنے والے ایک مولانا کے ہمراہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ فرماتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک ہاتھ سیّد صاحب کے زانوؤں پر رکھا اور دوسرا ہاتھ مولانا صاحب کے زانوؤں پر رکھا اور اپنے بازوؤں کو ہلانے لگے۔ دونوں حضرات کے آنسو نکل پڑے میرے دل میں خیال آیا کہ میں کتنا محروم اور سخت دل ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری دلی کیفیت کو بھانپ گئے اور آگے بڑھے اور میرے زانوؤں پر بھی اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ پھر میری حالت بھی وہی ہوگئی جو ان دونوں حضرات کی تھی۔

دل کو میری جانب پھیر دے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی جانب کھڑا کیا اور دست مبارک سے اس کے دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ ناپ کر فرمایا کہ نماز پڑھتے وقت دل میں الہ العالمین کہا کرو۔ میں نے اپنا منہ تیری جانب کر دیا اب تو اپنے دل کو میری جانب پھیر دے کیونکہ وہ میرے اختیار سے باہر ہے۔

غائبانہ خبر ہو جاتی:

حاجی فضل احمد مونگہ لکھتے ہیں کہ میرے والد حاجی فضل الٰہی ابتداء میں لاہور میں مقیم تھے اور آٹھ دس دن بعد شرقپور شریف شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جاتے تھے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا جاتا کہ وہ لاہور کب تشریف لائیں گے تو فرماتے کہ فضل الٰہی سے پوچھ لینا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف تھا کہ والد صاحب

Marfat.com

کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور آمد کے متعلق غائبانہ خبر ہو جاتی تھی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور تشریف لانا ہوتا تو ان کی طبیعت بے چین ہو جاتی تھی اور وہ سمجھ جاتے تھے کہ آج میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائیں گے۔

اسی طرح ہر وقت رہے تو بہت اچھا ہوگا:

حضرت عمر بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک ہندو حاضر ہوا وہ ڈاک خانہ میں ملازم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے حال دریافت کیا کہ افسر کیسے ہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟ نیز حاضری کی وجہ دریافت کی تو وہ کہنے لگا کہ حضور! طبیعت خراب ہو جاتی ہے تو آجاتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دست مبارک سے اسے دبانے لگے اور کچھ دیر بعد فرمایا کہ اب طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس نے عرض کی کہ جی ہاں حضور! اب بہتر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اسی طرح ہر وقت رہے تو بہت اچھا ہوگا۔

آرزو پوری کردی:

حاجی افضل مونگہ نے حدیث دلبراں میں اپنے والد حاجی فضل الٰہی سے روایت کیا ہے کہ میں کوچہ شاہ دین میں اپنے مکان میں سویا ہوا تھا کہ اچانک رات گیارہ بجے کے قریب دروازے پر مستری کرم دین کی آواز سنائی دی۔ میں نے باہر آکر دیکھا تو ان کے ہمراہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آغا سکندر شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سے ملنے لاہور آیا ہوں۔ ہم مزار حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پر چلے گئے وہاں صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نے جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے والد بزرگوار کی جگہ ہیں مجھ پر خصوصی توجہ فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا ان کے ساتھ تناول فرمایا اور مستری کرم دین سے فرمایا کہ تم بازار سے سودا سلف لے کر لوہاری منڈی آجانا۔ پھر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہمراہ لیا اور فرمایا کہ آؤ

Marfat.com

ذرا "وٹوانی" کرلیں۔ہم وہاں سے دہلی دروازہ چوک میں سے گزرے تو مجھے خیال آیا کہ کچھ سنگترے لےلوں۔میں سنگترے لینے کھڑا ہوا تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آگے نکل گئے۔ میں پیچھے بھاگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ یکی دروازہ کے باہر میاں عبدالعزیز مالواڈہ بیرسٹر کے مکان کے ساتھ والی مسجد میں داخل ہوگئے۔میں بھی مسجد میں داخل ہوا تو مسکرا کر مجھ سے فرمایا کہ مجھے بھی سنگتروں کا خیال آیا تھا اب تو گناہ زیادہ ہوگئے ہیں پہلے تو جس چیز پر نظر پڑتی تھی سارے بدن میں اس کا سواد (مزہ) بھر جاتا تھا یہاں تک کہ کوئی آدمی نظر آجاتا تو اس کی ساری زندگی کا عکس میرے سامنے ابھر آتا تھا۔یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں جوتیاں اتار کر داخل ہوئے اور کہنے لگے کہ سنا ہے لاہور میں جوتیاں چوری ہوجاتی ہیں۔پھر وہیں مسجد میں بیٹھ کر سنگترے کھائے اور مصری شاہ کی جانب چل دیئے۔مصری شاہ ان دنوں جنگل ہوا کرتا تھا کچھ دور ایک باغ میں جا کر حاجت سے فارغ ہوئے اور نزدیک ایک مسجد میں استنجا کیا اور اپنی عادت کے مطابق اپنے ہاتھوں سے غسل خانہ میں پانی بھر کر غسل کیا اور نفل ادا کیے اور فرمایا کہ یار دعا کرا یہہ مسجد آباد ہوجائے۔پھر واپس مزار حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور صاحبزادہ صاحب سے مل کر اکبری دروازہ سے ہوتے ہوئے سریوں والے بازار چلے گئے وہاں بازار میں ایک خطائیوں والی دوکان پر ایک سفید ریش بزرگ سے ملے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے دونوں زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر سلام کیا اور حال دریافت کیا۔پھر آگے روانہ ہونے لگے تو باباجی نے پکارا کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ذرا رکیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اشارہ کیا کہ چلے آؤ۔پھر قریب ہی ایک محلہ ککے زئیاں میں اونچی مسجد تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہاں کہیں بابا محمد حجام جو کہ مرید ہے میر جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مزار ایشاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہیں وہ رہتا ہے۔ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرما ہی رہے تھے کہ بابا محمد حجام آگئے اور بڑی عقیدت سے ملے اور کہنے لگے کہ میں عرصہ دراز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا خواہاں تھا آج میری آرزو پوری ہوگئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ یہاں مسجد میں شرقپور شریف کے ایک حافظ غلام نبی پیش امام ہیں وہ کہاں

Marfat.com

ہیں؟ بابا محمد کہنے لگے کہ وہ تو بکی دروازہ میں رہتے ہیں اور نماز کے اوقات میں ہی یہاں تشریف لاتے ہیں۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حافظ صاحب بھی تشریف لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرماتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنی بیٹی کو گھر کیوں بٹھا رکھا ہے اسے سسرال واپس کیوں نہیں بھیجتے۔ حافظ صاحب نے مدعا بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیٹی کو واپس بھیجنے کا حکم دیا اور لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی سے ملنے جاؤ تو دو باتیں مدنظر رکھو ایک تو دوسرے شخص کو فیض پہنچاؤ اور دوم اگر وہ تم سے مراتب میں اعلیٰ ہے تو اس سے فیض حاصل کرو۔

سارا جسم ہی لطیفوں سے پر ہے:

مولانا غلام رسول قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ایک بزرگ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو ان بزرگ نے کہا کہ کتنے لطیف ہیں اور ان پر کیا حالات وارد ہوتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اس سوال کو ٹال دیا لیکن وہ سمجھ نہ سکے اور دوبارہ پوچھ بیٹھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ سارا جسم ہی لطیفوں سے پر ہے نسبت ہے صدیقی اور گھر سارا مال سے بھرا ہوا ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بھی پائی گھر میں نہ رکھی تھی ایسی نسبت سے کیا فائدہ؟ وہ بزرگ جواباً فرمانا شروع ہو گئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تو ہمارے شیخ ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ تو ہمارے شیخ ہوئے۔

چشمہ ہدایت:

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے عقب میں حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے جو اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار ولی اللہ تھے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی اوائل عمر میں اکثر و بیشتر حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہاں حضرت سیّد میر جان رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے جو نابغہ روزگار تھے اور ان کی آنکھیں اس بات کی عکاسی تھیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت اللہ کی بارگاہ میں گریہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی ذات سے بھی بے پناہ عشق تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت گھٹنوں پر کھڑے ہو کر کرتے تھے اور درودِ پاک دوزانو بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ نماز میں امامت فرماتے تھے اور جب دورانِ تلاوت حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک محمد (ﷺ) تلاوت فرماتے تو بلند آواز سے ﷺ پڑھتے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے بے پناہ عقیدت تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس بھی بیٹھا کرتے تھے اور فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر تھا کہ مزارِ پاک سے آواز آئی کہ یہاں کیا کرنے آئے ہو ایشاں (رحمۃ اللہ علیہ) تو باہر بیٹھا ہے۔ میں باہر آیا تو حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں دوبارہ مزارِ پاک کے اندر چلا گیا تو دوبارہ آواز آئی کہ ایشاں (رحمۃ اللہ علیہ) تو باہر بیٹھا ہے۔ تین مرتبہ ایسے ہی ہوا اور پھر حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ بیٹے! وہ اپنا کام کر رہے ہیں تم اپنے خیال میں مگن ہو۔

ایک دن حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خادم ان کے پاؤں دبا رہا تھا کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس خادم کے پاس چپ چاپ بیٹھ گئے تو حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کو اشارہ کیا تو وہ پاؤں دباتے ہوئے رک گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھیاں بھرنا شروع کر دیں۔ اس دوران خادم کہیں چلا گیا جب وہ واپس لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تب بھی مٹھیاں بھر رہے تھے۔ حضرت میر جان رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا کہ دیکھو! یہ کتنا باکمال شخص ہے اس کی شہرت سارے جہاں میں پھیلے گی اور یہ شمع ہدایت بن کر چمکے گا۔ لوگ ہر جانب سے اس فیض حاصل کرنے آئیں گے اور اس چشمہ ہدایت سے سرفراز ہوں گے۔ یہ شخص سنت رسول اللہ ﷺ کو اجاگر کرے گا۔

شیر سمجھ کر آیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کس لئے آئے ہو؟ اس نے عرض کی کہ حضور! گنہگار ہوں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آئندہ گناہ نہ کرنا۔ اس نے کہا کہ حضور! آئندہ کے لئے تو گھر میں ہی توبہ کرلی تھی میں تو گذشتہ گناہوں کی معافی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیا سمجھا ہے؟ اس نے عرض کی کہ حضور! شیر سمجھ کر آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک روشن ہوگیا اور نہایت شفقت سے اسے نصیحت فرمائی۔

یہ تمہارے لئے برکت ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک معمر ہندو حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مہمان نوازی کی خاطر اسے کچھ نقدی عطا فرمائی تا کہ وہ روٹی کھا سکے۔ وہ ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی سے واقف نہ تھا اس لئے اس نے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اصرار کیا لیکن وہ نقدی لینے پر رضامند نہ ہوا۔ وہ سمجھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہدیہ قبول نہیں کیا الٹا مجھے نقدی دے رہے ہیں۔ خدام نے اس ہندو کو سمجھایا کہ وہ اس نقدی کو رکھ لے یہ تمہارے لئے برکت ہے اور یہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ ہے۔

میں اپنا آپ لایا ہوں:

ایک مرتبہ پیش امام مسجد شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ' سید عبداللہ شاہ شرقپور شریف سے دہلی گئے۔ دہلی پہنچ کر ان کے دل میں شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ جب وہ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے گئے اور حسب معمول وہاں درخواست دی تو انہیں ملاقات کی اجازت مل گئی۔ اس وقت وہاں حکیم اجمل خاں جیسے نامور شخص بھی موجود تھے۔ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ ہر ملاقاتی سے دریافت کر رہے تھے کہ وہ کیا نذرانہ لایا ہے؟ حکیم اجمل خاں چونکہ امیر آدمی تھے اس لئے انہوں نے کافی رقم نذر کی۔ جب سید عبداللہ شاہ سے دریافت کیا تو آپ نے عرض کی کہ حضور! میں اپنا آپ لایا ہوں۔ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب سید عبداللہ شاہ کا جواب سنا تو حاضرین محفل سے فرمایا کہ دیکھو یہ بات صرف میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہی کہہ سکتے ہیں پھر شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی آؤ بھگت کی اور انہیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔

Marfat.com

داڑھی کیوں منڈوائی جاتی ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے آج تک یہی طریقہ چلا آرہا ہے کہ مسجد میں پیش امام کے پیچھے دائیں ہاتھ داڑھی والے اور بائیں ہاتھ بغیر داڑھی والے کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے خلاف جو بھی عمل کرتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک ذیلدار صاحب' میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے آئے اور وہ گلے میں پستول ڈالے ہوئے تھے۔ نماز کے وقت جب وہ دائیں جانب کھڑے ہونے لگے تو انہیں روک دیا گیا اور بائیں جانب کھڑا ہونے کا کہا گیا۔ ذیلدار صاحب نے برا منایا مگر نماز کی ادائیگی کے لئے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان ذیلدار سے فرمایا کہ کیوں میاں! داڑھی کیوں منڈوائی جاتی ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ تاکہ آدمی کم عمر نظر آئے۔ میرے بھائی اگر تمہیں چھوٹا بننے کا شوق ہے تو پھر تمہیں چھوٹوں میں ہی کھڑا ہونا چاہئے یہاں پر تو شریعت مطہرہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے کو فوقیت دی جاتی ہے۔

Marfat.com

معمولاتِ زندگی

ان سے ملنے کی تمنا ہے تو آ دل کی جانب
بس یہی اِک راستہ جاتا ہے منزل کی جانب

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ صبح اول وقت میں بیدار ہوتے اور حجرۂ مبارک سے باہر آ کر نمازِ فجر با جماعت ادا فرماتے۔ نمازِ فجر کی امامت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چچا حضرت حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے۔ نمازِ فجر کے بعد درود شریف کا حلقہ ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اتنا طول دیتے کہ نمازِ اشراق کا وقت ہو جاتا تھا۔ نمازِ اشراق کی ادائیگی کے بعد بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور گیارہ بجے کے قریب فارغ ہوتے۔ پھر مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام اور دیگر امور کی نگہبانی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں، مریدوں اور ملنے والوں کا ایک وسیع حلقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود ہوتا تھا ان کے لئے کھانا خود لے کر آتے اور ہر رکابی میں سالن اپنے ہاتھوں سے ڈالتے تھے۔ پھر دو پہر کا کھانا مہمانوں کے ساتھ مل کر کھاتے تھے۔ کھانا ہمیشہ چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر کھاتے اور آہستہ آہستہ کھاتے تاکہ تمام مہمان بھی سہولت کے ساتھ کھانا کھا لیں۔ کھانا کھانے کے بعد سب کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ دو پہر کا کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام فرماتے اور پھر ظہر کی نماز با جماعت ادا فرماتے۔ نمازِ ظہر کے بعد ملنے والوں سے ملاقات کرتے اور ان کے مسائل سنتے۔ یہ معمول عصر کی نماز تک جاری رہتا۔ نمازِ عصر بھی با جماعت ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی سنت غیر مؤکدہ کی بھی پابندی کرتے۔ نمازِ عصر سے

Marfat.com

فارغ ہونے کے بعد لوگوں کو درس دیتے اور انہیں احکامِ خداوندی اور سنت حضور نبی کریم ﷺ سے آگاہ فرماتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نمازِ مغرب بھی باجماعت ادا فرماتے اور جب نماز کے لئے وضو کرتے تو کسی سے مدد نہ لیتے اور وضو کے دوران باتیں کرنا سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو کے وقت اپنی داڑھی مبارک کو کنگھی سے سیدھا کرتے اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق مسواک بھی استعمال کرتے تھے۔ وضو کرتے وقت اس بات کا دھیان رکھتے کہ پانی ضائع نہ ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن میں دو مرتبہ وضو کرتے تھے ایک مرتبہ نمازِ فجر سے قبل اور دوسری مرتبہ نمازِ مغرب کے وقت۔ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد کی چھت پر تشریف لے جاتے اور نوافل ادا کرتے تھے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے تھے یہاں تک کہ نمازِ عشاء کا وقت ہو جاتا تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نمازِ عشاء قدرے تاخیر سے ادا فرماتے تھے اور اس کی وجہ وہ مہمان تھے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے لئے رات کے کھانے کا انتظام فرماتے اور جب تمام مہمان کھانے سے فارغ ہو جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ عشاء ادا فرماتے تھے۔ عموماً رات کا ایک بج جاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول ساری زندگی یہی رہا۔ نمازِ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد گھر تشریف لے جاتے تھے اور تہجد کی نماز گھر ہی میں ادا فرماتے تھے۔

Marfat.com

مساجد کی تعمیر

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو مساجد کی تعمیر کا بھی بے حد شوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے اپنا فرضِ اولین سمجھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھ مساجد تعمیر کروائیں اور ان مساجد میں بطورِ مزدور خود بھی حصہ لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسمائے الٰہی اور اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورتی کے ساتھ مساجد میں آویزاں کیا کرتے تھے۔ یہ سب قطعات مختلف رنگوں کے ہوتے تھے اور نہایت دلکش ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود بھی نہایت خوش نویس تھے اور اسمائے ربانی اور اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت انداز میں تحریر فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو چھ مساجد تعمیر کروائیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ محلہ بنی پوری شرقپور شریف میں سڑک کے کنارے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسافروں کی سہولت کے لئے ایک مسجد تعمیر کروائی جس کے ساتھ ایک حجرہ بھی تعمیر کروایا گیا اور ایک کنواں بھی کھدوایا گیا تاکہ مسافروں کو سہولت رہے۔

۲۔ قبرستان ڈھراں والہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ یہ مسجد شرقپور شریف کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس مسجد سے ملحقہ ایک کنواں بھی کھدوایا اور ایک غسل خانہ اور امام صاحب کے لئے ایک حجرہ بھی تعمیر کروایا۔ اس مسجد کا انتظام ایک درویش کے سپرد کیا گیا۔

۳۔ موضع ڈھول پورہ جو کہ شرقپور شریف کے دائیں جانب واقع ہے وہاں ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس سے ملحقہ ایک کنواں بھی کھدوایا۔

۴۔ موضع کوٹلہ شریف میں ایک بڑی جامع مسجد تعمیر کروائی جس میں مع صحن تین کمرے بھی ہیں۔ جب یہ مسجد تعمیر ہوئی تو لوگ کہا کرتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسجد ایسے

Marfat.com

ہی تعمیر کروائی حالانکہ یہاں نماز پڑھنے کوئی بھی نہیں آتا اور لوگ کوٹلہ شریف کی دوسری مساجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تصرف تھا کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد کوٹلہ شریف کی دیگر تمام مساجد ویران ہوگئیں اور یہ مسجد آباد ہوئی۔

۵۔ ایک مسجد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کنویں کے نزدیک تعمیر کروائی تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زمینوں کے مزارع وغیرہ نماز با آسانی پڑھ سکیں اور شہر آنے جانے میں ان کا وقت ضائع نہ ہو اور نہ ہی جماعت جانے کا ڈر ہو۔

۶۔ ایک مسجد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور شریف کے وسط میں تعمیر کروائی یہاں پہلے بھی ایک مسجد موجود تھی مگر جگہ کی کمی کی وجہ سے لوگ پریشانی کا شکار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کی توسیع فرمائی اور اسے از سر نو تعمیر کروایا۔

خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے کلس کی مرمت:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف اپنے دادا مرشد حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر اکثر و بیشتر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے تو دیکھا کہ زلزلہ کی وجہ سے مزارِ پاک پر موجود گنبد کا کلس گر چکا ہے اور گھڑیاں بھی گر کر ٹوٹ گئی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ کاش یہ کلس جلد سے جلد مرمت ہو سکے۔ سجادہ نشین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ چونکہ کلس بڑا ہے اس لئے جو بھی معمار اسے دیکھنے آتا ہے وہ اس کی دوبارہ تیاری کی حامی نہیں بھرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا اب ہم دوبارہ کلس کی مرمت کے بعد ہی آئیں گے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور شریف واپس آکر چونیاں کے رہائشی سلطان احمد معمار کو خط لکھا کہ تم جمعہ کی نماز مکان شریف ادا کرو۔ پھر ایک خط بابا عبداللہ گھڑی ساز کو لکھا اور مستری کرم دین کو بھی مکان شریف بھیج دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں حضرات کو کام کے متعلق آگاہ نہ فرمایا تھا۔ جب یہ تینوں حضرات مکان شریف میں اکٹھے ہوئے تو پریشان تھے کہ ہمیں تو صرف مکان شریف پہنچنے کا حکم ملا ہے۔ تینوں حضرات حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر

Marfat.com

ہوئے اور مزارِ پاک کے کلس کو دیکھ کر پریشان ہوئے۔ انہی دنوں میر لطیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے رسم چہلم کے موقع پر لاہور سے شیخ شہاب دین جو کہ لوہاری منڈی کے رہائشی تھے اور حافظ حسین بخش مٹ والے بھی مکان شریف تشریف لائے۔ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا کہ کیا تم یہاں کلس کی تعمیر کے لئے حاضر ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کچھ علم نہیں ہم تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خط ملنے کے بعد یہاں آئے ہیں اگر کلس کی تعمیر کا کام ہے تو ہم یہ کام کریں گے اگر نہ کر سکے تو یہیں مدفون ہوں گے۔ شیخ شہاب دین اور حافظ حسین بخش کہنے لگے کہ یہاں کے بڑے بڑے کاریگر اس کلس کی مرمت نہیں کر سکے تم لوگ کیسے کرو گے؟ پھر ان دونوں حضرات نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سمجھدار ہیں پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جوتیاں بنانے والے کو ایک گھڑیاں صحیح کرنے والے کو اور ایک کچی اینٹیں لگانے والے مستری کو یہاں بھیج دیا کہ وہ کلس کی مرمت کریں۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ میری نظر میں ان سے بہتر کوئی نہیں جو کلس کی مرمت کر سکے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستری کرم دین کو خط لکھا کہ مستری کرم دین اسے مکان شریف نہیں مدینہ شریف سمجھنا۔ اس خط کے ملتے ہی مستری کرم دین اور دیگر دونوں حضرات میں ایک جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے کلس کی مرمت شروع کی اور بالآخر کلس کی مرمت کا کام ان تینوں حضرات کے ذریعے ہی ممکن ہوا۔

Marfat.com

کشف و کرامات

کشف باطنی امور سے آگاہی کا نام ہے اور کرامت وہ خلافِ امور فعل ہے جو کسی ولی سے سرزد ہوتا ہے۔ کشف و کرامت کا ظہور کسی بھی ولی کی صداقت کی علامت ہے۔ مسلک اہل سنت والجماعت کے تمام اکابرین اس بات پر متفق ہیں اور اس بارے میں کوئی دورائے نہیں رکھتے۔ کرامت ایک ایسا فعل ہے جو شریعت کی پابندی سے وجود میں آتا ہے اور کسی بھی ولی کی کرامت عین معجزۂ نبی ہے۔ کرامت کا ظہور کسی بھی کاذب سے ممکن نہیں ہے اور کرامت کو حتی الامکان چھپانا ضروری ہے۔ اکابرین علمائے اہل سنت اس بات پر بھی متفق ہیں کہ خلافِ امور فعل کفار سے بھی سرزد ہو سکتا ہے اس لئے خلافِ عادت امور کا وقوع پذیر جس سے ہو اس کا صدیق ہونا اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بے شمار خلافِ عادت امور وقوع پذیر ہوئے جو زبان زدِ عام ہیں۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

سکھ مسلمان ہو گیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظروں میں عجب تاثیر تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کچھ مریدوں کے ہمراہ لوہاری دروازہ لاہور کے باہر سے گزرے تو وہاں سکھوں کا کوئی میلہ منعقد ہو رہا تھا اور بے شمار سکھ آئے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ سکھوں کا ایک گروہ انارکلی بازار سے آ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جب اس گروہ سے آمنا سامنا ہوا تو ایک خوبصورت نوجوان سکھ کو دیکھ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ الٰہی!

Marfat.com

اتنا خوبصورت شخص میرا دل نہیں چاہتا کہ یہ جہنم میں جلے تو اسے مسلمان بنا دے اور جنت کا حقدار ٹھہرا دے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا مانگی ہی تھی کہ وہ سکھ نوجوان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب آیا اور کہنے لگا کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجھ سے کوئی کام ہے یا کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جسے کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ وہ نوجوان بولا کہ مجھے بھی تو کچھ بتائیے کہ میرے متعلق کیا کہا ہے اور کسے کہا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے تمہارے متعلق بات کی ہے کہ اس خوبصورت نوجوان کو جہنم میں نہ جلایا جائے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ کیا کرتا ہے؟ اس سکھ نوجوان نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فوراً قدموں میں گر پڑا اور کلمہ پڑھانے کی درخواست کی۔ اس کے سکھ ساتھیوں نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی بات پر قائم رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کلمہ پڑھایا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں شمار ہوا۔

پھوڑا ٹھیک ہو گیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کی انگلی پر پھوڑا نکل آیا تھا اور بے شمار علاج معالجے کے باوجود ٹھیک نہ ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے اس شخص کو انگلی کاٹنے کا مشورہ دیا تھا تا کہ زہر جسم میں سرایت نہ کر جائے۔ وہ شخص جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی انگلی پکڑ کر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی دیر تک ہاتھ پھیرتے رہے پھر فرمایا کہ جاؤ کل اسی وقت میرے پاس آنا۔ وہ شخص جب اگلے روز صبح اٹھا تو اس کی انگلی کا پھوڑا ٹھیک ہو چکا تھا۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مقررہ وقت پر پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ اس نے تمہاری مصیبت دور فرما دی۔ وہ شخص کہنے لگے کہ حضور! کیا بات ہے جس پھوڑے کا علاج بڑے بڑے ڈاکٹر نہ کر سکے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پھیرنے سے ٹھیک ہو گیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی تھی وہ قادر المطلق ہے اس نے میری دعا قبول فرمالی اور تمہاری انگلی کا پھوڑا ٹھیک ہو گیا۔

Marfat.com

تم مجھے اس کے ساتھ پھرتے اچھے نہیں لگتے:

باغبانپورہ کے ایک مشہور رئیس میاں تاج دین کی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے قرابت داری تھی۔ میاں تاج دین کی وفات کے بعد ان کی زوجہ اپنے بیٹے میاں افتخار دین کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتی تھیں۔ جب میاں افتخار جوان ہوئے تو وہ تب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دن میاں افتخار اور مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اکٹھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ سے علیحدگی میں فرمایا کہ تم مجھے اس کے ساتھ پھرتے اچھے نہیں لگتے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور! یہ نیک لڑکا ہے اور میں تو اسے ولی سمجھتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہے تو ولی مگر مجھے ڈر ہے کہ یہ ''ولا'' بن جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد میاں افتخار کے خیالات بدل گئے اور وہ عیش وعشرت میں مبتلا ہو گئے۔ ان کا زیادہ وقت انگلینڈ اور دیگر ممالک میں گزرنے لگا اور میاں افتخار کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی کو کئی لوگوں نے پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

مرض بڑا کہ رب بڑا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے اور خانقاہ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رات وہیں بسر کی اور صبح ہوتے ہی مستری کرم دین سے فرمایا کہ جاؤ چھاؤنی جانے کے لئے تانگہ لے آؤ۔ مستری کرم دین گئے اور تانگہ لے آئے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سوار ہو کر چھاؤنی چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک انجن ڈرائیور کا پتہ کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچ گئے۔ جب مکان کے دروازے پر دستک دی گئی تو ایک لڑکی باہر نکلی اور مطلوبہ شخص کے متعلق بتایا کہ وہ گھر سے باہر کام پر گئے ہوئے ہیں۔ مستری کرم دین نے اس لڑکی سے کہا کہ وہ گھر اطلاع کرے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ وہ لڑکی اندر گئی اور کچھ دیر بعد آ کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر آنے کو کہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے

Marfat.com

اس شخص کی بیوی سخت بیمار تھی اور اسی حالت میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات کو کیا بات ہوئی تھی؟ وہ رونے لگی اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگی کہ حضور! ملاں دی دوڑ مسیت تک' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتی رہی میرا خاوند کہتا تھا کہ نہ تم مرتی ہو اور نہ ہی میری خلاصی ہوتی ہے' خدا جانے میری جان کب چھوٹے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ مرض وڈا کہ رب وڈا یعنی مرض بڑا کہ رب بڑا ہے۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چلے آئے۔ وہ عورت صحت یاب ہوگئی اور عرصہ دراز تک زندہ رہی۔

چہرہ سے نور برسنے لگا:

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند ایک بزرگ جن کی ریش نصف کے قریب سفید تھی پرانے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا حال دریافت کیا اور فرمایا کہ اللہ الصمد پڑھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ جی حضور پڑھتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیر صاحب کہ پیر سیال شریف والے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! وہ انگریزوں کے اندر بھی رہتے تھے اور ان سے باہر بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہی مومن کی نشانی ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بزرگ کے چہرے پر ہاتھ ملنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی یہ فرماتے جاتے تھے کہ یہ ایمان کا نور ہے کچھ ہی دیر بعد ان بزرگ کے چہرے سے نور برسنا شروع ہو گیا اور آفتاب کی مانند روشن ہو گیا۔

تصرف قلبی:

ایک بزرگ سانگلہ ہل سے تشریف لائے وہ مسجد کے امام تھے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا کرتے ہو؟ کہنے لگے کہ میں مسجد کا امام ہوں اور دوسرے مولویوں کی طرح نہیں ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ کس طرح؟ کہنے لگے کہ وہ مسجدوں کے وظیفے کھاتے ہیں جبکہ میں ایسا نہیں کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کھاتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ آپ کیا کھاتے ہیں؟ وہ بزرگ کہنے لگے کہ میں

Marfat.com

جس مسجد کا امام ہوں اس مسجد کے متولی حاجی محمد دین صاحب ہیں وہی خرچ کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے یہ بھی تو مسجد کا ہی خرچ ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بزرگ کی جانب رجوع کیا اور اپنی شہادت کی انگلی ان کے دل پر لگائی۔ ابھی انگلی لگانے کی ہی دیر تھی کہ ان بزرگ کی حالت بدل گئی اور وجد طاری ہو گیا۔ ان کی پگڑی گر گئی اور کافی دیر تک سر پٹکتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف قلبی سے ان کی حالت اب پہلی جیسی نہ رہی تھی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ہو گئے تھے۔

بلی جاں بحق ہو گئی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارادت مندوں کے حلقہ میں بیٹھے تھے کہ ایک بلی محفل میں آ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک سے ٹکرا گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک سے ٹکرانے کی دیر تھی اس بلی پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ تڑپنا شروع ہو گئی۔ ایک گھنٹہ تڑپنے کے بعد وہ بلی جاں بحق ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں سے فرمایا کہ جاؤ کفن لاؤ اور اسے کفن دے کر قبرستان میں دفن کر دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس بلی کو کفن دے کر دفن کر دیا گیا۔

کایا پلٹ گئی:

شرقپور شریف کے شمال مشرق کی جانب موضع غازی پور میں میراثیوں کا ایک گھرانہ آباد تھا۔ اس گھر کے افراد قوالی کیا کرتے تھے۔ اس گھر کے دو بھائی شہاب دین اور چراغ دین اپنی آواز اور سر کی وجہ سے کافی مشہور تھے اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہاب دین سے فرمایا کہ تجھے گھوڑوں کو مختلف چالوں پر چلانا نہیں آیا ورنہ تمہارے خاندان والے تو اس کسب میں مشہور ہیں۔ شہاب دین نے عرض کی کہ حضور! مجھے یہ کسب نہیں آتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں بھی سوار بننا چاہئے تھا۔ شہاب دین میراثی تھا اور گانا بجانا اس کا پیشہ تھا اور اس کا تعلق لاہور کے میراثیوں سے بھی تھا اور طوائفوں کے ہاں بھی اس کا آنا جانا تھا۔ ایک

Marfat.com

مرتبہ شہاب دین لاہور آیا اور ایک طوائف کے پاس گیا تو اس طوائف نے کہا کہ مجھے فلاں راجہ نے گھوڑی دی ہے جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ نسل کی ہے لیکن میں اس کی چالوں سے بے خبر ہوں تم اسے چلنا سکھا دو۔ شہاب دین نے جب اس طوائف کی بات سنی تو اسے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آ گئی کہ تجھے بھی سوار بننا چاہئے۔ اس نے اس خیال کے تحت اس گھوڑی کو لیا اور چلانا شروع کیا۔ کچھ دیر کی محنت کے بعد اس گھوڑی کی چال بن گئی اور لوگ اس گھوڑی کی چال دیکھ کر عش عش کرنے لگے۔ گھڑ سواروں میں شہاب دین کا شہرہ ہو گیا اور اس نے گانا بجانا چھوڑ کر یہی پیشہ اختیار کر لیا۔ پھر شہاب دین نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم سے شرقپور شریف میں کچھ زمین خرید لی اور اس میں کنواں کھدوا کر محنت کے ذریعے گزر بسر کرنے لگا۔ اس نے داڑھی بھی رکھ لی اور پانچوں وقت کا نمازی بھی بن گیا۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کی بدولت اس کی کایا پلٹ گئی۔

مسئلہ حل ہو گیا:

مفتی غلام جان ہزاروی جو کہ جامعہ نعمانیہ لاہور میں مدرس تھے انہوں نے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سنا اور پھر انہیں حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان کی بابت پتہ چلا تو زیارت کے لئے شرقپور شریف چلے گئے۔ اس سے قبل مفتی صاحب کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہیں اور کیا شغل ہیں؟ مفتی صاحب نے کہا کہ میں لاہور سے آیا ہوں اور جامعہ نعمانیہ میں مدرس ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ یہاں کس لئے حاضر ہوئے؟ مفتی صاحب کہنے لگے کہ حضور! قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مل کر کیا کرو گے تم تو خود عالم دین ہو تمہیں فقیروں سے ملنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ مفتی صاحب چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جانتے نہ تھے اس لئے غصے میں کہنے لگے کہ کیا فقیروں کو ملنا گناہ ہے تم بھی تو فقیروں کے پاس رہ رہے ہو اور گمراہ ہو اور فقیروں سے ملنا گناہ سمجھتے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی احمد علی اور مولوی غلام مرشد کیسے ہیں؟ مفتی

Marfat.com

صاحب کہنے لگے کہ وہ بھی گمراہ ہیں اور فقراء کے قائل نہیں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم تو غصہ میں آ گئے ہو۔ مفتی صاحب کہنے لگے کہ تم بھی تو ایسی باتیں کرتے ہو میں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تمہاری شکایت کروں گا کہ ایسے گمراہ کو اپنے پاس کیوں رکھا ہوا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی صاحب کی بات کو نظر انداز کیا اور آگے بڑھ گئے اور ایک کلین شیو شخص کے پاس جا کر فرمایا کہ اگر تیری بیوی کا سر مونڈ دیا جائے تو کیا اچھی لگے گی؟ وہ شخص شرمسار ہوا اور آئندہ داڑھی نہ منڈوانے کا عہد کیا۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص سے ملتے رہے اور انہیں نصیحتیں کرتے رہے۔ اتنے میں کسی نے مفتی صاحب کو بتایا کہ یہی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مفتی صاحب کو علم ہوا تو بڑی ندامت ہوئی اور رقت طاری ہو گئی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور کشف المحجوب لا کر مفتی صاحب کو دی جس میں تین جگہ نشانیاں لگی ہوئی تھیں اور واپسی پر مفتی صاحب کو کھجوریں بھی تحفۃً عنایت کیں۔ مفتی صاحب فرماتے تھے کہ میں جن تین مسئلوں کے لئے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تھا وہ کشف المحجوب کی ان تین نشانیوں میں موجود تھے اور ان کے مطالعہ سے میرے وہ تمام مسئلے حل ہو گئے۔

جو باتیں مقدر ہو گئیں انہیں ٹالا نہیں جا سکتا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ تقسیم ہند سے قبل مریدوں کے ہمراہ شاہ عالمی کے ایک محلہ سے گزرے جو نہایت گنجان آباد تھا اور ہندوؤں کی آماجگاہ تھا۔ اس محلہ میں نہایت عالی شان عمارتیں تھیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان عمارتوں کی جانب نظر دوڑائی اور فرمایا کہ یہ عمارتیں جلد برباد ہو جائیں گی اور ان کے مکینوں کے نام ونشان مٹ جائیں گے۔ جو باتیں مقدر ہو چکی ہوں انہیں ٹالا نہیں جا سکتا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں علیحدگی کی کوئی تحریک نہ چلی تھی اور لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ پاکستان وجود میں آئے گا۔ جب پاکستان بنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ پیشین گوئی حرف بحرف درست ہوئی اور لوگوں نے دیکھا کہ وہ بلند و بالا عمارتیں بھی زمین بوس ہوئیں اور ان کی مکینوں کے بھی نام و

Marfat.com

نشان مٹ گئے۔

یہ شکل تو مسلمانوں جیسی ہے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شرقپور شریف سے سرہند شریف جانے کے لئے روانہ ہوئے لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچ کر سرہند شریف کی ٹکٹیں لیں اور جس پلیٹ فارم پر ریل گاڑی نے آنا تھا وہاں تشریف لے گئے۔ پلیٹ فارم پر پہنچے تو ایک سکھ نوجوان کو دیکھا جس کا انگریزی لباس بتا رہا تھا کہ وہ پڑھا لکھا ہے۔ اس نوجوان کا ایک ہاتھ پتلون کی جیب میں تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ مونچھوں کو بل دے رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے پاس جا کر اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرے اور فرمایا کہ یہ شکل تو مسلمانوں جیسی ہے۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ ریل گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اس نوجوان نے گوجرانوالہ جانے کا ٹکٹ لیا تھا اس نے اپنا ٹکٹ وہیں پھینکا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ریل گاڑی میں سوار ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستری کرم دین کو اشارہ کیا کہ وہ سرہند شریف کا ایک اور ٹکٹ لے آئے۔ تمام راستہ سفر میں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے نہایت عقیدت سے بیٹھا رہا اور جب سرہند شریف پہنچے اور سب حضرات نے وضو کیا تو وہ نوجوان غسل کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہو لیا۔

دنیاوی دھندے چھوڑو نماز میں دل لگاؤ:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا جس کی داڑھی مونچھ نہیں تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آؤ کرم چند روٹی کھا لو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ حضور! میں تو کھانا کھا کر آیا ہوں اور اپنے دنیاوی کام کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چھوڑو دنیاوی دھندوں کو اور نماز میں دل لگایا کرو۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رخصت کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس شخص کو لاہور بیرون موری گیٹ دیکھا گیا اس شخص نے داڑھی رکھ لی تھی اور اب وہ ایک تہجد گزار اور متقی شخص تھا۔ اس شخص سے جب اس کیفیت کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ یہ سب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم ہے۔ یہ شخص

Marfat.com

کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ حضور! میرا نام محمد انور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم تو مولوی محمد انور ہو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کو لے کر بیٹھک میں چلے گئے کچھ دیر بعد جب وہ شخص بیٹھک سے باہر آیا تو اس کی دنیا بدل چکی تھی اور اس کے چہرے سے نور جاری تھا۔ پھر وہ شخص علم دین کی جانب متوجہ ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق عالم دین بن گیا۔

تمہارا مقصد تو پورا ہو چکا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جو نہایت مفلس اور قلاش تھا۔ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عربی لہجہ اختیار کیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خاصی رقم دی اور رخصت کرنے کے لئے اس کے ہمراہ ہو گئے۔ ایک جگہ پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اب اپنی اصلی حالت میں لوٹ جاؤ اور اپنی اصلی حالت میں گھر واپس جاؤ تمہارا مقصد تو پورا ہو چکا اب میں بھی واپس لوٹتا ہوں۔

تو تو کسی کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عصر ایک بزرگ حافظ فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رسم چہلم کے موقع پر اچھرہ لاہور تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں اپنے کچھ ارادت مندوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھی عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور السلام علیکم کہتی ہوئی پاس آ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کس لئے آئی ہو؟ عورتوں کو اس طرح مردوں کے درمیان نہیں آنا چاہئے؟ اس بوڑھی عورت نے عرض کی کہ حضور! میں حافظ فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پنکھا جھلنے والی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو درویش تھے میں کوئی درویش نہیں ہوں۔ وہ بوڑھی عورت کہنے لگی کہ حضور! میں نے ایک عرض کرنی تھی عرصہ دراز سے میری یہ خواہش ہے کہ میں مدینہ پاک میں حاضر ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری دوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تم وہاں جا کر کیا کرو گی؟ وہ کہنے لگی کہ حضور! میرا دل چاہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم

Marfat.com

عشاء کی نماز کے بعد بیٹھ جانا اور درودِ خضری پڑھنا شروع کر دینا اور یہ سمجھنا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے بیٹھی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ بوڑھی عورت زور زور سے چلانے لگی کہ حضور! میں روضہ شریف کے سامنے بیٹھی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو تو کسی کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتی۔

عقائد فاسدہ سے توبہ:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص عبدالرحیم نام کا آیا۔ اس شخص کے عقائد درست نہ تھے۔ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ میرے دانت میں شدید درد ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹر محمد یوسف کے نام ایک رقعہ لکھ دیں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے سے ہو کر سامنے آؤ۔ جب وہ سامنے آیا تو دریافت فرمایا کہ دانت میں درد کس جگہ پر ہے؟ اس نے اس جگہ پر انگلی رکھ کر بتایا کہ یہاں درد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یا شیخ عبدالقادر جیلانی پڑھ کر پھونک ماری تو اس کے دانت کا درد جاتا رہا۔ اس دن کے بعد اس شخص نے اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کر لی۔

یہی کہتی رہو:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرماتھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد ارادت مند بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ با آوازِ بلند فرمانے لگے کہ یہی کہتی رہو' یہی کہتی رہو۔ تین مرتبہ یہ فقرہ دہرانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں گر گئے اور زاروقطار رونا شروع ہو گئے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد سجدے سے سر اٹھایا اور دعا فرمائی۔ ارادت منداس کیفیت سے پریشان تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک ملازمہ تھی جس کا انتقال دو روز قبل ہوا ہے۔ اس وقت قبر میں نکیرین اس سے حساب لینے آئے تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں میں تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملازمہ ہوں۔

Marfat.com

میں نے جب اس کی آواز سنی تو اس سے کہا کہ تم یہی کہتی رہو۔ پھر میں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی! اس عورت نے بخشش کے لئے میرا وسیلہ بنایا ہے تو اپنے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل اسے بخش دے۔ میں نے اس وقت تک سر سجدے سے نہیں اٹھایا جب تک اللہ عزوجل نے اسے بخش نہیں دیا اور پھر میں نے اس کی مغفرت کے لئے مزید دعا فرمائی۔

یہ خرافات منہ سے دہراؤں:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات پانی پت میں حضرت غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولوی گل حسن سے ہوئی۔ دورانِ گفتگو وحدت کا موضوع زیر بحث آ گیا۔ مولوی گل حسن نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی خدا اور میں بھی خدا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ مولانا! ایسی بات نہ کریں۔ مولوی گل حسن نے عرض کی کہ حضور! میری بات کا تعلق وحدت الوجود سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ میری بات کا مفہوم خوب سمجھ گئے ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مفہوم سمجھتا ہوں لیکن کیا میں بھی یہ خرافات منہ سے دہراؤں۔

محبت جھوٹ کی متحمل نہیں ہو سکتی:

ایک مرتبہ ایک شخص نے کسی عورت کو اغوا کر لیا اور جب اس عورت کے ورثاء نے اس سے مطالبہ کیا تو کہنے لگا کہ وہ میری بیوی ہے اور اس سے میرا نکاح حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا ہے۔ لڑکی والوں نے مقدمہ کر دیا اور تحصیل دار نے عدالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اور کہا کہ کلمہ پڑھ کر اقرار کریں کہ جو کہیں گے سچ کہیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تمہاری عدالت میں سچ بھی کہیں ہے؟ تحصیل دار شرمندہ ہو گیا اور اس شخص اور عورت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نکاح پڑھوایا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نکاح پڑھوانا تو دور کی بات ہے میں ان سے واقف بھی نہیں ہوں میں نے اسی لئے کہا تھا کہ تمہاری عدالت میں سچ بھی کہیں ہے؟ تحصیل دار نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سنا تو نہایت عزت کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کیا۔ وہ شخص

Marfat.com

جس نے عورت کو اغوا کیا تھا وہ دوڑتا ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں اس عورت سے شدید محبت کرتا ہوں اور میں نے عہد کیا تھا کہ میرا نکاح آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے بیوقوف! محبت جھوٹ کی متحمل نہیں ہوسکتی جسے تو محبت سمجھ رہا ہے وہ تیرا دماغ کا خلل ہے۔

کامل ولی کی برکت:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قصور تشریف لے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں نے بتایا کہ یہاں موضع جوڑا میں ایک حاجی جلال دین صاحب ہیں جو حال ہی میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد لوٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ میں تھا تو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت مجھ پر عجیب کیفیات کا نزول ہوا اور اب جب وہ ان کیفیات کو بیان کرتے ہیں تو سننے والے اپنے حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے ملنے کے لئے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو حاجی جلال دین کو عقیدت مندوں کے ہجوم میں دیکھا۔ حاجی جلال دین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو خوب آؤ بھگت کی اور تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مدینہ منورہ میں پیش آنے والی کیفیات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اپنی کیفیت کو بیان کرنا شروع کیا۔ حاضرین محفل ان کیفیات کے متعلق سن کر حواس کھونے لگے اور ان پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہوش میں بیٹھے رہے۔ جب لوگوں کی کیفیت درست ہوئی تو حاجی جلال دین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی کی فکر ہوئی۔ انہوں نے گھر آکر اپنی بیوی سے کہا کہ آج بھینسوں کے دودھ سے مکھن نہ نکالنا بلکہ آدھا دودھ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ آئے ارادت مندوں کے لئے بھیج دینا اور باقی دودھ کی دہی بنالینا تاکہ صبح ناشتہ میں لسی بنائی جاسکے۔ حاجی جلال دین کی بیوی نے حکم عدولی کرتے ہوئے دودھ سے مکھن نکال لیا اور دودھ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ارادت مندوں کے لئے بھیج دیا جبکہ باقی دودھ کی دہی جمالی۔ حیرانگی اس بات پر تھی کہ جس دودھ

Marfat.com

سے مکھن نکالا گیا تھا وہ روزانہ کے مکھن سے زیادہ تھا۔ حاجی جلال دین کی بیوی گھبرا گئیں اور انہوں نے ڈرتے ڈرتے اس بات کا ذکر حاجی جلال دین سے کیا۔ حاجی جلال دین نے مکھن کا وزن کروایا تو وہ روزانہ کے وزن سے زیادہ تھے۔ حاجی جلال دین یہ معاملہ دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ کامل ولی کی برکت سے ہے۔

دل ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو گیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر اپنے دادا مرشد حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کے لئے مکان شریف لے جاتے تھے۔ راستہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر امرتسر سے ہوتا تھا جہاں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی جو حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھی۔ اس بوڑھی عورت کا ایک بیٹا تھا جس کا نام جلال دین تھا اور وہ نافرمان تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امرتسر سے گزرتے ہوئے اس بوڑھی عورت کے پاس بھی کبھی کبھار قیام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس بوڑھی عورت نے عرض کی کہ حضور! میرا بیٹا رنگساز ہے مگر اس کا کردار اچھا نہیں اور وہ نافرمان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے لئے دعا فرمایئے کہ وہ باادب ہو جائے اور اللہ عزوجل اسے سیدھے راستے پر چلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور جلال دین اپنی تمام بری عادات کو ترک کر نیک اور صالح ہو گیا۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس بوڑھی عورت کے وصال کے بعد جب بھی مکان شریف جاتے تو امرتسر میں قیام کے دوران اس جلال دین کے ہاں بھی قیام فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جلال دین کے گھر پہنچے تو دروازے پر ایک نوجوان کو دیکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اچھا بیج بنتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ اس نوجوان پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ نوجوان وہابی تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے بعد اس کی کیفیت بدل گئی اور اس کا دل ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو گیا اور اس نے اپنے تمام بدعقائد سے توبہ کر لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو کر سلوک کی منازل طے کیں۔

Marfat.com

اللہ کے شیر:

حاجی افضل مونگہ اپنی تصنیف "حدیث دلبراں" میں لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ وہ اور مستری کرم دین کسی کاروباری سلسلہ میں گجرات گئے راستہ میں خیال آیا کہ گجرات تو آئے ہوئے ہیں سائیں کرم الٰہی سے ملتے چلیں۔ جب سائیں کرم الٰہی سے ملنے پہنچے تو ان کے اردگرد کوے لاتعداد موجود تھے۔ جو چیز بھی ان کے پاس آتی وہ ان کوؤں کے آگے ڈال دیتے تھے۔ ان سے کچھ فاصلہ پر چند درویش بھی ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے۔ وہ درویش کسی بھی آنے جانے والے کو سائیں کرم الٰہی کے پاس نہیں جانے دیتے تھے کیونکہ سائیں کرم الٰہی ہر آنے والے کو مار بھگاتے تھے۔ والد صاحب اور مستری کرم دین جب سائیں کرم الٰہی کے پاس جانے لگے تو لوگوں نے انہیں ڈرایا کہ ان کے نزدیک نہ جائیں مگر یہ دونوں حضرات سائیں کرم الٰہی کے پاس چلے گئے پھر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد واپس لوٹنے لگے کہ انہیں محسوس ہوا کہ ان کے قدم اٹھ نہیں رہے۔ انہوں نے دیکھا تو سائیں کرم الٰہی ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ وہ سمجھ گئے کہ ابھی انہیں واپس جانے کی اجازت نہیں ہے لہٰذا وہ واپس بیٹھ گئے۔ سائیں کرم الٰہی بے قرار تھے اور کبھی وہ کروٹ لے کر لیٹتے اور کبھی پہلو کے بل لیٹ جاتے۔ سائیں کرم الٰہی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کی درمیان والی جگہ اور ہتھیلی کو ملتے تھے۔ جب سائیں کرم الٰہی سے انہوں نے اس بے قراری کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ اپنوں سے پوچھ لینا۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد جب یہ دونوں حضرات واپس لوٹ گئے تو کچھ درویشوں نے سائیں کرم الٰہی سے پوچھا کہ آپ تو لوگوں سے نہیں ملتے اور کہاں انہیں اپنے پاس بٹھالیا۔ سائیں کرم الٰہی کہنے لگے کہ یہ لوگ اللہ کے شیر کی کچھار سے آئے ہیں۔ والد صاحب اور مستری کرم دین جب شرقپور شریف واپس پہنچے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا سائیں کرم الٰہی سے بھی ملے ہو؟ عرض کی کہ حضور! ہم ان سے ملے تھے اور وہ اپنی انگلیوں اور ہتھیلیوں کو کھجا رہے تھے جب ہم نے ان سے وجہ دریافت کی تو کہنے

Marfat.com

لگے کہ اپنوں سے پوچھ لینا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں عشق الٰہی میں جل چکا ہوں۔

مزار اور صاحب مزار کے متعلق گفتگو:

آغا سکندر شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سیّد حسین پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے نامور بزرگ تھے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرماتے تھے کہ اگر سو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم جمع کیے جائیں تو آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی امامت کے لئے تشریف لائیں گے۔ آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی اور وہ کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے شرقپور شریف تشریف لائے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور اکثر و بیشتر گیارہویں شریف کے ختم کے لئے حضرت شاہ محمد غوث قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوا کرتے تھے وہاں آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لاتے جہاں ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ' آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے پشاور بھی تشریف لے گئے۔ ایک مرتبہ آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ حضور! یہاں کے مزارات پر چلتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں لے کر حُجّی شاہ بخاری' خواجہ محمد سعید' شاہ مراد اور حافظ ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر لے گئے جہاں مزار اور صاحب مزار کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر ان دونوں صاحبان میں اس بات پر اتفاق ہوا کہ حضرت حافظ ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور حضرت محمد شاہ مقیم حجروی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ان کا مقام دیگر سے بلند ہے۔

ان کا پیر کس شان کا ہے؟

حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر گیارہویں شریف کی محفل منعقد ہوتی تھی۔ آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان محافل میں اپنے مریدوں کے ہمراہ شامل ہوتے تھے اور ان محافل میں عشقیہ اشعار بھی پڑھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے مریدوں نے عرض کی کہ حضور! ہماری محافل میں درد و سوز اور عشقیہ شعر پڑھے جاتے ہیں پھر وجدانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جبکہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں جب گیارہویں شریف کا ختم ہوتا ہے اور درودِ پاک پڑھا جاتا ہے تو حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ان کا پیر کس شان کا ہے؟ جس شان کا ان کا پیر ہے اس شان کے ان کے ارادت مند ہیں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہماری محافل میں جب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے ہیں تو ان کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

اسے آگے آنے دو:

ایک مرتبہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ حاجی غلام نبی گوان کی بیٹی کی رخصتی کے متعلق ہدایات دینے کے بعد سوہا بازار چلے گئے اور وہاں سے لنگر کے لئے کچھ دالیں خریدیں اور پھر کسیرے بازار جا کر کچھ برتن خریدے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تمام خریداری کے دوران کسی سے گفتگو نہ کی حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند وہاں بڑی تعداد میں رہتے تھے۔ حاجی فضل الٰہی جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے وہ حیران تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سے کوئی گفتگو نہ کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ لوہاری بازار کی ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مسجد ارادت مندوں سے بھر گئی اور گلیوں میں بھی ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ حاجی فضل الٰہی کہتے ہیں کہ اس دھکم پیل میں میں پیچھے رہ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب نظر فرمائی اور مسکرا کر فرمایا کہ اسے آگے آنے دو۔

بڑی مدت سے ملاقات کی خواہش تھی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانی اور دلی لگاؤ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانی پت ان کے مزار پر بھی حاضر ہوتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہمراہ حاجی شیخ کریم بخش کو لے کر پانی پت گئے اور

Marfat.com

حضرت غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر فاتحہ کے بعد باہر نکلے تو حاجی شیخ کریم بخش سے فرمایا کہ آؤ یہاں کہ سجادہ نشین سے بھی ملاقات کرلیں۔ جب سجادہ نشین کے متعلق دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ کے لئے کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی شیخ کریم بخش سے فرمایا کہ آؤ مسجد میں چل کر کچھ دیر آرام کرلیں۔ مسجد میں کچھ دیر آرام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی شیخ کریم بخش سے فرمایا کہ جاؤ دیکھو سجادہ نشین آ گئے ہوں گے۔ حاجی شیخ کریم بخش کہنے لگے کہ حضور! وہ تو دو ماہ کے لئے کہیں گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم جا کر دیکھو تو سہی۔ حاجی شیخ کریم بخش گئے اور آ کر بتایا کہ حضور! وہ واپس آ چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ چلو آؤ ان سے مل لیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سے ملنے گئے تو وہ پلنگ پر بیٹھے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس زمین پر دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت لی اور نذر کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے۔ وہاں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کرنال چلے گئے جب کرنال اسٹیشن پر پہنچے تو ایک بزرگ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آئے اور سلام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ آپ مولانا سراج الحق ہیں۔ مولانا نے جواباً فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پھر یہ کہتے ہوئے دونوں حضرات ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے۔ پھر کچھ دیر تک دونوں کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور پھر جب دونوں حضرات رخصت ہونے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا صاحب! بڑے بزرگ ہیں۔ مولانا صاحب کہنے لگے کہ مجھے بھی میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے مل کر روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے اور بڑی مدت سے ملاقات کی خواہش تھی جو آج پوری ہوئی۔

وہ تو کچھ اچھا آدمی ہوگا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ملتان تشریف لے گئے وہاں ایک آدمی نے عرض کی کہ حضور! نزدیک ایک مسجد میں ایک مولانا ہیں جو نہایت قابل آدمی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کچھ ارادت مندوں کے ہمراہ ان مولانا سے ملاقات کے لئے

Marfat.com

تشریف لے گئے اور واپسی پر فرمایا کہ جو چیز میں ڈھونڈ رہا تھا وہ نہیں ملی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا گیا کہ ان مولانا کا ایک بھائی ہے جو مست ہے اور قریبی جنگل میں رہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو کچھ اچھا آدمی ہوگا۔ یہ کہہ کر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے نکلنے لگے تو دیکھا کہ وہ مست سامنے کھڑا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہیں بیٹھ گئے اور مست بھی سامنے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ایسا معلوم ہوا کہ مست کے کپڑوں میں سے دھواں نکل رہا ہے وہ مست اٹھ کر باہر نکل آیا اور متلی کر دی اور پھر چیخ مار کر جنگل کی جانب دوڑ لگا دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی جانب روانہ ہوئے۔ جب مزارِ پاک پر پہنچے تو جوتیاں باہر اتاریں اور مزارِ پاک کے احاطہ میں داخل ہوئے۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک سے بھاگ کر باہر نکلے اور جوتیاں پہن کر واپس لوٹ آئے۔ ارادت مند جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انہیں اس وقت کچھ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ رات ہوئی تو عرض کی کہ حضور! ہم اتنی دور سے آئے لیکن ہمیں حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر کچھ دیر بیٹھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا کہ کیا اندر مزار ہیں؟ مجھے تو ایسا لگا کہ جیسے سفید چادریں اوڑھے کچھ لوگ آرام فرما رہے ہیں اور جب میں اندر پہنچا تو سب اٹھ کر مجھ سے گلے ملنے لگے اور میں یہ کہہ کر دوڑ پڑا کہ گھر آنے پر سب ہی گلے ملتے ہیں۔

یہ تمہارے لئے وبال ہوگا:

محمد عمر صاحب فرماتے ہیں کہ شرقپور شریف میں زمیندارہ بینک کی ایک شاخ قائم ہوئی تو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے متعلق خبر ہوئی۔ ذیلدار حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ مسلمانوں نے بھی سود کھانا شروع کر دیا ہے اللہ عزوجل تمہیں رسوا کرے گا اور تم کتے کی طرح بھونکو گے۔ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہو یہ تمہارے لئے وبال ہوگا۔ بینک قائم ہو گیا مگر ذیلدار اور اس بینک کے دیگر ملازمین پر وہ وقت آ گیا کہ انہیں ہتھکڑیاں لگ گئیں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل

Marfat.com

زمیندارہ بینک ملک نون' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ساتھ ذیلدار بھی تھا۔ ذیلدار رونے لگا اور کہنے لگا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ سفارش کریں گے تو میری خلاصی ہو جائے گی۔ ایک تو قرضہ بھی بہت زیادہ ہے اور دوسرا غبن کا بھی الزام لگا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اللہ عزوجل اسے پورا فرماتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے بینک قائم کرتے وقت یہ نہ کہا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کر یہ تیرے لئے وبال ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بہت خوش تھے کیونکہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی مخالفت کی تھی وہ اس وقت رسوا ہو گئے تھے۔

گاؤں کی اکثریت صوم وصلوٰۃ کی پابند ہوگئی:

شاہدرہ کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک نوجوان رہتا تھا جو بدمعاش تھا اور تمام اہل علاقہ اس سے تنگ تھے۔ ایک دن وہ نوجوان شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے نام دریافت کیا۔ وہ نوجوان کہنے لگا کہ میرا نام "علیا" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم علیا نہیں مولوی علی محمد ہو۔ وہ نوجوان جب شرقپور شریف سے واپس لوٹا تو اس کی کیفیت بدل چکی تھی اور وہ مست ہو چکا تھا۔ وہ کسی کے پاس نہ بیٹھتا تھا اور نہ ہی کسی سے کوئی بات کرتا تھا۔ اس نے ایک مداری سے بندریا لے لی تھی اور اسے کاندھے پر بٹھائے پھرتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں نے اسے دریا کے کنارے بیٹھا دیکھا اور وہ مٹی کا پیالہ پانی سے بھر بھر کر باہر پھینک رہا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگا کہ میں دریا کا پانی نکال کر اسے خشک کر رہا ہوں۔ لوگوں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا اور اسے لے کر ان کے پاس آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے گاؤں واپس جاؤ اور نماز پڑھا کرو اور دوسروں کو بھی نماز پڑھایا کرو۔ وہ نوجوان علی محمد نماز کا پابند ہو گیا اور لوگوں کو بھی نماز کے وقت ہانکنا شروع ہو گیا۔ جو نماز پڑھنے نہیں جاتا تھا اسے سختی سے مسجد میں لے کر جانے لگا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ پھر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اس

Marfat.com

کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ تم مسجد میں بیٹھ کر نماز کی جماعت کرواؤ اور لوگوں کو نصیحت کے ذریعے نماز کی پابندی کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق علی محمد مسجد میں بیٹھ گیا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا۔ سارا گاؤں اس کے فیض سے سیراب ہونے لگا اور گاؤں کی اکثریت صوم و صلوٰۃ کی پابند ہوگئی۔

ایہہ کی کہندی اے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبرستان دہراں جہاں اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ہے کے پاس سے گزرے تو وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر چراغ دین میراثی پر پڑی جو کہ شہاب دین کا بھائی تھا جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیدھا چراغ دین کی جانب بڑھے۔ اس نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ کہنے لگا کہ حضور! محمود کوٹ سے آ رہا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کاندھے پر تھیلے میں لپٹی سارنگی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ حضور! ہمارا پیشہ ہے اسی کے ذریعے ہم کماتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ تو سہی۔ اس نے سارنگی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑا دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سارنگی کو چھیڑا تو اس میں سے "چیں" کی آواز نکلی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دیکھو! ایہہ کی کہندی اے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ چراغ دین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اٹھایا اور دو روپے دے کر رخصت کر دیا۔ چراغ دین کی حالت اب بدل چکی تھی اور اس نے گانا بجانا چھوڑ دیا اور داڑھی رکھ لی اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہوگیا۔

تو نے بچے جنے اور مجھے دکھائے ہی نہیں:

ایک مرتبہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلے تو گلی میں ایک کتیا کو دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتیا سے فرمایا کہ تو نے بچے جنے اور مجھے دکھائے ہی نہیں۔ وہ کتیا فوراً بھاگی ہوئی گئی اور اپنے بچے منہ میں دبائے واپس لوٹ آئی اور آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے آگے رکھ دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بچوں کو پیار کیا اور فرمایا کہ اب انہیں واپس لے جاؤ۔

منبع فیوضات بن گئے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں قادر بخش نامی ایک ڈاکو کی شہرت ہر جانب تھی۔ اس کے تین ساتھی اور بھی تھے اور یہ چار ڈاکوؤں کا گروہ تھا۔ ان ڈاکوؤں کے درمیان اکثر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات موضوعِ بحث بنی رہتی تھی کہ ان کے پاس نجانے کتنی دولت ہے کہ سینکڑوں مہمان روزانہ کھانا کھاتے ہیں اور وہ غرباء و مساکین میں بھی بے شمار دولت تقسیم کرتے ہیں۔ ایک دن ان ڈاکوؤں کے درمیان فیصلہ ہوا کہ قادر بخش جائے اور وہ جا کر اس خزانے کا کھوج لگائے جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ قادر بخش ایک مہمان کی حیثیت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آنے والے مہمانوں کے پاس خود تشریف لے جاتے اور ان سے خیر خیریت دریافت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسب عادت قادر بخش کے پاس آئے اور پیار سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو اور تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں ارائیاں ضلع لاہور سے آیا ہوں اور میرا نام قادر بخش ہے۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ جوڑے اور آسمان کی جانب اٹھاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: یا قادر! بخش، یا قادر! بخش، یا قادر! بخش۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دستر خوان بچھا کر کھانا رکھا اور قادر بخش کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا کہ اچھی طرح کھانا کام تو تمہارا شاید ممکن نہ ہو۔ قادر بخش طویل قامت اور صحت مند شخص تھا اور ایک وقت میں کئی روٹیاں کھا جاتا تھا وہ آٹھ دن تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر مقیم رہا اور اس بات کا کھوج لگاتا رہا کہ کہیں سے خزانے کا کوئی سراغ مل جائے۔ آٹھ دن کی مسلسل کوشش کے بعد وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر رخصت ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ چپاتیوں میں سالن ڈال کر اسے باندھ دیں اور اسے رخصت کرنے کے لئے خود شہر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ قادر بخش! ذرا

Marfat.com

دھیان سے جانا۔ قادر بخش شرقپور شریف کی حدود سے باہر نکلا اور شرقپور شریف سے دو میل دور نہر کے پاس جب پہنچا تو اس کی زبان سے ذکر جاری ہو گیا اور اس پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ چوبیس گھنٹے اسی طرح بے ہوش رہنے کے بعد جب ہوش آیا تو جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا اور ان میں سے خون نکل رہا تھا' کپڑے پھٹ چکے تھے اور جسم برہنہ تھا اس نے اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو ڈھانپا اور شرقپور شریف کی جانب واپس چل پڑا۔ جب نیم بے ہوشی کی حالت میں شرقپور شریف پہنچا تو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ گلی کے باہر اسی کے منتظر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ تم تو بہادر اور نڈر تھے میں نے تم سے کہا تھا کہ ذرا دھیان سے جانا تم تو تھوڑا بھی برداشت نہ کر سکے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے اندر لے گئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے دیئے اور فرمایا کہ قادر بخش تو پہلے ڈاکو تھا اب تو میاں قادر بخش ہے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رخصت کرنے کا ارادہ کیا تو وہ رونا شروع ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہتا جاتا کہ حضور! اب میں جانے کے قابل نہیں رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے توبہ کروائی اور ذکر کی نصیحت کرتے ہوئے واپس بھیج دیا۔

میاں قادر بخش جب اپنے گاؤں واپس پہنچے تو ان کے ساتھیوں نے خزانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ نے روتے ہوئے کہا کہ وہاں سے آنے کے بعد اب میں تمہارے قابل نہیں رہا۔ پھر کچھ ہی دنوں میں میاں قادر بخش کے ساتھیوں نے بھی چوری سے توبہ کر لی۔ اب قادر بخش' حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق میاں قادر بخش تھا اور سارے علاقے میں اسی نام سے جانا جاتا تھا۔ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو گیا تھا اور لوگ اس کے تبلیغی بیان کو سن کر اور اس کے کردار کو دیکھ کر متاثر ہوتے تھے۔

میاں قادر بخش تہجد کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور لوگوں کی ایک کثیر جماعت ان کے ہمراہ ہوتی تھی۔ آپ اکثر و بیشتر شرقپور شریف میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! میرے لائق کیا کام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قادر بخش! تم اب دوادارو کیا کرو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سن کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پریشان ہو گئے کہ میں تو اَن پڑھ جاہل ہوں میں حکمت جانتا نہیں تو دوا کیسے دوں گا؟ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میاں قادر بخش نے ایک مرتبہ پھر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! میرے لائق کیا کام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ فرمایا کہ تم اب دوادارو کیا کرو۔

میاں قادر بخش اس وقت اسے سمجھ نہ سکے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے گاؤں کے ایک پنساری کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک زمیندار سکھ آیا۔ اس کے آتے ہی میاں قادر بخش نے کہا کہ تمہاری بیوی ایک عرصہ سے تپ دق کی مریضہ ہے تم نے اس کا بہتیرا علاج کیا اب میں تمہیں اس کا علاج بتاتا ہوں۔ سکھ یہ سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ تم حکیم تو نہیں ہو۔ میاں قادر بخش کہنے لگے کہ میں اس کا علاج کرتا ہوں اور اس کے علاج کے عوض تم سے ایک اعلیٰ نسل کی گھوڑی' ایک عمدہ بھینس اور ایک سو روپیہ لوں گا۔ سکھ زمیندار کہنے لگا کہ اگر وہ تندرست ہوگئی تو مجھے یہ معاوضہ منظور ہے۔ میاں قادر بخش جس پنساری کی دوکان پر بیٹھے تھے وہ ایک ہندو کی تھی۔ انہوں نے ہندو سے کہا کہ لالہ! نسخہ لکھو اور پھر آپ نے معمولی چیزیں اس ہندو کو بتائیں۔ ہندو اور سکھ آپ کا نسخہ سن کر ہنس پڑے اور مذاق اڑانے لگے۔ میاں قادر بخش نے اس سکھ سے کہا کہ تم نے کتنے قیمتی علاج کئے اب یہ معمولی نسخہ بھی آزما کر دیکھو اس سے تمہاری بیوی نہیں مرتی اور تم تین دن میں دیکھو گے کہ اسے شفاء ہوگئی۔ سکھ نے وہ نسخہ لے لیا اور اپنی بیوی کو دوائی دی۔ اس کی بیوی ایک ماہ میں تندرست ہوگئی اور میاں قادر بخش کے پاس ہاتھ جوڑتے ہوئے حاضر ہوئی اور علاج کا معاوضہ ایک گھوڑی' ایک بھینس اور ایک سو روپیہ دیا۔

اس واقعہ کے بعد میاں قادر بخش ایک حکیم کی حیثیت سے مشہور ہو گئے اور ان کے گھر ہر وقت مریضوں کا ہجوم جمع رہنے لگا۔ ایک مرتبہ میاں قادر بخش ایک گاؤں ''ستوکی''

Marfat.com

گئے جب وہاں جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں گئے تو وہاں وہابی لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے جو عبدالستار کی کتاب پڑھ رہے تھے۔ میاں قادر بخش کی عزت تمام مسالک کے لوگ کرتے تھے آپ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں کچھ سناؤں۔ وہ وہابی کہنے لگے کہ میاں جی! ضرور سنائیں۔ آپ نے سوز بھری آواز میں کہا: نہیں ہیگا اے سارے جہاں اندر میرے پیر ورگا۔ آپ کے یہ الفاظ جادو کی طرح ان کے دلوں پر اثر کر گئے اور ان پر رقت طاری ہوگئی وہ جو علمی کتابوں سے حاصل نہ کر سکے وہ اس ایک شعر سے حاصل کر گے۔ میاں قادر بخش، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کی بدولت منبع فیوضات بن گئے اور ایک دنیا ان سے فیض حاصل کرتی ہے۔ میاں قادر بخش اکثر و بیشتر شرقپور شریف حاضر ہوتے اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ان پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔

اڑتا ہے تو اڑ جائے:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص ضلع شاہ پور کا رہائشی اکثر و بیشتر حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن اس شخص نے کسی سے کہہ دیا کہ وہ رات کو اڑتا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی بات کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا اڑتا ہے تو اڑ جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ اس کی حالت غیر ہوگئی اور طبیعت میں بے چینی پیدا ہوگئی۔ وہ شخص اپنی جمع پونجی کھو بیٹھا اور کورا ہوگیا۔ جب اس نے اپنی یہ کیفیت دیکھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی جانب کچھ توجہ نہ کی۔ ایک سال تک وہ یونہی آتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی جانب متوجہ نہ ہوئے۔ ایک سال بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ تمہیں سب کچھ بغیر محنت کے مل گیا تھا مگر تم نے اس کی قدر نہ کی اور ضائع کر دیا۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور! مجھ پر توجہ فرمائیں اب میں محنت کروں گا۔ پھر اس شخص نے واپس شاہ پور جا کر عیدگاہ میں ڈیرہ لگالیا۔ گھر والے اس کا کھانا وہیں پہنچا دیتے۔ ایک سال کے مراقبہ کے بعد اس کی ریڑھ کی ہڈی گردن کی جانب سے تین انچ باہر نکل آئی۔ ایک سال بعد وہ دوبارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی محنت سے خوش ہوئے۔اس نے عرض کی کہ حضور! میں نے اپنا کام کر دیا اب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا کام کر دیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اگلے دن سحری کے وقت بلایا اور توجہ فرمائی جس سے اس کے دل کے آگے سے گوشت کا ٹکڑا ختم ہو گیا اور سامنے دل نظر آنے لگا۔اس کے دل کی کایا پلٹ گئی اور وہ اپنے گاؤں واپس لوٹ آیا۔اب ہر وقت اس پر استغراقی کیفیت طاری رہتی تھی اور ایک دنیا اس سے فیض حاصل کرنے آتی تھی۔

وجدانی کیفیت طاری رہتی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے آغا سکندر شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ کہا کہ حضرت! میرا بڑا بیٹا تصوف کی جانب رجحان نہیں رکھتا آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے ایسا بیٹا عطا فرمائے جس کا رجحان تصوف کی جانب ہو۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب آغا سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور فرمایا کہ آپ بھی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہیں آپ خود دعا کیوں نہیں کرتے۔آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلے تو خاموش رہے پھر اپنا اصرار جاری رکھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اللہ عزوجل نے آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بیٹا عطا فرمایا۔جب وہ بیٹا پانچ برس کا ہوا تو اسے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو پیار کیا اور اس کی جانب توجہ فرمائی۔آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ حضرت! یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بیٹا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے وہ بیٹا ولی کامل ہوا اور آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد وہی سجادہ نشین مقرر ہوا۔وہ بچہ ہر وقت مست و بے ہود رہتا تھا اور اس پر وجدانی کیفیت طاری رہتی تھی۔

لکڑی کاٹ لو:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں کوٹلہ شریف میں مسجد تعمیر فرما رہے تھے تو وہیں قیام پذیر رہے۔دس پندرہ روز بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف واپس آتے اور پھر کچھ دن قیام کے بعد واپس لوٹ جاتے تھے۔مسجد کے ساتھ جب حجرہ کی تعمیر

Marfat.com

شروع ہوئی تو چھت کے لئے لکڑی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب لکڑی کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مطلوبہ لکڑی یہاں کہیں نہیں مل سکتی ماسوائے ایک جنگل کے جہاں ایک مزار ہے اور جب کوئی اس جنگل سے لکڑی کاٹتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی نقصان ہو جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ صاحب مزار کی جانب سے اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چلو ہم بھی وہیں چلتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اس مزار پر پہنچے تو کچھ دیر تک خاموش کھڑے رہے پھر فرمایا کہ لکڑی کاٹ لو۔ مزدور ڈرے کہ کہیں انہیں کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں نے صاحب مزار سے اجازت لے لی تمہیں جتنی لکڑی کی ضرورت ہے تم اتنی کاٹ لو۔ چنانچہ وہاں سے مطلوبہ مقدار میں لکڑی کاٹ لی گئی اور وہ لکڑی آج بھی اس حجرہ کی چھت میں لگی ہوئی ہے۔

پستیوں سے اٹھا کر بلندیوں پر پہنچا دیا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چچا میاں حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس طلباء کی ایک کثیر تعداد قرآن مجید کی تعلیم کے لئے حاضر ہوتی تھی۔ ان طلباء میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو حصولِ علم کے لئے مسجد میں ہی مقیم تھے۔ ایک دن ایک طالب علم جو کہ مسجد میں ہی مقیم تھا کسی کے گھر سے روٹیاں لے کر آ رہا تھا کہ اس کی ملاقات آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی حالت دیکھی تو فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تو شہر میں اجرت پر کام کرتا اور تعلیم بھی حاصل کرتا۔ اس طالب علم نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو وہ مسجد پہنچ کر میاں حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر لاہور چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس طالب علم کی ملاقات سنہری مسجد لاہور کے نزدیک حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کیوں بھئی اس طرح علم کا حصول بہتر ہے یا ویسے بہتر تھا؟ وہ کہنے لگا کہ حضور! اس طرح بہتر ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پستیوں سے اٹھا کر بلندیوں پر پہنچا دیا ہے۔ پھر اس نے ایک روپیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی حق نہیں شاید یہ تمہارے ہی کچھ کام آئے۔ اس نے منت کی تو آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے وہ ایک روپیہ رکھ لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ وہ ایک روپیہ اس کی خالص حلال کی کمائی میں سے تھا۔

دلی کیفیت سے آگاہی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب بھی کوئی عالم دین یا مولانا صاحب ملاقات کے لئے آتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی بڑی عزت کرتے اور نماز کے وقت انہی سے جماعت کرواتے تھے۔ ایک دن عصر کے نزدیک ایک مولانا صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ عصر کی امامت انہی کے سپرد کی اور جب وہ مولانا نماز پڑھا چکے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں ایک جانب لے گئے اور فرمایا کہ مولانا! بھینس تو گھر جا کر بھی دوہی جا سکتی تھی کیا اسے التحیات میں دوہنا ضروری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر مولانا شرمندہ ہو گئے اور آئندہ نماز میں اپنی توجہ مرکوز رکھنے کا عہد کیا۔

نابینا بینا ہو گیا:

اوکاڑہ کا رہائشی ایک نابینا شخص، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے کی آرزو رکھتا تھا مگر اس زمانے میں چونکہ ذرائع آمدورفت آسان نہ تھے اس لئے اس کے لئے سفر دشوار تھا۔ ایک مرتبہ وہ اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر تانگوں اور دیگر سواریوں پر سفر کرتا ہوا اور مختلف ذرائع کے ذریعے شرقپور شریف پہنچا۔ جب وہ شہر کے نزدیک پہنچا تو شہر کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ اس نے شہر کے باہر بیرون ملکانہ گیٹ مولوی محمد شفیع کی مسجد میں قیام کیا اور رات وہیں بسر کی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر اس مسجد میں تہجد کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس رات بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس مسجد میں تہجد کی نماز کے لئے تشریف لائے اور تہجد کی نماز کے بعد وظائف میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دی کہ کوئی شخص مسجد میں موجود ہے تو فجر کی نماز کے لئے اذان دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پکار پر کوئی جواب نہ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ پکارا تو تب بھی کوئی جواب نہ

Marfat.com

آیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تیسری مرتبہ پکارا تو نابینا شخص بولا کہ حضرت! اس وقت مسجد میں اور کوئی معلوم نہیں ہوتا میں نابینا ہوں اور یہاں موجود ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا تم باہر جا کر دیکھ لو۔ وہ نابینا شخص اٹھا اور باہر نکلا تو اس کی بینائی لوٹ چکی تھی۔ اس نے آسمان پر ستارے جھلملاتے دیکھے' فجر کی اذان کا وقت ہو رہا تھا وہ شخص اندر آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی شیر ربانی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو اٹھایا اور کھانے کی کچھ چیزیں جو پاس موجود تھیں وہ اسے دیں اور واپسی کا کرایہ دے کر رخصت کیا اور فرمایا کہ تم اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرو گے۔

تصرف کرتے اور اسے بندہ بنا دیتے:

حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر ضروریات اور زائرین کے پیش نظر عمارت کی تعمیر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آغا سکندر شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو جب علم ہوا تو انہوں نے ایک صاحب حیثیت پر تصرف فرمایا اس شخص نے ساری عمارت خود بنوادی۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آغا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عمارت کی تعمیر کے لئے تصرف کی کیا ضرورت پیش آگئی وہ یہی تصرف کسی انسان پر کرتے اور اسے بندہ بنا دیتے۔

کمر ٹھیک ہو گئی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی کہ حضور! دعا کیجئے اللہ عزوجل میرے لئے کوئی سبب پیدا کر دے تاکہ میں اپنی بیٹی کی شادی کر سکوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کرم فرمائے گا تم غریب آدمی ہو اور اسی کے اندر رہ کر کام کرنا اور کسی سے قرض نہ لینا کیونکہ قرض اٹھانے والے کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ آدمی چلا گیا جب وہ بیٹی کی شادی کرنے لگا تو اس کی بیوی کہنے لگی کہ ہماری جمع پونجی تھوڑی ہے کہیں سے تھوڑا سا قرض لے لو۔ اس شخص نے بیوی سے کہا کہ مجھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرض لینے سے منع فرمایا ہے۔ بیوی کہنے لگی کہ اگر ہم قرض نہیں لیں گے تو برادری میں

Marfat.com

کوئی عزت نہ رہے گی۔ جب بیوی نے اصرار کیا تو اس نے کچھ قرض لے لیا اور بیٹی کی شادی کر دی۔ جب بیٹی رخصت ہو کر گئی اور وہ شخص سونے کے لئے لیٹا تو کڑاک کی آواز کے ساتھ اس کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بے شمار حکیموں اور معالجوں کو دکھایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن اسے خیال آیا کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ قرض لینے والے کی کمر ٹوٹ جاتی ہے ہو سکتا ہے میری کمر بھی اسی وجہ سے ٹوٹی ہو۔ وہ شخص اگلے روز میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور! میری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ قرض لینے سے کمر ٹوٹ جاتی ہے تم قرض ادا کر دو اللہ اپنا فضل کر دے گا۔ اس شخص نے قرض ادا کر دیا تو کڑاک کی ایک آواز آئی اور اس کی کمر ٹھیک ہو گئی۔

تعلق کے بغیر کوئی بات نہیں بنتی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند حافظ عبداللہ تھے جو شرقپور شریف کے نزدیک ایک گاؤں برج اتاری میں رہتے تھے۔ حافظ صاحب اکثر و بیشتر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مکان شریف بھی جاتے تھے۔ حافظ صاحب کا دل حاجی شاہ حسن رحمۃ اللہ علیہ المعروف بھورے والی سرکار کے مزار پر بڑا لگتا تھا اور وہ کئی کئی گھنٹے وہاں بیٹھے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حافظ صاحب' میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مکان شریف گئے تو راستے میں کہنے لگے کہ میں کچھ دیر بھورے شریف رہوں گا اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد بھورے شریف چلے گئے۔ آدھی رات کو حافظ عبداللہ لرزتا ہوا دوڑ لگاتا میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ موجود ارادت مندوں نے اس سے ڈرنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ میں نے ایک ناگ کو پھن لہرائے دیکھا ہے جو میری جانب بڑھ رہا تھا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب علم ہوا تو فرمایا کہ اگر تم نے رات وہاں رکنا تھا تو مجھ سے اجازت لے کر جاتے آج رات تم وہاں بسر کرو۔ حافظ عبداللہ نے اس رات بھورے والا قیام کیا اور اس رات انہیں وہاں سے بے شمار فیض حاصل ہوا کہ تعلق کے بغیر

Marfat.com

کوئی بات نہیں بنتی۔

ولی کو تو ولی ہی پہچان سکتا ہے:

حاجی فضل الٰہی مونگہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں قصور میں تھا سردیوں کے دنوں میں ایک مرتبہ میرا دل چاہا کہ میں حضرت عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوں۔ جب میں ان کے مزار پر گیا تو دل کو سکون ملا اور غنودگی طاری ہوگئی۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ کوئی مجھے جگا رہا ہے۔ جب آنکھیں کھولیں تو ایک پرنور چہرہ دیکھا جن کی خوبصورت سفید ریش تھی اور کہیں کہیں سیاہ بال بھی نظر آرہے تھے۔ انہوں نے مجھے زور سے بھینچا تو میرے بدن میں آگ لگ گئی۔ پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا اور میں تحصیل دفاتر سے ملحقہ تالاب کے نزدیک چلا گیا اور تالاب میں چھلانگ لگا دی۔ وہاں پر ایک شخص مچھلی کے لئے کانٹا لگائے بیٹھا تھا اس نے مجھے تالاب سے نکالا۔ رات اسی کیفیت میں بسر ہوئی جب صبح اوسال بحال ہوئے تو میں حضرت عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوا اور دیکھا کہ میری پگڑی وہیں موجود ہے۔ کچھ دنوں بعد میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے دیکھ کر ہنسے اور فرمانے لگے کہ تم تو گھبرا ہی گئے وہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے۔ میں نے سنا تو دل میں کہا کہ ولی کو تو ولی ہی پہچان سکتا ہے۔

مارا تو اسے اللہ نے ہے:

حاجی فضل احمد اپنی تصنیف حدیث دلبراں میں بیان کرتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ انہیں جب بھی کسی بزرگ کے متعلق علم ہوتا تو وہ سفر کرتے ہوئے ان سے ملاقات کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں خبر ہوئی کہ لاہور کے پاگل خانے میں ایک بزرگ موجود ہیں جو دنیا کی نظروں سے اوجھل اللہ کی یاد میں مشغول ہیں۔ والد صاحب پاگل خانے چلے گئے مگر ان بزرگ کا سراغ نہ لگا سکے۔ بالآخر انہوں نے پاگل خانے کے ایک ٹھیکیدار کے ذریعے ان بزرگ کو ڈھونڈ نکالا۔ بڑی مشکل سے ان بزرگ سے ملاقات کی اجازت ملی اور پاگل خانے کا ایک سپاہی ان

Marfat.com

بزرگ کو لے کر باہر آیا۔ پاگل خانے کا سپرنٹنڈنٹ جو کہ اس وقت معائنہ کے لئے جا رہا تھا اس نے جب ان بزرگ کو دیکھا تو ہیٹ اتار کر سلام کیا۔ ان بزرگ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور سلام کا جواب نہ دیا بلکہ بلغم اس سپرنٹنڈنٹ پر تھوک دیا۔ سپرنٹنڈنٹ نے ان بزرگ کی بات کا برا نہ مانا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان کے متعلق جانتا تھا۔ والد صاحب نے ان بزرگ سے مصافحہ کیا تو انہوں نے مصافحہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ راضی اور بخیریت ہیں؟ یہ کہہ کر انہوں نے منہ دوسری جانب کر لیا اور پاگلوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ والد بزرگوار کے ہمراہ دو شخص اور تھے ان کے متعلق وہ بزرگ کہنے لگے کہ ایک شخص سورۂ اخلاص ۱۰۱ مرتبہ پڑھے اور دوسرا شخص کلمہ شریف ۳۰۰ مرتبہ پڑھا کرے اور تم ''محمد الارسول'' پڑھا کرو۔ پھر جب والد بزرگوار لوٹنے لگے تو ان بزرگ نے کہا کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میرا سلام کہنا اور ان سے کتاب لے کر مجھے دے جانا۔ والد صاحب حیران ہوئے کہ کون سی کتاب انہیں دینی ہے کیونکہ انہوں نے کتاب کا کوئی نام نہیں بتایا تھا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ وہ کتاب پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور اب ان سے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ملی ہے۔

کچھ دنوں بعد والد بزرگوار شرقپور شریف شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر کے باہر کسی شخص سے گفتگو میں مصروف تھے والد بزرگوار سلام کر کے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کی جانب رخ کئے بغیر اس شخص سے فرمایا کہ لوگ بے وقوف ہیں جو ایسے ہی پاگل خانے میں لوگوں کے پیچھے دوڑتے رہتے ہیں۔ والد بزرگوار نے جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو عرض کی کہ حضور! وہ کتاب جو مانگ رہے تھے وہ دے دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سی کتاب مانگتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی شخص سے گفتگو میں مصروف ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد والد بزرگوار دوبارہ ان بزرگ سے ملنے پاگل خانے گئے تو وہاں

Marfat.com

سے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ چورہ شریف سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا نام نور شاہ ہے اور ان کو چورہ شریف سے پکڑ کر ہی یہاں لایا گیا ہے۔ ان کے بے شمار مرید ہیں مگر آپ اپنے مریدوں کو چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے گئے اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ جب مرید وہاں آنے لگے تو انہوں نے ان مریدوں کو وہاں آنے سے منع کر دیا۔ ایک مرید نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور نور شاہ نے اس مرید سے بھی کہا کہ وہ ان کے پاس نہ آئے مگر وہ مرید اپنی بات پر قائم رہا۔ ایک دن شاہ صاحب نے اس سے کہا کہ تم اب ادھر آئے تو میں تمہیں مار دوں گا۔ وہ مرید پھر بھی نہ ٹلا اور ایک دن پھر ملنے چلا آیا۔ آپ نے چھری پکڑی اور اسے نیچے گرا کر ذبح کر دیا۔ پولیس کو اطلاع ملی تو انہوں نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ عدالت میں مقدمہ چلا اور جب آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے کہا کہ مارا تو اسے اللہ نے ہے چھری میں نے چلائی ہے۔ عدالت نے جب آپ کا یہی بیان دیکھا تو فیصلہ سنایا کہ اس شخص کا دماغ درست نہیں ہے اور پھر انہیں پاگل خانے بھیج دیا گیا۔ پھر جب والد بزرگوار کی ملاقات ان بزرگ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کتاب مجھے رات کو ہی مل گئی تھی اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وہ کتاب رات کو ہی بھیج دی تھی۔

تم تو ہمارے اپنے ہی ہو:

شرقپور شریف کے نزدیک ایک گاؤں ''ڈھانا'' ہے وہاں ایک شخص محمد معصوم نام کا رہتا تھا جو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا اور اس کا باپ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت تھا۔ محمد معصوم لاہور میں ایک اینٹوں کے بھٹہ پر ملازم تھا۔

ایک مرتبہ محمد معصوم کو دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کی وجہ سے اس کا دل اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی زیارت کے لئے مچلتا رہتا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ دہلی میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں۔ اس نے ان کا پتہ معلوم کیا اور ان کی زیارت کے لئے حاضر ہو گیا۔ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ جب مجلس

Marfat.com

میں تشریف لاتے تو ملاقاتیوں کی درخواستیں پیش کی جاتیں۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی درخواست پر خاموشی اختیار کرتے تو ملاقاتی کو ملاقات کی اجازت مل جاتی اگر انکار فرما دیتے تو پھر تو ملاقات کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ محمد معصوم نے بھی اپنی درخواست پیش کی مگر ملاقات کی اجازت نہ ملی۔

دہلی سے واپسی کے بعد محمد معصوم شرقپور شریف حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر پوچھا کہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ محمد معصوم کہنے لگا کہ حضور! ایک کام کے سلسلہ میں دہلی جانا ہوا وہاں شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سنا تو ان سے ملاقات کے لئے گیا مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ پھر اس نے سارا واقعہ گوش گزار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب دہلی جاؤ تو ان کی خدمت میں ضرور جانا۔ محمد معصوم جب واپس لاہور پہنچا تو حالات کچھ ایسے ہوئے کہ اسے دوبارہ دہلی جانا پڑا۔ جب ٹرین دہلی کے اسٹیشن پر رکی تو اس نے ایک پٹھان کو اپنے نام کی صدا لگاتے دیکھا۔ محمد معصوم نے اس پٹھان سے دریافت کیا کہ تم کیوں صدا لگا رہے ہو تو وہ پٹھان کہنے لگا کہ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں اسے لینے بھیجا ہے۔ محمد معصوم نے کہا کہ وہ تو میں ہی ہوں جس کو تم پکار رہے ہو۔ پھر محمد معصوم اس پٹھان کے ہمراہ کار میں بیٹھ کر شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے۔ جب شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ میاں! تم تو ناراض ہو گئے تم تو ہمارے اپنے ہی ہو۔ پھر محمد معصوم کافی دنوں تک وہاں دہلی میں مقیم رہا اور شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا مہمان رہا۔ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کھانے کی سعادت حاصل کی اور ان کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ جب لاہور واپس جانے لگا تو شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے خود آگے بڑھ کر رخصت کیا۔

کچھ عرصہ بعد شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور بیرسٹر عبدالعزیز کے مکان پر رہائش پذیر ہوئے۔ ایک روز شالامار باغ تشریف لے گئے تو راستہ میں باغبانپورہ سے گزرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں ایک آدمی محمد معصوم اینٹوں کے بھٹہ پر ملازم ہے اسے تو بلالاؤ۔ چنانچہ محمد معصوم کو بلایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محمد معصوم! کیا تم اپنے پیرومرشد کو

Marfat.com

یہاں لا سکتے ہو میں کمزور ہوں ورنہ میں خود ان سے ملنے چلا جاتا۔ پھر شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے محمد معصوم کو ٹانگہ دیا کہ تم اپنے پیر ومرشد کو اس میں بٹھا کر لے آنا۔ محمد معصوم اس ٹانگہ پر سوار ہو کر شرقپور شریف پہنچا اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جانے کی حامی بھر لی اور بیرسٹر عبدالعزیز کے مکان پر دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی۔ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا اور اپنے مریدوں اور خلفاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں میرے پاس رہتے ہوئے چالیس برس بیت گئے ایک یہ ہے جس نے مجھے آتے ہی لوٹ لیا ہے۔ پھر جب دونوں کامل ولی مل کر بیٹھے تو محفل میں نور کی بارش ہونے لگی۔ حاضرین بھی اس محفل سے فیض یاب ہوئے۔ جب دونوں حضرات کی ملاقات ختم ہوئی اور شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر بالا خانے میں جانے لگے تو پاؤں میں درد کی وجہ سے آسانی سے نہ چڑھ سکے۔ مستری کرم دین اور حاجی فضل الٰہی جو کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انہوں نے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا تو شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تو کوئی فرشتے ہیں۔

یہ تو نور کی روٹیاں ہیں:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف عرس مبارک میں شمولیت کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ماسٹر غلام محمد کو بلایا اور انہیں کہا کہ دو غلاف بنانے ہیں اور ان پر کچھ سلمہ کا کام بھی ہونا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ماسٹر غلام محمد کو کچھ رقم دی اور وہ لاہور جا کر کپڑا اور سلمہ وغیرہ لے آئے۔ پھر چند ہی دنوں میں انہوں نے دو عمدہ غلاف تیار کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان غلافوں کو لے کر اور اپنے چند ارادت مندوں کے ہمراہ مکان شریف روانہ ہوئے۔ جب لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو وہاں میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ موجود تھے اور ایک ریڑھی والے سے کچھ خرید رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ارادت مندوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا اور انہیں ریل گاڑی میں سوار کیا۔ میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی گاڑی میں سفر

Marfat.com

کر رہے تھے اور ان کے ہمراہ تیس کے قریب مرید تھے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ چالیس کے قریب ارادت مند تھے۔ جب بٹالہ پہنچے تو ریل گاڑی وہاں کچھ دیر کے لئے رکی تو وہاں سب اکٹھے ہو گئے۔ میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نہایت ادب کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے دادا مرشد کے سجادہ نشین اور پوتے ہونے کی وجہ سے ان کی عزت کرتے تھے۔ دونوں حضرات نزدیکی ایک مسجد میں قیام پذیر ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستری کرم دین کو کچھ لینے کے لئے بھیجا۔ وہ بازار گئے اور آٹا گھی اور نمک وغیرہ خرید لائے اور نانبائی سے روٹیاں لگوائی گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا کہ روٹیاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دو۔ دستر خوان بچھا دیا اور اس کے ایک سرے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے سرے پر میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو دو روٹیاں ہر ایک کے آگے رکھنا شروع کیں جنہیں کھاتے ہی ہر ایک پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ ہر ایک قلب سے اسم ذات کا ورد جاری تھا اور یہ کیفیت مکان شریف پہنچنے تک جاری رہی۔ مکان شریف پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیٹھک جو کہ حضرت خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پائنتی میں بنوائی تھی وہاں تشریف فرما ہو گئے اور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ جو روٹیاں سفر میں بچ گئی تھیں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ارادت مندوں سے فرمایا کہ میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچا دی جائیں۔ جب روٹیاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچیں تو وہ کہنے لگے کہ ارے جاؤ! ان روٹیوں میں کیا ڈالا تھا ان میں تو نور تھا نور۔ پھر میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روٹیاں اپنے رفقاء کو دیں اور فرمایا کہ کہ تو نور کی روٹیاں ہیں پس جس نے بھی ان روٹیوں کو کھایا اس پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔

ریل گاڑی واپس پلٹ آئی:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مکان شریف جانے کی غرض سے لاہور پہنچے تو اسٹیشن پر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ امرتسر جانے والی ریل گاڑی تو روانہ ہو چکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ریل گاڑیاں تو اکثر لیٹ ہو جاتی ہیں۔ محمد امین جو کہ

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنے والے تھے اور اسٹیشن پر نوکری کرتے تھے کہنے لگے کہ حضور! ریل گاڑی تو میرے سامنے گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم پلیٹ فارم پر جا کر دیکھو تو سہی۔ جب محمد امین پلیٹ فارم پر گئے تو دیکھا کہ ریل گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی تھی جب معلوم کیا تو پتہ چلا کہ لائن کلیئر نہ ملنے کی وجہ سے ریل گاڑی واپس آ گئی ہے۔

اب درختوں کو نہیں کاٹا جائے گا:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں پر آ کر بیٹھ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس چڑیا کی جانب متوجہ ہوئے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد دوبارہ وعظ شروع کر دیا۔ ارادت مندوں نے چڑیا کا ماجرا دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ چڑیا میرے پاس آئی اور یہ قریب ہی ایک باغ میں رہتی ہے وہاں کا مالک ان درختوں کو کاٹنے کا ارادہ رکھتا تھا جہاں یہ چڑیا رہائش پذیر تھی۔ اس کے گھونسلے میں اس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھی اس نے مجھے بتایا کہ ان درختوں کے کٹنے سے میں اور دیگر پرندے بے گھر ہو جائیں گے چنانچہ میں نے اس کا بندوبست کیا اب ان درختوں کو نہیں کاٹا جائے گا۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت

میں دشت حمد و ثناء میں کھڑا ہوں کاسۂ بہ دل
مجھے شعور بھی دے عشق بے کراں بھی دے
مجھے خیال بھی دے لفظ بھی نوازش کر
مجھے زباں بھی عطا کر مجھے بیاں بھی دے

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پشاور سے واپسی پر قطب الاقطاب حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گولڑہ شریف چلے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوزانو ہو کر نیچے بیٹھ گئے۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت لوگوں کو فرمانِ الٰہی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی تفسیر بیان فرما رہے تھے۔ کچھ دیر کے بیان کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور! اس کے آگے ثم ارددنہ اسفل سافلین کی بھی تفسیر بیان فرما دیجئے۔ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں میں نہ پہنچ سکا وہاں یہ مردِ خدا پہنچ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ امور کے متعلق گفتگو کی جن کا انہوں نے شافی جواب دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجازت لے کر واپس شرقپور شریف آ گئے اور شرقپور شریف پہنچ کر فرمایا کہ وہاں تو علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ شرقپور

Marfat.com

شریف حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جایا کریں۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید بتاتے ہیں کہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مقام کیسے ملا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جب بھی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا میں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی دائیں جانب ہی تشریف فرما دیکھا۔

تمہاری یاد ہو ہم ہوں مسلسل اشکباری ہو
یہی موتی ہوں آنکھوں میں یہی دولت ہو داماں میں

Marfat.com

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی بے حد تعریف فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مکان شریف میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ وٹوانی کی غرض سے دریائے راوی کے پل کی طرف نکل آئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ وٹوانی سے فارغ ہوئے تو کچھ فاصلہ پر حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر جب ان پر پڑی تو ان کے نزدیک جا کر کچھ فاصلہ پر کھڑے ہو گئے۔ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ پھر دونوں حضرات کچھ دیر تک خاموش کھڑے رہے اور پھر اپنی اپنی سمت روانہ ہو گئے۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اکثر و بیشتر اپنے مریدوں سے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ انہوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا اور وہ نابغہ روزگار ہیں۔

Marfat.com

وصال

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وصال نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تبخیر معدہ کا عارضہ کافی عرصہ سے لاحق تھا جواب شدید ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیماری کے باوجود اپنے معمولات میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آنے دیا اور ملنے والوں سے اسی طرح ملتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرض کا علاج بھی کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ وصال سے دو ماہ قبل طویل علالت کی وجہ سے جسم بہت لاغر ہو گیا۔ ڈاکٹر اور طبیب علاج کے لئے آتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے فرماتے کہ موت کا تلخ پیالہ ہر ایک کو پینا پڑتا ہے اور میرا وقت آن پہنچا ہے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ آخری وقت میں مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے بھی نہ جا سکتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں ہی نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ وصال سے کچھ عرصہ قبل غشی کے دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور انہیں وصیت کی کہ میرے بعد مہمانوں کا خیال رکھنا اور مساجد کا انتظام اسی طرح چلاتے رہنا جیسے اب چل رہا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت و اجازت مرحمت فرمائی۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک شرقپور شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

فرمودات

- جب بھی نماز پڑھو خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا کرو۔
- نفس کو لہو ولعب میں مبتلا نہ ہونے دو بلکہ اسے یادِ الٰہی میں مگن رکھو۔
- جب تک انسان خود غرضی، جھوٹ، بے ایمانی، دغا بازی اور حرام کاموں کو نہ چھوڑ دے وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہو سکتا۔
- بے کار کی باتوں سے بچا کرو یہ اللہ کو ناپسند ہیں۔
- جو مسلمان ایک مرتبہ سود لیتا ہے وہ ستر مرتبہ اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔
- اللہ کا نام دکھاوے کے لئے نہ لو بلکہ گھر کے دروازے بند کر کے کونے میں مصلےٰ بچھا لو تاکہ اسے پا سکو۔
- جب تک دوا اور دعا ایک ساتھ نہ ہوں بیماری دور نہیں ہوتی۔
- جو گالی گلوچ کرتا ہے وہ خود کو بھی تباہ کرتا ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی تباہ کرتا ہے۔
- دل کا حج یہ ہے کہ نفس ذکر و شغل میں ہر وقت مصروف رہے۔
- شریعت پر سختی سے عمل پیرا رہو۔
- مردانِ خدا کا دل ذکرِ الٰہی کا خزانہ ہوتا ہے لہٰذا اس سے ڈرو۔
- کسی کو اپنا سجادہ نشین مقرر نہ کرو۔
- ہمیں ایک ہی شجرہ کلمہ توحید کافی ہے اور کسی شجرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔
- ہم مسلمان بنتے نہیں اور فقیر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

Marfat.com

- میرے نزدیک اچھا وہ ہے جو معاملات میں اچھا ہے۔
- پیر کی سنت کے لئے لوگ انگلیوں پر پاخانہ لگائے پھرتے ہیں کہ یہ پیر کی سنت ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔
- دنیاوی کام کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہو اور اگر نماز کا وقت ہو تو معمولی بہانہ بھی نہیں چھوڑتے۔
- اپنے سینوں میں صفائی پیدا کرو اور اخلاص کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔
- دنیا سے بچ کر کہاں جاؤ گے کہ قبر بھی تو دنیا میں ہی ہوتی ہے۔
- دین کی حقیقت سے نا آشنا مسلمان کہاں سے کہاں جا نکلے ہیں۔
- جب بھی کسی کے ہاں جاؤ تو دو باتوں کو مدنظر رکھو ایک تو یہ کہ دوسرے شخص کو فیض پہنچاؤ اور اگر وہ تم سے اعلیٰ ہے تو اس سے فیض حاصل کرنے کی کوشش کرو۔
- تم پیر ہو چکے اب انسان بننے کی کوشش کرو۔
- پیری کی گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غفلت نہ برتا کرو۔

Marfat.com

سجادہ نشین میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹۱ء میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی والد صاحب کے وصال کے بعد حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کفالت میں آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد طیبہ کالج لاہور سے حکمت کا امتحان پاس کیا اور میونسپل کمیٹی میں سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو منع فرمایا کہ وہ ملازمت چھوڑ دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملازمت ترک کر دی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہونے کے بعد سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے وصال کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں تعمیر ہونے والی تمام مساجد کو پختہ تعمیر کروایا اور تین مرتبہ حج بیت اللہ کی بھی سعادت حاصل کی۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادے حضرت میاں غلام احمد اور حضرت میاں جمیل احمد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے چند مشائخ کا تذکرہ

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

امام اہل طریقت و معرفت حضرت ابو یزید طیفور بن عیسٰی بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جلیل القدر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو احادیث کے بیان میں کمال حاصل تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ اولیاء اللہ میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وہی مقام و مرتبہ ہے جو فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حاصل ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ابتداء بے شمار اولیاء اللہ کی انتہاء ہے۔ بیشتر اولیاء اللہ ابتدائی مقام میں ہی کھو جاتے ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال بھی گلشن معرفت میں گم رہیں تب کہیں جا کر ان کو ایک پھول نصیب ہوتا ہے جبکہ مجھے یہ پھول ابتداء میں ہی نصیب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب تمام اولیاء اللہ کی جانب سے تسلیم شدہ ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بسطام کے رہنے والے تھے اور مجوسی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا نے مجوسی ہونے کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے مذہب اسلام قبول کیا اور ان کا شمار بسطام کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا قول ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ شکم میں موجود تھے تو جس وقت میرے شکم میں کوئی بھی مشتبہ غذا چلی جاتی تھی تو مجھ پر بے چینی طاری ہو جاتی تھی اور پھر مجھے حلق میں انگلی ڈال کر سب کھایا پیا باہر

Marfat.com

نکالنا پڑتا تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راہِ طریقت میں بہترین دولت وہ ہے جو مادرزاد ہو اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوش و ہوش ہیں۔ اگر یہ تینوں چیزیں میسر نہ ہوں تو پھر اچانک مر جانا ہی بہتر ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کم سنی میں مکتب جانے لگے۔ ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کے دوران جب سورۂ لقمان کی یہ آیت پڑھی جس میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور والدین کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو گھر آ کر والدہ ماجدہ سے درخواست کی کہ مجھ سے ایک وقت میں دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہوتا اس لئے یا تو آپ مجھے اللہ تعالیٰ سے طلب فرما لیں تاکہ میں آپ کا شکر ادا کروں یا پھر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے حقوق مجھے معاف فرما دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرسکوں۔ والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حقوق معاف فرما دیئے اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے نصیحت کی کہ اُس کا شکر ادا کرتے رہنا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر گھر سے چلے گئے اور ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تین سال تک ملک شام کے صحراؤں میں پھرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ اس عرصہ کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو ستر مشائخ کی صحبت اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یادِ الٰہی میں اس قدر مشغول ہوئے کہ کھانے پینے کا کچھ خیال نہ رہا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس سال مجاہدے میں گزارے لیکن علم اور اُس کی متابعت سے زیادہ سخت کوئی چیز مجھ پر نہیں گزری۔ ہر مسئلہ میں علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں رہ جاتا اور دین حق کی معرفت حاصل نہ ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ علماء کا اختلاف رحمت ہے اور توحید خالص میں اختلاف ممنوع ہے۔

ملک شام میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جن مشائخ کی صحبت حاصل ہوئی اُن میں ایک حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر

Marfat.com

صادق رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر اُن سے فیوض و برکات حاصل کیں۔ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ جاؤ وہاں طاق میں سے فلاں کتاب لے آؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طاق کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اتنے عرصے سے میری خدمت میں ہو اور تمہیں طاق کا بھی معلوم نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو کبھی سر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ادب سے بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ تم کامل ہو چکے ہو اب تم بسطام واپس جاؤ اور لوگوں کو کسب فیض پہنچاؤ۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ادب کا عالم یہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد جاتے ہوئے کبھی بھی راستے میں نہ تھوکتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو چند قدم چلنے کے بعد نماز ادا کرتے۔ اس طرح کرتے کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ قریباً بارہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ معظمہ پہنچ کر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو واپس روانہ ہونے کا قصد کیا۔ لوگوں نے مدینہ منورہ جانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ادب کے تقاضا کے منافی ہے کہ میں حج بیت اللہ کی بدولت مدینہ منورہ جاؤں۔ انشاء اللہ اگلی مرتبہ صرف مدینہ منورہ ہی حاضر ہوں گا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب اگلے برس مدینہ منورہ زیارت کے لئے روانہ ہوا تو سینکڑوں لوگ میرے ہمراہ ہو لئے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے دعا کی۔ چنانچہ ایک دن نمازِ فجر سے فارغ ہو کر میں نے اُن سے کہا کہ میں تو خدا ہوں اس کے باوجود لوگ میری پرستش نہیں کرتے۔ چنانچہ یہ سننا تھا کہ وہ لوگ مجھ سے متنفر ہو گئے اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درحقیقت یہ الفاظ میں نے لسانِ غیب سے ادا فرمائے تھے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب پہلی مرتبہ مکہ معظمہ میں حاضر ہوا تو مکان کو خالی پایا جس سے میں نے گمان کیا کہ میرا حج مقبول نہیں ہوا۔ دوسری

Marfat.com

مرتبہ جب میں مکہ معظمہ حاضر ہوا تو مکان کو بھی دیکھا اور صاحب مکان کو بھی دیکھا۔ میں نے گمان کیا کہ میں ابھی بھی حقیقت سے دور ہوں۔ چنانچہ جب میں تیسری مرتبہ مکہ معظمہ حاضر ہوا تو مجھے مکان نظر نہ آیا اور صاحب مکان کا دیدار ہوا۔ اُسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اے بایزید! جب تم نے اپنے آپ کو نہ دیکھا اور سارے عالم کو دیکھا تو مشرک نہ ہوئے اور جب تم نے سارے عالم کو نہ دیکھا اور خود پر نظر رکھی تم مشرک ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ہستی کی رویت سے توبہ کی۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اونٹ پر بوجھ لاد رکھا تھا۔ جب لوگوں نے کہا کہ اونٹ پر زیادہ بوجھ لادنا کسی بزرگ کی شان کے خلاف ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم غور سے دیکھو کہ بوجھ اونٹ پر ہے بھی یا نہیں۔ چنانچہ لوگوں نے جب غور کیا تو بوجھ اونٹ کی کمر سے اوپر تھا۔ لوگ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال پوشیدہ رکھتا ہوں اور دوسروں کو خبر نہیں ہونے دیتا۔ اگر میں اپنا حال ظاہر کرتا ہوں تو تم لوگ حیران ہوتے ہو۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے بسطام کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال کے ایک طویل عرصے کے بعد اپنے شہر واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بسطام کے نزدیک پہنچے تو اہل شہر میں شور برپا ہو گیا کہ اللہ کا درویش آ رہا ہے۔ چنانچہ پورا شہر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے اکٹھا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خیال کیا کہ اگر میں ان سے ملتا رہا تو اس طرح عبادت سے غافل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو خود سے متنفر کرنے کے لئے جبہ مبارک سے روٹی کا ایک ٹکڑا نکالا اور کھانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ کیسا بزرگ ہے جس کو ماہِ رمضان کا ادب نہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ متنفر ہو کر واپس چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں نے روٹی کا ٹکڑا کھانے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ جانتے نہیں کہ مسافر پر روزہ فرض نہیں ہوتا اور ایک شرعی عمل کرنے پر یہ مجھ سے اس طرح متنفر ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے مکان کے دروازے پر پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کو دعا کرتے ہوئے سنا۔ والدہ فرما رہی تھیں کہ اے باری تعالیٰ! میرے مسافر کا خیال رکھنا اور اُسے اچھا بدلہ عطا کرنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو رونا شروع کر دیا۔ دروازے پر دستک دی۔ والدہ نے دریافت کیا کہ کون ہے؟ تو فرمایا کہ آپ کا مسافر۔ والدہ نے دروازہ کھولا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ کے قدموں میں گر پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طویل جدائی میں روتے ہوئے نابینا ہو چکی تھیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس کام کو بعد کے لئے چھوڑ رکھا تھا وہ پہلے ہی ہو گیا اور وہ کام تھا میری والدہ کی خوشنودی۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جتنے بھی مراتب حاصل ہوئے وہ سب میری والدہ کی بدولت ہیں۔ ایک مرتبہ میری والدہ نے رات کو مجھ سے پانی طلب کیا۔ اتفاق سے اُس رات گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ میں اُسی وقت گیا اور باہر سے پانی لے کر آیا۔ جب میں پانی لے کر آیا تو والدہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو چکی تھیں۔ چنانچہ میں شدید سردی میں رات پر پانی کا کٹورا لئے کھڑا رہا۔ صبح ہونے تک میرے ہاتھ سردی کی شدت کی وجہ سے اُس کٹورے کے ساتھ جم چکے تھے۔ والدہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کھڑا رہنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس خوف سے کھڑا رہا کہ کہیں آپ دوبارہ بیدار ہو کر پانی طلب نہ فرمائیں اور میرے نزدیک نہ ہونے پر آپ کو کوئی تکلیف ہو۔ چنانچہ میری والدہ نے مجھے دعائیں دیں جن کی برکت سے میں اس مقام تک پہنچا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہ سال تک اپنے نفس کو ریاضت کی بھٹی میں ڈال کر مجاہدے کی آگ سے اس کو تاپا۔ پھر اس پر ملامت کے ہتھوڑے برساتا رہا یہاں تک کہ یہ میرا آئینہ بن گیا۔ اس کے بعد میں اس کے اوپر پانچ سال تک مختلف عبادتوں اور ریاضتوں سے اس پر قلعی چڑھاتا رہا۔ اس کے بعد ایک سال تک میں نے خود اعتمادی کی نظر سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس میں تکبر کا مادہ پایا۔ چنانچہ میں پھر مسلسل

Marfat.com

پانچ سال تک عبادت وریاضت میں مشغول رہاتب جا کر میں نے اس کو مسلمان بنایا۔ جب میں نے اس میں خلائق کا نظارہ کیاتو سب کو مردہ پایا۔ پھر میں نے نمازِ جنازہ پڑھی اوراس طرح کنارہ کش ہو گیا جس طرح لوگ مردے کی نمازِ جنازہ پڑھ کر قیامت تک کے لئے اُس مردے سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ ان تمام اُمور کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا مرتبہ حاصل ہوا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ چالیس برس تک ایک مسجد میں مقیم رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس درجہ احتیاط فرماتے کہ مسجد کے اندر اور مسجد کے باہر کا لباس جدا جدا ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی مسجد کی دیوار سے ٹیک نہیں لگائی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس برس تک عام انسانوں کی غذا کونہیں چکھا۔ اس کے بعد جب غور کیاتو ہر سمت بندگی اور خدائی نظر آئی۔ اس کے بعد تیس سال اللہ تعالیٰ کی جستجو میں گزار دیئے۔ اس کے بعد اللہ کو طالب اور خود کو مطلوب پایا۔ اب تیس سال سے یہ کیفیت ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کا نام زبان سے لینا چاہتا ہوں تو پہلے تین مرتبہ زبان کو اچھی طرح دھولیتا ہوں۔

امام الاولیاء حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶۱ ہجری میں ہوا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۱۳۴ برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بسطام شہر میں مدفون کیا گیا جہاں آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- حق کی پہچان کے لئے اندھے، بہرے اور لنگڑے بن جاؤ۔
- خوش خلقی اور خاموشی پیٹھ پر ہلکی ہیں مگر میزان میں یہ بھاری ہیں۔
- متکبر وہ ہے جو تمام جہان میں اپنے سے زیادہ کوئی چیز خبیث سمجھے۔
- برے اعمال اللہ عزوجل کے ساتھ صریحاً دشمنی کے مترادف ہیں۔
- یادِ الٰہی کی غفلت سے بڑھ کر کوئی عذاب سخت نہیں۔

Marfat.com

- سکر ومحبت آدمی کے کسب کی چیز نہیں بلکہ فضل ربی ہے۔
- عارفِ حق وہ ہے جو ملک ومال سے پرہیز کرے۔
- غرور دنیا والوں کے لئے اور سرور آخرت والوں کے لئے ہے۔
- بھوکا رہنا ایک ایسا ابر ہے جو رحمت کی بارش کے سوا نہیں برستا۔
- جو شخص غرور سے کام لیتا ہے وہ اللہ عزوجل اور اس کی مخلوق سے دور تر ہے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ:

طریقت وحقیقت کا سرچشمہ فیوض ومعرفت کے منبع حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ ہے جبکہ ابوالحسن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سال میں ایک مرتبہ شہداء کے مزارات کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے راستے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی خرقان سے گزرتے تو فضا میں منہ بلند کر کے تیز تیز سانس لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں سرزمین خرقان سے ایک مردِ مجاہد کی خوشبو سونگھتا ہوں جس کی کنیت ابوالحسن ہوگی اور اس کا نام علی ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں تشریف لائے اس وقت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ وصال پا چکے تھے لیکن حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ' آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی انسیت حاصل تھی۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مسلسل بیس برس تک عشاء کی نماز کے بعد خرقان سے بسطام شریف حاضر ہوتے رہے اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ کرتے رہے اور دعا فرماتے رہے کہ یا اللہ! جو مقام تو نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کیا ہے وہ مجھے بھی عطا فرما دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر ادا فرماتے اور الٹے قدموں گھر تشریف لاتے مبادا کہیں مزارِ پاک کی بے ادبی نہ ہو۔

Marfat.com

روایات میں آتا ہے کہ بیس برس کے بعد حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تیرا دور آ گیا ہے جا اور لوگوں کو فیض پہنچا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں امی ہوں اور علومِ شریعہ سے ناواقف ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری ہمت افزائی فرمائیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا وہ تمہاری وجہ سے حاصل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ حضور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں یہ کیونکر ممکن ہے؟ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے جواب آیا کہ جب میں خرقان سے گزرتا تھا تو مجھے نور کا ایک ہالہ آسمان سے زمین تک نظر آتا تھا میں اپنی کسی ضرورت کے تحت تیس برس تک اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سربسجود رہا مگر میری دعا قبول نہ ہوئی پھر مجھے حکم ہوا کہ جب تو اس نور کو ہماری بارگاہ میں شفیع بنا کر پیش کرے گا تب تیری دعا قبول ہوگی۔ چنانچہ میں نے اس نور کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شفیع بنا کر پیش کیا اور میری دعا قبول ہوگئی۔ اے ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! وہ نور تم تھے۔ اب تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے گھر تشریف لے جاؤ۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حسب حکم سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کی اور گھر پہنچنے تک سارا قرآن مجید مجھے حفظ ہو چکا تھا اور تمام شرعی علوم میرے سینہ میں محفوظ ہو چکے تھے۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہل چلاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کھیت کی کھدائی کر رہے تھے کہ وہاں سے چاندی برآمد ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ کو دوبارہ مٹی سے بھر دیا اور دوسری جگہ کھدائی سے شروع کر دی۔ اب کی بار وہاں سے سونا برآمد ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ کو بھی دوبارہ مٹی سے بھر دیا اور تیسری جگہ سے کھدائی شروع کر دی ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کھدائی کر رہے تھے کہ وہاں سے ہیرے جواہرات برآمد ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ کو بھی مٹی سے بھر دیا اور فرمانے لگے کہ ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ) دنیاوی چیزوں پر فدا ہونے والا نہیں ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ ہل چلاتے ہوئے جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بیلوں کو چھوڑ کر نماز ادا کرنے لگ جاتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو

Marfat.com

کھیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تیار ملتا۔

شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوالعمر ابوعباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ چلو میں اور تم درخت پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ چلو میں اور تم جنت و دوزخ سے بے نیاز ہو کر اللہ عزوجل کا دست رحمت پکڑ کر چھلانگ لگاتے ہے۔ پھر ایک مرتبہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پانی میں ہاتھ ڈال کر زندہ مچھلی پکڑ کر سامنے رکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں تنور میں ہاتھ ڈال کر زندہ مچھلی میرے سامنے رکھ دی اور فرمایا کہ آگ میں سے زندہ مچھلی نکالنا پانی میں سے زندہ مچھلی نکالنے سے زیادہ معنی رکھتا ہے۔ پھر اسی طرح ایک دن میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آئیے دونوں تنور میں کود جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دونوں میں سے زندہ کون نکلتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس طرح نہیں دونوں اپنی نیستی میں غوطہ لگاتے ہیں اور دیکھتے ہیں اللہ عزوجل کی ہستی سے کون باہر آتا ہے؟ یہ سن کر میں نے سکوت اختیار کر لی۔

شیخ المشائخ حضرت ابوالعمر ابوعباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیس برس تک حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے نہیں سویا کیونکہ میں جس مقام پر بھی پہنچتا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سے چار قدم آگے ہی پاتا تھا۔ میں نے دس مرتبہ کوشش کی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے قبل حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر پہنچ جاؤں مگر کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکا۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسرے کے باہمی احوال کو تبدیل کرنے کا ارادہ کیا اور ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے چنانچہ اس کے بعد حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت ہوئی کہ وہ ساری رات گھر جا کر روتے رہے جبکہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ساری رات عالم وجد میں نعرے لگاتے رہے۔ علی الصبح حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا خرقہ مجھے واپس کیجئے مجھ میں اتنے غم

Marfat.com

برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بسم اللہ اور پھر دونوں حضرات باہم گلے ملے اور اپنی اپنی حالت کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اے ابوسعید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم روزِ محشر مجھ سے پہلے مت آنا کیونکہ تمہارے قیامت کا شور برداشت کرنے کی قوت نہیں ہے اور جب میں وہاں پہنچ کر اس شور کو بند کر دوں تب تم تشریف لانا۔

حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوسعید (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تمہیں موجودہ دور کا ولی مقرر کرتا ہوں کیونکہ میں عرصہ دراز سے اس بات کی دعا کرتا تھا کہ اللہ عزوجل مجھے کوئی ایسا فرزند عطا فرمائے جو میرا ہمراز ہو اور اب اللہ عزوجل نے تمہاری شکل میں مجھے وہ فرزند عطا فرما دیا ہے۔ حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خرقان آنے سے پہلے میں ایک پتھر کی مانند تھا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ نے مجھے گوہر آبدار بنا دیا۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کسی مرید نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طلب کی کہ وہ کوہِ لبنان پر جا کر قطب العالم سے ملاقات کا خواہش مند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرید کو اجازت دے دی۔ جب وہ مرید کوہِ لبنان پہنچا تو اس نے ایک جنازہ دیکھا اور لوگ اس جنازہ کے نزدیک کسی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے لوگوں سے انتظار کی وجہ دریافت کی تو لوگوں نے کہا کہ قطب العالمیہاں پنج وقتہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس مرید کو دلی خوشی ہوئی کہ جلد ہی قطب العالم سے ملاقات ہو جائے گی۔ اس دوران قطب العالم تشریف لائے تو وہ مرید یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ قطب العالم خود اس کے مرشد پاک حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گیا جب اسے ہوش آیا تو لوگ جنازے کو دفن کر کے جا چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتہ نہ تھا۔ اس نے اردگرد کے لوگوں سے دریافت کیا کہ قطب العالم کا نام کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ قطب العالم حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اگلی نماز کے

Marfat.com

وقت پھر تشریف لائیں گے۔ وہ مرید اب اگلی نماز کا انتظار کرنے لگا۔ جب نماز کا وقت ہوا اور صف بندی شروع ہوئی تو وہ اگلی صف میں کھڑا ہو گیا۔ جب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا چکے تو اس نے آگے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ لیا مگر شدت خوف کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے لے کر علیحدہ چلے آئے اور فرمایا کہ تو نے جو کچھ یہاں دیکھا ہے اسے کبھی زبان پر نہ لانا کیونکہ میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا ہے کہ مجھ کو مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا اور مخلوق کو میرے مراتب سے آگاہ نہ کرنا سوائے میرے مرشد حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جو کہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد اور دوسری مساجد میں کیا فرق ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ دیگر مساجد سے ایک نور آسمان کی جانب بلند ہوتا ہے جبکہ میری مسجد کا قبہ اس کے کرم کے نور سے منور ہو کر آسمان سے بھی آگے نکل جاتا ہے اور جب میں اس مسجد کی تکمیل کے بعد اس میں جا کر بیٹھا تو ملائکہ نے یہاں ایک سبز پرچم نصب کیا جس کا ایک سرا عرش سے ملحق تھا اور وہ پرچم آج تک قائم و دائم ہے اور تا حشر یونہی قائم رہے گا۔ پھر ایک دن میں نے یہ غیبی ندا سنی کہ اے ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! جو لوگ تیری مسجد میں داخل ہو جائیں گے ان پر آتش جہنم حرام ہو جائے گی اور جو لوگ تیری حیات یا وفات کے بعد اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کریں گے ان کا حشر عبادت گزاروں جیسا ہو گا۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کاش میرا قلب چیر کر مخلوق کے سامنے دکھایا جاتا تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ بت پرستی درست نہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ میری قبر کو تیس گز نیچے رکھنا کیونکہ یہ سرزمین بسطام شریف سے بلند ہے اور یہ بے ادبی ہے کہ میری قبر مرشد پاک حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے اونچی ہو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت پر عمل کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو تیس گز گہرائی میں کھودا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بجلی چمکی اور

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر تیس گز بلند ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے پاس سفید رنگ کا پتھر بھی موجود تھا جبکہ ایک شیر کے پاؤں کے نشان بھی موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۲۵ ہجری میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک خرقان شریف میں موجود ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- صدق یہ ہے کہ دل باتیں کرے یعنی وہ بات کہو جو دل میں ہو۔
- عالم وہ ہے جسے اپنا علم ہو نہ کہ وہ جو اور چیزوں کا علم رکھتا ہو۔
- دین کو شیطان سے بڑھ کر دو شخصیتوں سے زیادہ فتنہ کا اندیشہ ہے۔ اول ایسے بہترین دل وہ ہے جو شر اور بدی سے خالی ہے۔
- انسان ہر شے کو سمجھ سکتا ہے مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ غایت کو نہیں پا سکتا۔
- سب سے بہترین شے وہ دل ہے جو خدا کی یاد سے معمور ہو۔
- صوفی وہ ہے جس کو دن میں آفتاب اور رات میں چاند ستاروں کی حاجت نہ ہو اور ایسا نیست ہو جائے کہ ہستی کی حاجت باقی نہ رہے۔
- صدق سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ دل میں ہو وہی زبان پر جاری ہو۔
- اللہ عزوجل کا دوست وہی ہے جس کی چشم ہر وقت آنسوؤں سے لبریز ہو۔
- جو نعمت بصد کوشش حاصل ہو وہ نعمتوں میں سب سے زیادہ حلال ہے۔
- سب سے بہتر رفیق وہ ہے جس کی زندگانی حق کے ساتھ ہو۔
- تین مقامات ایسے ہیں جہاں پر ملائکہ اولیاء اللہ علیہم السلام سے ڈرتے ہیں۔ اول نزع کا وقت' دوم اعمال لکھنے والے کراماً کاتبین اور سوم تیسرے منکر نکیر۔
- لالچی عالم سے دین کو جس قدر نقصان پہنچتا ہے اتنا نقصان کبھی شیطان سے بھی نہیں پہنچتا۔
- مومن کی زیارت حج و دینار کے صدقہ سے بہتر ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ بخارا کے نزدیک ایک علاقے رامتین میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ''عزیزاں'' ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب سے مشہور ہوئے۔ رامتین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ باورد تشریف لائے اور ایک عرصہ تک لوگوں کو دعوتِ حق دیتے رہے۔ بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توڑنا اور جوڑنا۔ ماسوا سے توڑو اور حق تعالیٰ سے جوڑو۔

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند تھے ایک کا نام خواجہ محمد اور دوسرے کا نام خواجہ ابراہیم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ ابراہیم کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی کہ بڑے بیٹے کی موجودگی میں چھوٹے بیٹے کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا اس لئے کیا کہ بڑا بیٹا میرے وصال کے کچھ روز بعد مجھ سے آن ملے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے انیس روز بعد بڑے بیٹے خواجہ محمد کا بھی وصال ہو گیا۔

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک مہمان آیا۔ اتفاق سے اس وقت گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلے تاکہ مہمان کے لئے کھانے کا کچھ بندوبست کر سکیں۔ راستہ میں ایک لڑکا ملا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے تھا اور کھانا فروخت کرتا تھا۔ اس کے سر پر کھانے کی دیگ تھی۔ اس نے التجا کی کہ حضور! میں نے یہ کھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادمین کے لئے تیار کیا ہے امید ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے قبول فرمائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کھانے کو لیا اور مہمان کو کھلا دیا۔ پھر اس لڑکے کو بلایا اور

Marfat.com

فرمایا کہ میں تمہاری اس خدمت سے خوش ہوا ہوں تم مجھ سے مانگو اللہ عزوجل تمہیں ضرور عطا فرمائے گا۔ اس لڑکے نے عرض کی کہ حضور! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا بننا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم مجھ جیسے نہیں بن سکو گے کیونکہ تم میں اس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ وہ لڑکا اپنی بات پر قائم رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے جب باہر آئے تو وہ لڑکا صورت اور سیرت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مثل ہو چکا تھا۔ اس واقعہ کے چالیس روز بعد اس لڑکے کا وصال ہو گیا۔

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷۱۵ھ میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک خوارزم میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- دل کی قبولیت چاہتے ہو تو ایسی زبان سے دعا کرو جس سے کبھی گناہ سرزد نہ ہو۔
- مستجاب الدعوات وہ ہے جس کی زبان سے کبھی کوئی غلط بات نہ نکلی ہو۔
- راہِ سلوک کی منازل اس وقت طے نہیں ہو سکتیں جب تک بندہ میں طہارت، ذکر، خاموشی، خلوت، روزہ، راضی برضا، صحبت صالحان، شب بیداری اور نگہداشت لقمہ پیدا نہ ہو جائے۔
- رہبر طریقت حقیقت میں وہ ہے جو اپنے مریدوں کی دیکھ بھال اور تربیت اس طرح کرے جس طرح پرندے پالنے والا اپنے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال اور تربیت کرتا ہے۔
- نظر رحمت سے مراد یہ ہے کہ ہر عضو جسم طاعت کے نور سے لبریز ہو جائے اور دل کو فیض پہنچائے۔
- ایمان یہ ہے کہ ماسوائے سے رشتہ توڑ کر حق تعالیٰ سے رشتہ جوڑنا۔
- انسان کی ایک مرتبہ کی یاد اللہ کی دو یادوں کے درمیان ہوتی ہے اور وہ یاد توفیق اور قبولیت ہیں ان کو اجاگر کرو تا کہ بندگی کا حق ادا کر سکو۔

Marfat.com

حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں زہ گری کا شغل رکھتے تھے اور فارسی زبان میں زہ گر کو "کلال" کہتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔

حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابتدائے جوانی میں میں کشتی لڑا کرتا تھا۔ایک روز رامتین میں کشتی لڑنے میں مصروف تھا کہ حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر اس اکھاڑے سے ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دیوار کے سائے میں کھڑے ہوگئے اور مجھ پر غور کرنا شروع کر دیا۔حضرتؒ خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام نے دریافت کیا کہ مخدوم! آپ رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں جو کہ بدعت میں مشغول ہیں انہیں دیکھ رہے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں اس میدان میں ایک مرد ہے اور اس صید گاہ میں ایک ایسا شکار ہے کہ کاملین زمانہ اس کی صحبت سے فیضیاب ہوں گے کیونکہ اس کی پرواز نہایت بلند ہے اور میں اسی مرد مومن کے انتظار میں ہوں کہ وہ میرے جال میں پھنس جائے۔اسی دوران میری نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو میرے دل کا پردہ ایک ہی نظر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کے جال میں پھنس گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قوتِ جاذبہ نے مجھے اپنی جانب کھینچ لیا اور میں والہانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں جا پہنچا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا اور ریاضت و مجاہدے کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خلافت سے سرفراز فرمایا۔

روایات میں آتا ہے کہ رامتین کے ایک باغ میں حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کپڑے دھوئے۔ بعدازاں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خشک کرنا چاہا تو احباب سے فرمایا کہ انہیں کانٹوں کی باڑ پر نہ پھیلانا کہیں ایسا نہ ہو کہ باڑ کو نقصان پہنچ جائے۔اسے درختوں کی شاخوں پر بھی نہ پھیلانا کہیں شاخیں ٹیڑھی نہ ہو جائیں۔اسے زمین پر بھی نہ پھیلانا تاکہ مویشیوں کی گھاس خراب نہ ہو جائے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سن

Marfat.com

کر احباب عاجز آ گئے اور کہنے لگے کہ پھر انہیں کس طرح خشک کیا جائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہیں میں اپنی پیٹھ پر پھیلا لیتا ہوں اور پیٹھ سورج کی جانب کر لیتا ہوں اس طرح یہ خشک ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کپڑے اسی طرح سکھاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر میری وجہ سے باڑ کو نقصان پہنچایا کسی درخت کی شاخ ٹیڑھی ہو گئی یا پھر مویشیوں کی گھاس خراب ہو گئی تو پھر میں کیا جواب دے سکوں گا؟ کیا عذر پیش کروں گا؟ یہ عمل خلاف شریعت ہے اور دوسروں کی ملکیت میں تصرف جائز نہیں ہے۔

حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہیں چاہئے کہ تم علماء کی خدمت میں رہو اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کرو کیونکہ علماء اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ ہیں۔ جاہلوں کی صحبت سے بچو اور دنیاداروں کی صحبت اختیار نہ کرو کیونکہ ان کی صحبت تمہیں اللہ عزوجل سے دور کر دیتی ہے۔

حضرت خواجہ سیّد شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل چند نصیحتیں کیں اور پھر گوشہ تنہائی میں تشریف لے گئے۔ تین دن تک آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں رہے اور کسی سے کچھ گفتگو نہ فرمائی۔ تین دن بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کرنا شروع کی۔ اہل مجلس نے سوال کیا کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام میں بہت حمد کی ہمیں بھی بتائیے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تین دن سے میں مراقبہ میں تھا اور گوشہ تنہائی میں لوگوں کی ملاقات سے متنفر تھا اور دریائے حیرت میں غوطہ زن تھا کہ ہمارا اور ہمارے یاروں کا کیا حال ہو گا؟ ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ ہم نے تجھ پر اور تیرے یاروں اور تیرے احباب پر ان لوگوں پر جن پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کی مکھی بھی بیٹھی ہو گی ان پر رحمت کی اور سب کے گناہ معاف کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرمان کے بعد اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ وصال سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام اصحاب کو حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت کا بھی حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۸ جمادی الاول ۷۷۲ ہجری کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

Marfat.com

فرمودات:

- اگر کسی قوم میں اللہ کے دوستوں میں کوئی دوست موجود نہ رہے تو وہ قوم آفات کا شکار ہو کر فنا ہو جاتی ہے اس لئے ان کی قدر کرو۔
- گناہ خواہ صغیرہ ہو اسے سہل نہ جانو کیونکہ یہ انسان کو دوزخ میں لے جاتا ہے۔
- دوست کی عنایت حکمت ابتلا ہے اسے اپنے اختیار سے طلب کرنا دشوار ہے اس لئے اس سے ہمیشہ بچو۔
- نیکوکار کو اپنے باطن کی حفاظت کرنا لازم ہے تاکہ گمراہی سے بچے۔
- تمام کاموں کی بنیاد اور اصلیت یہ ہے کہ روزی کا غم اپنے دل سے نکال کر اللہ کی بندگی کی فکر اور آخرت کے غم کو اپنے دل میں جگہ دی جائے۔
- توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس کا اثر باطن میں محسوس نہ ہو۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ:

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۷۱۸ ہجری میں شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ بخارا شریف کی جانب متوجہ ہوئے اور فضا میں کچھ سونگھنا شروع کر دیا۔ پھر کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا کہ میرے وصال کے ایک سوستاون برس بعد بخارا میں ایک مردِ مومن جس کا نام بہاؤالدین محمد نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ) پیدا ہوگا جو میری نعمت خاص سے سرفراز ہوگا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ایک سوستاون برس بعد بخارا میں حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ روایت کرتی ہیں کہ

Marfat.com

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ چار برس کے ہوئے تو اس وقت میرے پاس ایک گائے تھی جو حاملہ تھی۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا کہ یہ گائے گوسالہ سفید پیشانی جنے گی چنانچہ چند ماہ بعد جب گائے کے بچھڑا ہوا تو وہ گوسالہ تھا۔ اس وقت جنہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تھی وہ اب حیران ہو رہے تھے۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو آدابِ طریقت کی تعلیم حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اویسی کہلائے۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ارادت حاصل تھی۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حج مبارک کے لئے بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ جس روز حاجی قربانی کر رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج ہم بھی قربانی کرتے ہیں اور ہمارا ایک لڑکا ہے ہم اسی کو قربان کر دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ جو مریدین تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کو تاریخ کے ساتھ لکھ لیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس بخارا پہنچے تو معلوم ہوا کہ جس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی تھی اسی روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا فوت ہو گیا تھا۔

حضرت علاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مرشد پاک حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے طالبوں کا یہ حال تھا کہ اول قدم سے ہی سعادت مراقبہ حاصل ہو جاتا اور جب نظر عنایت زیادہ ہوتی تو درجہ عدم کو پہنچ جاتے۔ حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم جب مزید زیادہ ہوتی تو سالک مقامِ فنا کو پہنچ جاتے اور فانی از خود اور باقی بحق ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو دولت وصال کے واسطہ ہیں ہم سے منقطع ہو کر مقصودِ حقیقی کو ملنا چاہئے اور اربابِ تکمیل وایصال کا طریقہ یہ ہے کہ سالک کے بچوں کو طریقت کے گہوارے میں لٹاتے ہیں پھر تربیت کے پستان سے چھڑواتے ہیں اور بارگاہِ احدیت کا محرم بناتے ہیں تاکہ وہ بلا واسطہ فیض حاصل کر سکیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے اور دستر خوان کی خدمت خود کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ درویشوں کو بالخصوص طعام کھانے کے وقت وقوف وحضور کی رعایت کا حکم دیتے اور تاکید کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستر خوان پر اگرچہ بہت بڑا مجمع ہوتا مگر جب ان میں سے کوئی غفلت سے لقمہ کھاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے براہِ راست آگاہ فرماتے اور لقمہ کھانے نہ دیتے۔ اگر کھانا غصہ اور کراہت سے پکا ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے نہ کھاتے اور درویشوں میں سے بھی کسی کو کچھ نہ کھانے دیتے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک درویش کے گھر تشریف لے گئے۔ اس درویش کے گھر کے حالات کچھ زیادہ اچھے نہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ تمہارے پاس آٹے کی جو ایک بوری ہے تم اس میں سے خرچ کرتے رہو اور کبھی کمی وبیشی کا خیال دل میں نہ لانا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دو ماہ تک اس درویش کے پاس رہے اور دو ماہ تک مسلسل اسی بوری سے آٹا نکال کر پکایا جاتا رہا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے گئے تو گھر والوں نے دیکھا کہ اس میں موجود آٹے کی مقدار میں کچھ کمی واقع نہ ہوئی تھی وہ آٹا مدتوں تک پکتا رہا اور اس میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ ایک دن اس درویش نے اس بات کا ذکر اپنے کچھ احباب سے کیا جس کے بعد وہ آٹا بتدریج ختم ہو گیا۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ولی باغ میں آئے اور باغ میں موجود درختوں کے پتے اسے ''یا ولی اللہ'' کہہ کر پکاریں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کی جانب کچھ التفات نہ کرے بلکہ بندگی وتضرع میں اس کی کوشش ہر لحظہ زیادہ ہو۔ اس مقام کا کمال صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کا جتنا بھی انعام واکرام ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں عاجزی اور بندگی اسی قدر بڑھتی جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وجہ سے فرماتے تھے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولایت ایک نعمت ہے اور ولی کو چاہئے کہ وہ یہ جانے کہ میں ولی ہوں تاکہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ عنایت

Marfat.com

الٰہی ولی کے شامل حال ہوتی ہے اور اس کے لئے افعال واقوال میں استقامت درکار ہوتی ہے اور خوارقِ عادات اور احوال و کرامات کے ظہور کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷۹۱ ہجری میں ہوا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ سورۂ یٰسین کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار قصر عارفاں بخارا میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- طریقہ صحبت خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت۔
- سالک وہی ہے جو اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے سو بار زیادہ بدتر جانے۔
- جو شخص صبح و شام ذکر میں مشغول رہے وہ غافلوں میں سے نہیں ہے بلکہ ذاکروں میں سے ہوتا ہے۔
- ظہور خوارق و کرامت کا کچھ اعتبار نہیں اصل چیز استقامت ہے۔
- پیر طریقت وہ ہے جو اپنے مرید کی تینوں حالتوں ماضی، حال اور مستقبل سے واقف ہو اور باخبر ہوتا کہ اس کی صحیح تربیت کر سکے۔
- ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا وہ تمام مضار و منافع جن پر دل شیدا ہیں ان کی نفی کا اعتقاد پختہ رکھے۔
- جس نے اللہ کو پہچان لیا اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''موید الدین'' ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی قریشی رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ صاحب حال اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ حضرت قاضی عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک اپنے قبیلہ سمیت کابل میں سکونت پذیر رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی کابل کے ہی ایک نیک گھرانے میں ہوئی جہاں ۹۷۱ ہجری میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر لڑکپن سے ہی بزرگی و ہمت کے آثار نمایاں نظر آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا زیادہ تر وقت گوشہ تنہائی میں بسر کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم مولانا صادق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی جن کا شمار اس دور کے نابغہ روزگار علمائے دین میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' مولانا صادق رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں کابل سے ماوراء النہر چلے گئے اور اپنی علو فطرت کے سبب اپنے معاصرین میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کو علوم ظاہری سے زیادہ علوم باطنی کا شوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علومِ ظاہری کو خیر باد کہا اور ماورائالنہر کے شہروں میں اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اول میں حضرت خواجہ عبید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گناہوں کی توبہ کی لیکن رجوع کا خیال اور ترک کا عزم باطن میں تھا اور فاتحہ کی التماس ظاہر میں۔ حضرت خواجہ عبید رحمۃ اللہ علیہ' مولانا لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے اور مولانا لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ' مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے مگر جب استقامت کی توفیق حاصل نہ ہوئی تو دوسری مرتبہ میں حضرت بندگان افتخار شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کی۔ حضرت بندگان افتخار شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں سمرقند میں تشریف فرما تھے اور حضرت خواجہ احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے اکابرین میں سے تھے۔ اگرچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ راضی نہ تھے اور فرماتے تھے کہ تم جوان ہو لیکن چونکہ میرا ارادہ مصمم تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ خدا تمہیں استقامت بخشے۔ تیسری مرتبہ میں بغیر قصد و اختیار کے حضرت امیر عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور از سر نو توبہ ظہور میں آئی۔ یہ ایک نعمت تھی امید ہے کہ ان بخششوں کی برکتیں قیامت تک رہیں گی۔ قصہ مختصر میں نگہداشت حدود کے مقام میں رہا پھر اسم المعل کی تاثیر نے اس دیوار کو توڑ دیا۔ آخر کار خدائے بے نیاز کی ہدایت سے خواب میں حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور ان کی خدمت میں صورتِ توبہ منعقد ہوئی اور اہل اللہ کے طریقہ کی طرف میلان ظہور میں آیا۔ میں اس شخص کی مانند جو ڈوب رہا اور تنکے کا سہارا ڈھونڈ

Marfat.com

رہا ہو کی طرح ہاتھ مارتا تھا۔ انجام کار مخدوموں میں سے بعض نے فرمایا کہ ذکر وہی نتیجہ خیز ہے جو بطریق حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچے۔ میری بے قراری نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ انہی بزرگ سے ذکر و مراقبہ کا طریقہ حاصل کیا جائے چنانچہ دو سال اسی مخدوم کے بتائے ہوئے ذکر و مراقبہ اور اوراد کی پابندی کی۔ میرے سننے میں آیا کہ سالک جب تک قریباً چالیس سال لا الہ کے میدان کو طے نہیں کرتا وہ الا اللہ کی منزل پر نہیں پہنچتا۔ اس لئے سادہ لوحی یہ خیال دلاتی کہ عمر ذکر میں گزرنے کو غنیمت سمجھ اور اسی طرح کی عبادت پر قناعت کر۔ اس دوران دوسرے طریق کے سلوک کے لئے غیبی اشارے ظہور میں آتے تھے مگر میں اپنے مضبوط قدم کو اس جگہ سے نہ اٹھاتا تھا اور اسی دوران میں حضرت شیخ بابا والی قدس سرہ کی ملازمت میں حاضر ہوا اور ان کی نظر کرم سے فیض یاب ہوا۔ اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ ان نظروں سے قبول کا دروازہ کھل گیا۔ چونکہ حضرت شیخ بابا والی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بھی بیعت کرتے تھے اور میری استعداد اس بزرگوار کے آستانہ کی طرف متوجہ تھی اس لئے اسی خانوادہ کی کھڑکی سے فیضان پہنچنا شروع ہوا۔ جب حضرت شیخ بابا والی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۰۱ ہجری میں وصال پا گئے تو حضرت خواجگانِ نقشبندیہ کی پاک روحیں مبشرات میں نظر آنے لگیں اور تلقین کرنے لگیں۔ ان کی توجہ کی برکت سے اس نسبت میں قوت پیدا ہوئی اور غیبت کا دائرہ وسیع اور راستہ روشن ہو گیا اور یہاں تک کہ میں حضرت خواجہ خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیعت و مصافحہ کے بعد خواجگان کا طریقہ حاصل ہوا۔ میں اللہ عزوجل کے حضور دعا کرتا کہ یا اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھنا اور مسکینی کی حالت میں موت دینا اور مسکینوں میں اٹھانا۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اویسی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جد بزرگوار حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دیگر خلفاء سے روحانی تربیت حاصل کی اور ان بزرگوں کی نظر عنایت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلند روحانی مراتب عطا فرمائے۔

Marfat.com

روایات میں آتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے سے بیشتر ہندوستان بھی تشریف لائے تھے اور یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف مناصب کی پیش کش بھی ہوئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ٹھکرا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس سفر کے دوران لاہور بھی تشریف لائے۔ ان دنوں لاہور شہر کے ایک باغ و قبرستان کے قریب ایک مجذوب صاحب احوال تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے حال سے آگاہی ہوئی تو اس کے پیچھے پیچھے پھرنا شروع کر دیا۔ وہ جس وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تو گالیاں دینا شروع کر دیتا۔ کبھی وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتھر مارتا تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے متنفر ہو کر بھاگ جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی طلب صادق کی وجہ سے اس کا پیچھا نہ چھوڑتے یہاں تک کہ ایک روز اس مجذوب کی رگِ مہربانی حرکت میں آئی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلا کر حصولِ مراد کے لئے توجیہات اور دعائیں دیں جن کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار فوائد روحانی حاصل ہوئے۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت و محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں قیام پذیر تھے کہ شہر میں شدید قحط پڑ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی دن تک کھانا نہ کھایا اور فاقے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کوچہ دیار میں ہر کوئی بھوکا ہو اور میں کھانا کھا لوں۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دوران سرتاج الائمہ، سراج الامت امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے شمار اولیاء اللہ ہوئے ہیں جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا ترک کر دیا۔

جمادی الاول ۱۰۱۲ ہجری حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر امراضِ جسمانی نے

Marfat.com

غلبہ پایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی بیماری کے دوران اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک خواجہ حسام الدین نے تیار کروایا اور حسب وصیت مزارِ پاک پر گنبد تعمیر نہ کروایا۔

فرمودات:

- توحید یہ ہے کہ انسان قدیم کو حادث سے علیحدہ کرے۔
- انسان کو سبب پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ اللہ عزوجل نے اسے مسبب پر پہنچنے کے لئے بنایا ہے۔
- سبب کے دروازے کو کبھی خود پر بند نہ کرو ورنہ خدا اوپر سے پھینک دے گا اور پھر تو بے ادب کہلائے گا۔
- توحید یہ ہے کہ نہیں مؤثر وجود کوئی شے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
- مراقبہ کی حقیقت انتظار کرنا ہے اور انتظار کی صفائی مقصود کی طلب میں ہے۔
- اتباعِ باطنی یہ ہے کہ بندہ کے باطن میں سوائے حق سبحانہ کے کوئی مطلب و مقصود نہ ہو۔
- انسان کو منزل اس وقت ملتی ہے جب تک وہ خود کو منزل کی تلاش وطلب میں فنا نہ کردے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "شیخ احمد" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب "بدر الدین" اور کنیت "ابوالبرکات" ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند میں ۱۴ شوال ۹۷۱ ہجری میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل خواب دیکھا کہ تمام جہان میں ظلمت کا اندھیرا پھیلا ہوا اور اس دوران ان کے سینے سے ایک نور بلند ہوا اور اس میں ایک تخت ظاہر ہوا اور اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور اس کے سامنے

Marfat.com

تمام ظالموں اور ملحدوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی با آوازِ بلند یہ اعلان کر رہا ہے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ہاں ایک بچہ تولد ہوگا جو بدعت اور تاریکی کے اندھیرے مٹا دے گا۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ منصب ولایت پر فائز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کے خواب کی تعبیر درست ہوئی۔

روایات میں آتا ہے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایامِ رضاعت میں شدید علیل ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئیں جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی دیر تک چوستے رہے۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو یہ لڑکا لمبی عمر پائے گا اور نابغہ روزگار ہوگا اور میرے تیرے جیسے بے شمار اس سے تولد ہوں گے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سترہ سال کی عمر تک تمام ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علومِ باطنی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی جو کہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل تھے۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دستِ حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی سرعت سیر کا سبب یہ ہے کہ وہ محبوب و مراد ہیں اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک اہل مخلص کو یوں خط لکھا:

> "شیخ احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نام کا ایک شخص جو کہ سرہند کا رہنے والا کثیر العلم اور قوی العمل ہے۔ وہ چند دنوں سے اس فقیر کی خدمت میں ہے اور اس فقیر نے اس کے بہت سے عجیب حالات دیکھے ہیں۔ وہ ایسا نظر

Marfat.com

آتا ہے کہ ایک چراغ ہو جس سے تمام جہان روشن ہو جائیں۔
الحمدللہ اس کے احوالِ کاملہ میرے نزدیک یقینی ہیں۔اس کے تمام بھائی اور قریبی رشتہ دار سب نیک اور علماء کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔جواہر عالیہ سے سمجھ کر کئی سے میں نے ملاقات کی اور سب عجیب لیاقت رکھتے ہیں۔اس شیخ کے بیٹے جو کہ ابھی بچے ہیں اسرارِ الٰہی ہیں' حاصل کلام شجرہ طیبہ ہیں۔اللہ اسے اچھی طرح نشوونما دے اور فقرائے بابِ الٰہی میں اور عجیب دل رکھتے ہیں۔''

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی باطنی تربیت کا آغاز حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کی۔حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور لاہور جانے کا حکم دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اس دوران حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے وصال کے بعد ان کے مریدین سے حسب الحکم تجدید بیعت کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کی محنت سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کچھ ہی عرصہ میں ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیل گیا پھر سلسلہ عالیہ مجددیہ ہندوستان کے باہر دیگر ممالک تک پھیلنا شروع ہو گیا۔حضرت خواجہ شیخ طاہر بدخشی' حضرت خواجہ شیخ احمد برکی' حضرت خواجہ یوسف برکی' حضرت شیخ حسن برکی' حضرت شیخ عبدالحق شادمانی' حضرت مولانا یار محمد قدیم' حضرت مولانا صالح گولابی رحمہم اللہ اور دیگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ عالیہ مجددیہ میں داخل ہوئے اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔تجدید کے بارہویں سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جنات کا بادشاہ مع اپنے لشکر کے سلسلہ عالیہ مجددیہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوا۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قد دراز' جسم نازک اور رنگ گندم گوں تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کشادہ اور نور سے بھرپور تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں بڑی تھیں'

Marfat.com

ناک بلند و باریک تھی، دہن مبارک نہ دراز نہ کوتاہ، دندان مبارک ایک دوسرے سے متصل، ریش مبارک گھنی ہاتھ مبارک بڑے بڑے، انگلیاں باریک اور پاؤں نہایت لطیف تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثل تھا۔ سر مبارک پر عمامہ شریف لازمی باندھتے تھے اور ہاتھ مبارک میں عصا ہوتا تھا۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات تصوف میں ایک سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ مکتوبات آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۲۵ ہجری میں تحریر کرنا شروع کیے جو ۱۰۳۱ ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچے۔

ایک مرتبہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا صالح ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ تھیلی میں سے چند لونگ نکال لاؤ۔ وہ چھ دانے نکال کر لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جھڑک کر فرمایا کہ یہ بھی صوفی ہیں اور انہوں نے یہ فرمان نہیں سنا کہ عدد طاق کی رعایت مستحب ہے اگر اللہ عزوجل کے پسندیدہ عمل کے عوض تمام دنیا و آخرت بھی دے دیں تو بھی سمجھو کہ کچھ نہیں دیا۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۳۳ ہجری میں ۱۵ شعبان المعظم شب برأت کی رات کو شب بیداری کی۔ آدھی رات گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر میں آئے مخدوم زادوں کی والدہ کی زبان سے یہ بات نکلی کہ آج آجال وارزاق کی تقدیر کی رات ہے خدا جانے کس کا نام ورقِ ہستی سے محو کیا گیا ہے اور کس کا ثابت رکھا گیا ہے۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ تو بطورِ شک و تردد کے کہہ رہی ہیں اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ اس کا نام اس دنیا کی زندگانی کے صحیفہ سے محو کر دیا گیا ہے اور پھر اشارہ اپنی جانب فرمایا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس بات کے قریباً چھ ماہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

روایات میں آتا ہے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایامِ مرض میں تنہائی بہت پسند کرتے تھے۔ ایک روز حرمِ سرا کی دہلیز میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے فرمایا کہ اس سرما میں جو دو مہینے کے بعد آئے گی ہم اس گھر میں نہ سوئیں گے۔ حاضرین نے عرض کیا کہ آپ شاید خلوت خانہ میں آرام فرمائیں گے۔ فرمایا کہ وہاں بھی نہیں اور نہ ان گھروں میں سے کسی میں عرض کیا کہ پھر کس جگہ؟ فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں جو ہونے والا ہے۔ ماہ ذی الحجہ ۱۰۳۳ ہجری کے وسط میں عارضہ عنیق النفس نے غلبہ پایا۔ ان دنوں میں لقائے حق سبحانہ کے شوق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ رو پڑتے تھے۔ چند روز صحت بھی رہی۔ اسی اثناء میں خیرات وصدقات بکثرت وقوع میں آئے۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۰۳۴ ہجری میں فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ چالیس دن کے درمیان تجھے اس جہان سے اس جہان میں جانا پڑے گا اور پھر میری قبر مجھے دکھائی گئی۔ ۲۳ صفر المظفر کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درویشوں میں کپڑے تقسیم فرمائے۔ ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ اللہ کہتے ہوئے اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک سرہند شریف میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- کمزور پر حملہ بزدلی ہے ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔
- بچوں کو پیار کرنا بھی خدا کو خوش کرنا ہے۔
- دنیا کی مصیبتوں کو برداشت کر کیونکہ یہ تیری ترقی کا سبب بنیں گی۔
- دوست کے ناراض ہونے کے خیال سے اسے حق بات نہ بتانا حق دوستی نہیں۔
- علم ایک حقیقت ہے اور جہل عدل علم۔
- دنیا دار اور دولت مند ہی بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مسرت ان سے پوشیدہ ہے۔
- نفس پر شریعت اور نیکی کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں۔
- جس کسی شخص کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔
- سب سے زیادہ مشکل کام نفس پر شریعت اور نیکی کی پابندی ہے۔

Marfat.com

- حسن ظاہری پر فریفتہ نہ ہو کیونکہ اس کی اصل سراسر غلاظت کی پوٹ ہے۔
- صوفی وہ ہے جو اللہ کی نوازشات کی شکرگزاری سے کبھی غافل نہ ہو۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۰۰۷ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ان کی ولادت میرے لئے باعث برکت ہوئی کہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ والد بزرگوار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر نہ رہنے دی اور تمام مروّجہ علوم سے فراغت کے بعد بیعت سے سرفراز فرمایا اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت بھی عطا فرمایا۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چودہ سال کی عمر میں میں نے دیکھا کہ میرے جسم سے ایک نور نکلتا ہے اور اس سے تمام عالم منور ہے۔ میں نے اس واقعہ کو والد بزرگوار کے گوش گزار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بشارت دی کہ تمہارے فیض سے ایک عالم منور ہوگا۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت پر فائز ہوئے تو ایک جہان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے منور ہوا۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا لقب عروۃ الوثقیٰ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لقب کے متعلق فرمایا کہ ایک صبح میں اپنے حلقہ میں بیٹھا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھ سے بغلگیر ہونے کے بعد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں عروۃ الوثقیٰ کا لقب عطا فرمایا ہے اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میرے گرد حلقہ بنا کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے السلام علیکم یا محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ اور پھر ہر ایک نے مجھ سے مصافحہ کیا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر کے چونتیسویں برس بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں ایام تشریق میں

Marfat.com

منیٰ شہر میں داخل ہوا تو طواف سے فارغ ہونے کے بعد ظاہر ہوا کہ فرشتہ نے محض ادائے ارکان پر حج کی قبولیت اور اجر کا مہر شدہ کاغذ مجھے عطا کر دیا ہے۔ پھر مجھ پر عجیب وغریب باتیں منکشف ہوئیں۔ میں نے دیکھا کہ کعبہ مجھ سے گلے مل رہا ہے اور میں بڑے اشتیاق سے اسے چوم رہا ہوں۔ ایک روز میں نے دیکھا کہ مجھ سے انوار و برکات کی بارش ہو رہی ہے اور ایک عالم کا احاطہ کئے ہوئے ہوں اور تمام جنگل و بیابان اس نور سے منور ہیں پھر مجھ سے میری حقیقت کو دور کر کے مجھے کعبہ کی حقیقت سے آشنا کیا گیا۔ تین محرم الحرام کو میں جنت المعلیٰ تشریف لے گیا اور وہاں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کی زیارت کی وہاں بے شمار انوار موجزن تھے۔ پھر میں نے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کی زیارت کی اور طویل مراقبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ پر بے شمار عنایات فرمائیں جو بیان سے باہر ہیں۔ پھر میں نے حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت سفیان ثوری ودیگر رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضری دی اور بے شمار فیوض و برکات حاصل کئے۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نمازِ وتر پڑھی تو دیکھا کہ رکن یمانی کے نزدیک بے شمار فرشتے موجود ہیں اور حدیث مبارکہ بھی ہے کہ رکن یمانی کے گرد ستر ہزار فرشتے موجود ہوتے ہیں پھر وہ تمام فرشتے میرے گرد جمع ہو گئے اور وہ میری حقیقت لکھنا شروع ہو گئے۔ ایک روز فجر کی نماز کے بعد میں نے دیکھا کہ مجھے ایک خلعت عطا کی گئی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمام مخلوقات پر وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ جب میں حرمِ پاک سے رخصت ہوا تو بے شمار انوار و تجلیات کی بارش مجھ پر ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کے بعد میں مدینہ منورہ تشریف لے گیا اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ میں نے روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مراقبہ کیا اور مجھ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار انعام واکرام کی بارش کی۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مواجہ شریف میں دو روز تک معتکف رہا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ خاص سے باہر تشریف لائے اور مجھ سے بغلگیر ہوئے

Marfat.com

اور پھر مجھ پر آشنا ہوا کہ تمام مخلوقات درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کی محتاج ہیں اور سب کی حاجات آپ ﷺ کے واسطہ سے پوری ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں اور ہر خاص و عام کے لئے رحمت ہیں۔ جب میں مدینہ منورہ سے رخصت ہونے لگا تو بے اختیار رونا شروع کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے بوقت رخصت مجھے ایک خلعت عطا فرمائی جس میں ایک لعل جڑا ہوا تھا اور یہ خاص خلعت حضور نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ تھی۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ وضو فرما رہے تھے کہ دورانِ وضو خادم سے لوٹا لے کر دیوار پر دے مارا۔ وہ لوٹا ٹوٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسرے لوٹے سے وضو فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک سوداگر آیا اس نے بیان کیا کہ میں ایک جنگل میں موجود تھا کہ ایک شیر میری جانب بڑھا میں خوفزدہ ہو گیا اور اس دوران حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نمودار ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں لوٹا تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دے مارا۔ شیر ڈر کے بھاگ گیا اور میں محفوظ رہا۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف تھا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے تو اکثر و بیشتر صفوں کی تعداد سو سے بھی زیادہ ہوتی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پہلی اور آخری صف میں یکساں ہوتی تھی۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر تشریف فرما ہوئے تو پچاس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور ان افراد کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلفاء کو دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجا جہاں انہوں نے تبلیغی سرگرمیاں انجام دیں اور ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اپنے مریدوں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کے وقت اتنا بڑا ہجوم تھا کہ لوگ ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا رنگ گندمی اور جسم مبارک گوشت سے پُر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قد مبارک دراز، ابرو کشادہ، ناک اونچی، آنکھیں بڑی بڑی، داڑھی مبارک سفید اور

Marfat.com

تمام اعضاء متناسب اور خوش شکل تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سر پر عمامہ شریف باندھتے تھے۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد سات ہزار سے زائد تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال سے ایک روز قبل جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ امید نہیں کہ میں کل اس دنیا میں ہوں اور پھر سب کو نصیحتیں فرمائیں اور حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر معمول کے مطابق ادا فرمائی اور پھر اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پر موت کی کیفیت طاری ہوگئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک شہزادی روشن آراء نے تعمیر کروایا۔

فرمودات:

- اپنی مرادوں کو پیر کامل کی مرادوں کے تابع کرلو۔
- پیر کا مریدوں کے حال سے آگاہ نہ ہونا نقص کا باعث ہے۔
- معرفت دو قسم کی ہوتی ہے۔اول وہ معرفت جو علماء نے بیان کی ہے اور دوم وہ جو صوفیاء نے بیان کی ہے۔
- اعمال کی نورانیت کا کمال اخلاص سے ہے۔
- بدعتی کی مجلسوں سے پرہیز کرو۔
- یہ عجب فقر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ کر دوسروں کا راستہ اختیار کیا جائے۔

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چند معاصرین کا بیان

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام الوقت، قطب دوراں، مجدد وقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء میں اس جہانِ فانی میں تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''احمد رضا'' رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ برس کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب ''ہدایۃ النحو'' پڑھی اور اسی عمر میں اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر اس کی شرح تحریر کر ڈالی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری و باطنی علوم پر کمال درجہ حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اڑتیس (۳۸) سے زیادہ علوم پر مہارت رکھتے تھے اور لوگ دور دور سے اپنے شرعی و فقہی مسائل کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پچاس سے زیادہ علوم پر تصانیف فرمائی ہیں اور یہ کتب اپنے موضوعات کے اعتبار سے ایک سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مردہ فنون مثلاً علم جفر، تکسیر، ہیئت اور نجوم کو نئی زندگی عطا کی۔ علم توقیت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کمال ایجاد کے درجہ پر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ برس کی عمر میں فن تجوید کی مشہور کتاب ہدایۃ النحو پڑھی اور خداداد علم کے زور پر اسی ننھی عمر میں ہی ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ ڈالی۔ اس طرح دیگر علوم

Marfat.com

میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کم عمری میں ہی کمال حاصل کر لیا تھا۔

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف ساڑھے تین سال تھی۔ ایک صاحب تشریف لائے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عربی میں گفتگو کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عجمی ہونے کے باوجود نہایت فصیح و بلیغ عربی میں اس کے ساتھ کلام کیا مسجد میں موجود حاضرین ایک چھوٹے سے عجمی بچے کو اس طرح عربی میں بات کرتے دیکھ کر حیران و پریشان تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۶ ہجری بمطابق ۱۸۶۹ عیسوی میں جب کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تیرہ برس دس ماہ تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر عالم عظیم بن چکے تھے۔ اُس وقت سے لے کر صفر ۱۳۴۰ ہجری تک یعنی چون برس تک آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل دینی علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ جو کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں ہوتا تھا وہی کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر ہوتا تھا اور ویسا ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی شخص کیسا ہی پیارا ہوتا لیکن خلاف شرح بات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی بھی اس کی کوئی رعایت نہ کرتے اور صاف صاف الفاظ میں اس کو ٹوک دیتے۔ جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کفار، ملحدوں، مرتدوں اور بے دینوں کے ساتھ سخت تھے۔ ویسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ سنی مسلمانوں اور علمائے حق کے لئے اَبر کرم تھے۔ جب کبھی کسی سنی عالم سے ملاقات ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی رونق دیدنی ہوتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل باغ باغ ہو جاتا اور اُس کی ایسی عزت و قدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے آپ کو نہ سمجھتا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کتب احادیث پر دوسری کتب بالکل نہ رکھتے تھے۔ جب حدیث شریف کی ترجمانی فرما رہے ہوتے اور اگر درمیان میں کوئی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کاٹتا تو سخت کبیدہ خاطر اور ناراض ہوتے۔ مجلس میلاد شریف میں ذکر ولادت شریف کے وقت الصلوٰۃ والسلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے اور باقی وقت شروع سے لے کر آخر تک ادباً

Marfat.com

دوزانو بیٹھے رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہنسنے میں کبھی ٹھٹھا نہ لگاتے تھے۔ جماہی آنے پر دانتوں میں انگلی دبا لیتے تھے۔ جس کی وجہ سے کوئی آواز نہ ہوتی۔ قبلہ کی جانب منہ کر کے کبھی بھی نہ تھوکتے تھے۔ نہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتے تھے۔ بغیر صوف پڑی دوات سے نفرت کرتے اور اسی طرح لوہے کی قلم سے بھی پرہیز کرتے تھے۔ خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خلوت نشینی بوقت تصنیف و تالیف' کتب بینی' فتویٰ نویسی اور اوراد و اشغال کے وقت اختیار کرتے۔ پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ گو کہ بے حد حار مزاج تھے مگر شدید گرمی میں بھی ہمیشہ عمامہ اور انگرکھا کے ساتھ نماز ادا کرتے۔ خصوصاً فرض نماز کبھی بھی ٹوپی اور کرتے کے بغیر ادا نہیں کی۔ اکثر گھر سے ہی وضو کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اگر کبھی مسجد میں وضو کرنا پڑتا تو مٹی کے لوٹے سے اتر جانب کی فصیل پر بیٹھ کر وضو فرماتے۔ غسل اور وضو میں خصوصی احتیاط برتتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وضو کے لئے عموماً دو لوٹے پانی رکھا جاتا۔ نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس تشریف لے جاتے تھے لیکن عصر کی نماز پڑھ کر پھاٹک میں چارپائی پر تشریف رکھتے اور چاروں طرف کرسیاں بچھا دی جاتیں۔ زیارت کا اشتیاق رکھنے والے حضرت کرسیوں پر بیٹھتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ ان کی حاجتیں پوری کی جاتیں اور اگر کسی شخص کو کوئی شے دیتے اور وہ بایاں ہاتھ آگے بڑھاتا تو فوراً اپنا ہاتھ روک لیتے اور فرماتے کہ دائیں ہاتھ میں لو بائیں ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔ اسی طرح تحریر میں بھی دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی زندہ تصویر تھی۔ اللہ عزوجل اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کو اپنا عزیز جانتے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے تھے۔ مخالف سے کبھی بھی کج خلقی سے پیش نہ

Marfat.com

آتے تھے۔ خوش اخلاقی کا یہ عالم تھا کہ جس سے ایک مرتبہ کلام کرتے اس کے دل کو گرویدہ بنا لیتے۔ کبھی دشمن سے سخت کلامی نہ فرماتے اور ہمیشہ حلم سے کام لیتے۔ لیکن دین کے معاملے میں کبھی نرمی نہ فرماتے تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور حضور پُر نور سیّد آلِ رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ۱۲۹۴ ہجری بمطابق ۱۸۷۷ عیسوی میں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے۔ بیعت کے فوراً بعد ہی مرشد پاک نے آپ دونوں حضرات کو خلافت نامہ عطا فرما کر خرقہ مقدسہ سے بھی سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن نوری عرف میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تو طویل بامشقت و مجاہدات و ریاضات کے بعد خلافت و اجازت دی جاتی ہے تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ان دونوں حضرات کو بیعت کرتے ہی خلافت بھی دے دی گئی ہے؟

حضرت سیّد آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میاں صاحب اور لوگ زنگ آلود اور میلا کچیلا دل لے کر آتے ہیں۔ اس کی صفائی کے لئے اور پاکیزگی کے لئے مجاہدات' طویل ریاضات شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ دونوں حضرات صاف ستھرا اور پاکیزہ دل لے کر ہمارے پاس آئے ہیں ان کو صرف اتصال نسبت کی ضرورت تھی اور وہ مرید ہوتے ہی ان کو حاصل ہو گئی۔ مجھے اس بات کی بہت فکر رہتی تھی کہ جب قیامت کے روز اللہ عزوجل فرمائے گا کہ اے آل رسول! تو میرے لئے کیا لایا ہے تو میں بارگاہ الٰہی میں کون سی شے پیش کروں گا۔ لیکن آج میری وہ فکر دور ہو گئی ہے کیونکہ جب اللہ عزوجل پوچھے گا کہ آل رسول تو میرے لئے کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا کہ

"الٰہی! میں تیرے لئے احمد رضا لایا ہوں۔"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مصارف ضروریہ کے علاوہ تمام مال غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھ پر آج تک زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ساری زندگی کبھی اتنا مال ہی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے کبھی کوئی سائل خالی واپس نہ لوٹتا تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ ہجری بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ عیسوی کو جمعۃ المبارک کے دن دو بج کر ۳۸ منٹ پر عین آذان جمعہ میں حی الفلاح کی پکار پر جان جاناں سپرد آفرین کی۔

بقول حضرت مولانا حسنین رحمۃ اللہ علیہ! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت نامہ تحریر فرمایا اور پھر خود اس پر عمل کروایا۔ وصال شریف کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے اور جب دو بجنے میں چار منٹ رہ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وقت پوچھا۔ عرض کیا گیا کہ اس وقت ایک بج کر چھپن منٹ ہوئے ہیں۔ فرمایا گھڑی کھلی سامنے رکھ دو۔ پھر حضرت مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ وضو کرواؤ۔ قرآن عظیم لاؤ۔ پھر اپنے بیٹے حضرت مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد کی تلاوت کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ارشاد دونوں سورتیں تلاوت کی گئیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے موجود حضرات کے سلام کا جواب دیا۔

بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کلفت مسرت تھی۔ غسل شریف میں علمائے عظام سادات عظام اور حفاظ عالی مقام شریک ہوئے۔ سیّد اظہر علی صاحب نے لحد کھودی۔ حسب وصیت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے غسل دیا اور جناب حافظ امیر حسن صاحب مراد آبادی نے مدد دی۔ حضرت صدر الافاضل استاد العلماء مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے کفن شریف بچھایا۔ غسل و تکفین کے بعد عورتوں کو زیارت کا موقع دیا گیا۔ جنازہ اٹھایا گیا جو ہمہ وقت کم از کم بیس کاندھوں پر رہا۔ پھر جامع عیدگاہ تک جنازے کو لایا گیا اور وہاں نماز جنازہ پڑھائی گئی اور پھر عیدگاہ سے جنازہ شہر بریلوی شریف محلہ سوداگران میں دارالعلوم منظر الاسلام کے شمالی جانب ایک پیکر وجلال و ہیبت بلند عمارت

Marfat.com

کے اندر لایا گیا اور دفن کیا گیا۔

فرمودات:

- اپنے قلب کو مرشد کے قلب کے نیچے تصور کرنے اور اس طرح سمجھنا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے فیوض و برکات مرشد پاک کے قلب سے چھلک کر میری جانب آرہے ہیں فنافی الشیخ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔
- جو اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگی والا ہے۔
- طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی ہیں کہ مکمل طور پر مرشد کے ہاتھوں بک جانا۔
- متقی مزدور اللہ کے نزدیک فاسق حکمران سے زیادہ عزت دار ہے۔
- نیکوکار غریب و مسکین آدمی اس مالدار سے بہتر ہے جو بدکار یا بے راہ رو ہو۔
- طلب صادق ہو تو راہ حق کے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں اور منزل مقصود سامنے آجاتی ہے۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

عابد زمانہ‘ مکارمِ اخلاق‘ فخر الزاہدین‘ پیشوائے اہل محبت و کرامت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار انیسوی صدی کے باکمال اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ اپریل ۱۸۵۹ء کو گولڑہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نجیب الطرفین گیلانی سیّد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ‘ خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک کے اعداد ۷۸۶ نکلتے ہیں جو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد کے مطابق ہیں۔ بطریق علم جعفر‘ حروی ی‘ الف اور لا کو جو مکرر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک میں آتے ہیں ان کو حذف کر دیا جائے تو ۷۰۷ عدد مجموعہ آتا

Marfat.com

ہے جو مجدد قرن رابع عشر (چودھویں صدی) کا مجدد کے حروف مکررہ ذ ع کو حذف کرنے کے بعد کے حروف کے اعداد ہیں۔

ابتداء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بفرمان حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں ہمہ تن تعلیم و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ ابتداء میں پچاس کے قریب طلباء آپ رحمۃ اللہ علیہ سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور بعد میں یہ درسگاہ بہت وسیع ہو گئی۔ یہ درس گاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آبائی مسجد واقع گولڑہ شریف میں قائم تھی۔ بحیثیت معلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حسنہ میں ایک اعلیٰ ترین معلم جیسے اوصاف تھے۔ گفتگو کی سلاست و جامعت کے ساتھ ساتھ افہام و تفہیم کا انداز کچھ ایسا دل نشین تھا کہ کم سے کم استعداد کا طالب علم بھی بخوبی مطلب سمجھ لیتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر ہم عصر علماء بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے تو حیران ہو کر بے ساختہ داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ نالائق سے نالائق اور بے ذوق سے بے ذوق طالب علم پر بھی نگاہ توجہ فرماتے تھے۔ جس سے وہ علم کی دولت سے مالا مال ہو جاتا تھا۔ اس طرح بے شمار طالب علم بعد از تکمیل تعلیم نامور علماء بنے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ابتدائی دور میں علوم ظاہرہ کی تدریس میں کافی محنت اور جانفشانی سے کام لیا اور یہ سلسلہ زمانہ استغراق تک مسلسل جاری و ساری رکھا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو سفید لباس پسند تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ عموماً سفید لباس ہی زیب تن فرماتے تھے۔ سفید لباس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مزید نکھر جاتی تھی۔ لٹھے کی شلوار، موسم کے حساب سے ململ یا خاصہ کا کھلی آستینوں والا کرتہ اور سفید ململ کی پگڑی پہنتے تھے۔ دستار مبارک بخاری قسم کی نوکدار کلاء پر باندھتے تھے۔ کرتے کے اوپر لمبے کھلے کالر والا کوٹ یا چغہ پہنتے تھے اور عموماً واسکٹ بھی زیب تن فرماتے تھے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک نہایت ہی شیریں اور پُرسوز تھی۔ ہمیشہ متانت سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک لفظ کی سمجھ آتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ جس کو بھی اوراد و وظائف کی تلقین فرماتے وہ

Marfat.com

ایک مرتبہ سننے کے بعد دوبارہ کبھی نہ پوچھتا اور الفاظ اس کے دماغ میں نقش کر جاتے اور زندگی بھر کبھی بھی اس کے دماغ سے نہ نکلتے تھے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ اقدس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مذہب قادیانیت یا مرزائیت کا پرچار کر رکھا تھا اور جس کی مخالف نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں زور و شور سے جاری تھی وہاں یہ مخالفت سارے عالم اسلام پر محیط تھی۔ آئے دن مناظرے اور مباہلے کئے جاتے تھے۔ ایسے میں جب مرزا غلام احمد مردود نے مسلمانوں کو دعوت مبارزت بذریعہ اشتہار دی اور اس کے لئے لاہور کی شاہی مسجد کو مباہلہ گاہ قرار دیا تو عوام اور علماء و مشائخ کے بے حد اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مقابلہ کا عزم صمیم کیا اور ۲۴ اگست کو گولڑہ شریف سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ اطلاع منتظم اہل مباہلہ کو بھی دی اور اس کی تجدید لالہ موسیٰ جنکشن سے بھی بذریعہ تار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ پچاس کے قریب نامی گرامی علماء تھے جو کہ پشاور' ہزارہ' اٹک' چھچھ' دھنی' پوٹھوہار' سوان اور سون وغیرہ علاقہ جات کے رہنے والے تھے۔ اثنائے راہ اور لاہور پہنچ کر اس میں بہاولپور' ملتان' مظفر گڑھ' ڈیرہ اسماعیل خان' ڈیرہ غازی خان' جہلم' گجرات' گوجرانوالہ' شاہ پور' میانوالی اور دیگر علاقہ جات کے علماء بھی شریک ہو گئے۔ اس موقعہ پر ایک صاحب علم اور ثروت مخلص حاجی کریم بخش سیٹھی سکنہ پشاور بھی ساٹھ ہزار روپے کی طلائی اشرفیاں بھی ہمراہ لائے تھے۔ تاکہ بوقت ضرورت اگر ارباب حکومت نے حفظ امن کے پیش نظر ضمانت طلب کی تو نقد جمع کروا دی جائے گی۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ریلوے اسٹیشن پر دو گھنٹہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مصافحہ کیا اور ان کے شوق زیارت کی تسکین کی۔ پھر وہاں سے موچی دروازہ میں برکت علی محمدن ہال اور اس کی ملحقہ عمارات میں قیام کیا۔ کئی دن آپ رحمۃ اللہ علیہ مرزا غلام احمد قادیانی مردود کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ میدان مناظرہ میں حاضری کے لئے قادیان سے نہ آیا اور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ بلا مناظرہ ہی واپس گولڑہ تشریف لے گئے۔

Marfat.com

بعد میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے بہت سے اشتہار مناظرے اور مباہلے کے شائع ہوئے لیکن ہر بار وہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کی بجائے میدان چھوڑتا رہا اور کبھی بھی مناظرے کے لئے حاضر نہ ہوا۔ غرضیکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں اور اس کے مذہب کے خلاف علمی جہاد میں حصہ لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرز تحریر اور دلائل و براہین کے سامنے مرزا غلام احمد کی ایک بھی پیش نہ کی گئی اور ان کے حواری سخت ہزیمت اٹھاتے رہے اور پھر بے معنی دلائل و براہین سے اپنے من کو بہلاتے رہے اور مرزا کو خیالی فضاؤں میں مائل بہ پرواز کرتے رہے۔ اس طرح ان کو کبھی بھی یہ جرآت نہ ہوئی کہ وہ میدان عمل مین سامنے آکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کا جواب دے سکیں یا اپنا دعویٰ نبوت ثابت کر سکیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں مسئلہ وہابیت کھڑا ہوا اور دین میں نئی نئی باتیں نکالی گئیں۔ جس کے خلاف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدومد سے ثانی صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے از حد اصرار پر پُر زور حصہ لیا اور عرصہ دراز تک اس کے خلاف قلمی جہاد کرتے رہے۔ وہابیوں کو بھی دوبارہ جرأت نہ ہوسکی کہ وہ اپنے الزامات کو دہرا سکیں اور اپنے مسلک کو کھلم کھلا پرچار کر سکیں۔

مارچ اپریل ۱۹۳۷ء عیسوی میں حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار سورہ یٰسین، سورہ یوسف، سورہ تغابن، سورہ ملک، سورہ مزمل، درود مستغاث شریف، سلسلہ شریف مشائخ کرام، درود کبریت احمر اور دعائے کبیر مولانا محمد قاری غلام محمد مرحوم خطیب جامعہ سے استماع فرما کر حاضرین وغیر حاضرین، متوسلین وغیر متوسلین اور تمام امت مرحومہ کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی۔ ماہ محرم میں خلقت کا ہجوم بہت زیادہ بڑھ گیا۔ حتیٰ کے یومیہ چھ سات سو تک زائرین کی تعداد پہنچ گئی۔ ماہ صفر میں حضرت کو زکام اور میعادی بخار ہوگیا اور جس سے بالآخر مایوس کن اثرات کا ظہور ہوا اور آخری تین روز یہی کیفیت رہی۔ بار بار دست حق پرست دعا کے لئے اٹھاتے اور پھر اپنا چہرہ مبارک کے سامنے تک

Marfat.com

لے جاتے۔ کبھی صفحہ پیشانی تک انگلیاں پہنچاتے اس کے علاوہ مکمل سکوت فرماتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسم ذات شریف اللہ ایک دفعہ آہستہ سے مگر ایسی طویل اور عمیق آواز میں زبان شوق اور قلب عرفان سے ادا فرمایا کہ اس کی گونج آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دماغ عالی سے لے کر قدم مبارک کے ناخنوں تک سارے بدن اطہر میں گردن وریشہ اور سینۂ مجلی کی وسیع گھاٹیوں میں پھیل گئی۔ پھر دوبارہ متوسلین کو الوداعی تلقین میں اسی طرح اسم ذات شریف کا اعادہ فرما کر روبہ قبلہ ہو گئے اور اسی حالت میں وصال فرمایا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بے شمار لوگوں نے بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کر کے روحانیت میں بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بے شمار مریدوں کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشہور خلفاء کے نام بیان کئے جا رہے ہیں۔ حضرت فقیر محمد امیر' حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی' حضرت حافظ گل فقیر احمد' حضرت مولانا غلام محمد اور حضرت پیر سیّد غلام محی الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ شامل ہیں۔

فرمودات:

- پیر کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک کو آسمانی کتاب کے مطابق ہدایت دے۔
- مرید کہلانے کا مستحق وہی شخص ہے جو پیر کی ہدایت پر عمل پیرا ہوا۔
- درویشوں کو شاہی دربار کی حاضری مناسب نہیں۔
- جو شخص علم پڑھ کر تعلیم نہیں ہوتا اس کی مثال درخت بے ثمر کی سی ہے۔
- ادب آموزِ عشق ہے عشق جتنا زیادہ ہوگا اسی قدر محبوب کے آداب زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گے۔
- وہم کے غلبہ سے تغائر پیدا ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک فنائے کامل حاصل نہیں ہوتا۔
- دنیا اور حکمرانوں سے بے رغبتی اللہ والوں کا خاص وطیرہ ہے۔

Marfat.com

- بعض لوگ دنیوی شان وشوکت کے حصول کے لئے وظائف پڑھتے ہیں حالانکہ انہیں چاہئے کہ وہ وظائف حصولِ ثواب اور رضائے حق کی نیت سے پڑھیں تا کہ ان کو ثواب کے ساتھ ساتھ مشکلات کا شافی حل بھی ملے اور رضائے حق کی اصل نعمت سے بھی سرفراز ہوں۔
- دشمنوں کی ایذا رسانی پر صبر کرو اللہ تمہیں اس کا بے حساب اجر دے گا۔
- درویشی مجاہدہ کا نام ہے۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اگست ۱۸۶۰ء بروز جمعۃ المبارک علی پور سیّداں میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کو جب خوشخبری ملی کہ ان کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے تو انہوں نے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے "جماعت علی" رکھا۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ جس دور میں تولد ہوئے اس دور میں تین اور بڑے اولیاء اللہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۵۶ء حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۵۹ء اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۶۵ء بھی تولد ہوئے۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ میں صبر وقناعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محنت ومشقت میں دلچسپی دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کھیتی باڑی کرنے والے کسانوں کی مدد کرتے اور لوگ اکثر وبیشتر اس بات پر شرمندگی محسوس کرتے کہ سیّدوں کا بچہ ہو کر یہ ان کے کام کر رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات سے قطع نظر دوسروں کی مدد کر کے دلی تسکین حاصل کرتے۔ عموماً یہ ہوتا کہ والد بزرگوار آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے کہ بیٹا! اب بس کر دو اور آ کر کچھ دیر آرام کر لو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب یہی ہوتا کہ والد بزرگوار! بس کچھ دیر کا کام باقی رہ گیا ہے میں ابھی واپس چلا آؤں گا۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ جب اس عمر میں پہنچے جب بچے کو تعلیم وتربیت کے لئے مدرسہ میں یا سکول میں داخل کیا جاتا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت کے جید عالم دین حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں بھیجنا شروع کر دیا۔ حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کا قیام ان دنوں علی پور سیّداں میں ہی تھا اور حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اس وقت نابغہ روزگار علمائے دین میں ہوتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ علومِ ظاہریہ اور علومِ باطنیہ دونوں میں دسترس رکھتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کا علم پوری توجہ کے ساتھ حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اور علم فقہ پر بھی عبور حاصل کیا۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ دورانِ محفل پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو باآسانی حل فرما لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اس دور کے تمام نامور علماء وفقہاء آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پیچیدہ مسائل میں استفادہ کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میں کثرت سے شرکت فرماتے تھے۔ عموماً یہ بھی ہوتا کہ کسی مسئلہ پر علماء میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اس مسئلہ کے ٹھوس اور شرعی حل کے لئے تشریف لاتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کا وہ مسئلہ ان پر شرعی حیثیت واضح کر دیتے تھے۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شوق اس وقت اپنی انتہاء کو پہنچا جب حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ 'باواجی سرکار' کے نام سے مشہور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے زمانہ کے قطب دوراں میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ روحانی فیوض وبرکات میں کمال رکھتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ میں تاثیر کیمیا تھی اور جو کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتا وہ پہلی نظر میں ہی

Marfat.com

منزل مراد کو پہنچ جاتا تھا۔ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنا گوہر مقصود حاصل ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس ولی کامل کی تلاش میں سرگرداں تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ شخصیت مل چکی تھی۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ قریباً ۳۲ برس تک مرشد پاک کی خدمت میں رہے اور ریاضت و مجاہدات میں مصروف رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے تمام کام سرانجام دیتے اور ان کی خدمت میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر باقی نہ رہنے دیتے تھے۔ روایات کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بائیس برس کی عمر میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک سے والہانہ عقیدت تھی اور حضرت فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی انس حاصل تھا۔ حضرت فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب! میں تو قیامت تک کے لئے تم سے راضی ہوں۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نامحرم عورتوں سے بچو اور لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت مت گھسا کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو اتباع شریعت کی نصیحت کرتے اور نابالغ چھوٹی بچیوں کے بارے میں فرماتے کہ سانپ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے ڈرا کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نامحرم عورت کے پاس مرد کو آگ اور روئی سے تشبیہ دیتے تھے اور اپنے تمام مریدین کو نامحرم عورتوں سے بچنے کی نصیحت کرتے تھے۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی لوگوں کو افہام و تفہیم کا درس دیا اور کبھی کسی کا برا نہ چاہا اور نہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان تعلیمات کا نمایاں اثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات لوگوں میں بھائی چارے کو فروغ دیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج کے اس مادیت پرست دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگانِ دین کی تعلیمات کسی بھی طرح نعمت خداوندی سے کم نہیں ہیں۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ صرف تین دن علیل رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان تین ایام میں بھی چلتے پھرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس روز وصال پایا اس روز دوپہر کے وقت کھیتوں میں تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو حجرۂ مبارک میں داخل ہونے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی میرے بلائے بغیر حجرہ میں داخل نہ ہو۔ حجرۂ مبارک میں داخل ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر بالجہر شروع کر دیا۔ جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاک مٹی طلب کر کے اس سے تیمم فرمایا اور نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی جو مغرب تک جاری رہی۔ مغرب کی نماز کے بعد پھر ذکر بالجہر شروع کر دیا اور اس مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت وجدانی تھی۔ نمازِ عشاء کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت معمول پر آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی فرمائی۔ نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسم ''اللہ'' کا ورد شروع کر دیا اور اسی حالت میں اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۸ ہجری میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر آناً فاناً سارے شہر میں پھیل گئی۔ ہر شخص سوگوار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بظاہر اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کا سمندر آج بھی جاری وساری ہے۔

بوقت وصال حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اسی برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے حد درجہ پابند تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر صبح ہونے تک سارے ملک میں پھیل چکی تھی۔ دور دور سے لوگوں کے قافلے جوق در جوق علی پور سیّداں پہنچ رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ تین مرتبہ ادا کی گئی۔ پہلی نمازِ جنازہ کی امامت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر سیّد چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ دوسری نمازِ جنازہ کی امامت حضرت مولانا پیر محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ تیسری نمازِ جنازہ کی امامت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عمر حضرت پیر سیّد جماعت علی

Marfat.com

شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔

فرمودات:

- مہمان کے آگے کھانا وافر رکھو خواہ وہ ایک ہی روٹی کھائے۔
- اگر مومن اور فقیر سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو خاموش و باادب رہو۔
- مال اور مرتبہ دو بڑے بت ہیں۔
- ذکر بغیر فکر بے کار ہے۔
- ذاکر وہ ہے جو ہاتھوں سے کام لے' پاؤں سے چلے' آنکھوں سے دیکھے مگر دل ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔
- دنیا ایک زہریلا سانپ ہے لہٰذا پہلے اس کا منتر سیکھو پھر اپنے پاس رکھو۔
- حلال خون اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب رزقِ حلال کمایا اور کھایا جائے۔
- اسے دوست بناؤ جو کبھی فانی نہ ہو۔
- مراقبہ حقیقی سے مراد یہ ہے کہ ماسوا اللہ ہر شے سے بیگانہ ہو جائے۔

حضرت میر جان کابلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام سیّد میر جان رحمۃ اللہ علیہ اور والد بزرگوار کا نام سیّد میر حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کابل میں پیدا ہوئے اور اس زمانہ کے نامور علماء سے تفسیر' حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب ننھیال سے حضرت سیّد خاوند محمود نقشبندی المعروف حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد لاہور تشریف لائے اور حضرت حضرت اخوند قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حصہ حضرت سیّد احمد یار بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّد احمد یار بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دستِ حق پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مرشد پاک کی خدمت میں سالہا سال کی عبادت و ریاضت کے بعد خرقہ خلافت

Marfat.com

سے سرفراز ہوئے اور لاہور میں حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ تیس سال تک آپ رحمۃ اللہ علیہ رشد و ہدایت میں مصروف رہے اور ایک مخلوق نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مادری زبان فارسی تھی لیکن اہل لاہور کو پنجابی زبان میں تقریر کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کو دوبارہ آباد کیا۔

حضرت میر جان کابلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسافروں کے قیام کے لئے مسافر خانہ تعمیر کروایا اور ایک مدرسہ بھی قائم کیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ طلباء کو تفسیر' حدیث اور فقہ کی تعلیم دیتے تھے۔ موسم گرما کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کشمیر تشریف لے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر سال حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کرتے اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۱ء کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے نزدیک دفن کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- ولی وہ ہے جو اپنے حال میں فانی اور مشاہدہ حق تعالیٰ میں باقی ہو۔
- انسان کا اپنے آپ کو بھلانا ہی سب سے بڑی غفلت ہے۔
- جو طمع کا غلام نہیں وہی حقیقی آزاد ہے۔
- اگر ترقی کے خواہاں ہو تو تکرار عمل جاری رکھو۔

حضرت مولانا غلام قادر چشتی بھیروی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا غلام قادر چشتی بھیروی رحمۃ اللہ علیہ معروف عالم دین حضرت مولانا غلام حیدر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے نامور ولی اللہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا اور انہی کے

Marfat.com

فرمان کے مطابق لاہور تشریف لائے اور تفسیر' حدیث اور فقہ اور دیگر مروجہ علوم میں مہارت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور پھر مرشد پاک کے حکم پر درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ درس وتدریس کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کو مرکز بنایا اور اونچی مسجد اندرون بھاٹی دروازہ میں خطابت کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک روز بیگم شاہی مسجد کی متولیہ مائی جیواں رحمۃ اللہ علیہا بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شامل ہوئیں اور وہ اس حد تک متاثر ہوئیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ بیگم شاہی مسجد کو رونق بخشیں۔

حضرت مولانا غلام قادر چشتی بھیروی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد بیگم شاہی کے علاوہ مدرسہ نعمانیہ اندرون ٹیکسالی گیٹ اور اورینٹل کالج لاہور میں بھی تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وحدت الوجود کے مسئلہ پر ایک شہرہ آفاق کتاب ''شمس الحنفیہ'' تالیف فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بیگم شاہی مسجد کی مشرقی جانب مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- علم ایک ایسا نور ہے جو بلا عطائے الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔
- دل کا چراغ علم سے ہی روشن ہوتا ہے اور اس کا دیا مال سے بجھتا ہے۔
- علم ایک ایسا سمندر ہے جس میں کسی حالت میں بھی کمی نہیں آتی۔

شاہ ابوالخیر محی الدین عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ ابوالخیر محی الدین عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۲ھ میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام شاہ محمد عمر بن شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے ہوتا ہوا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ پٹھانوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری نمود و نمائش کے خلاف تھے۔

۱۹۱۱ء میں جب دہلی میں تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اور علمائے دین کو بلایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر میرٹھ چلے گئے اور گوشہ نشین ہو گئے۔ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم حضرت اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات رہی۔

حضرت شاہ ابوالخیر محی الدین عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو شعر گوئی میں کمال حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ اشعار زبان زد و عام تھے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقاریر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۳۴۱ھ میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ مظہریہ دہلی میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- اگر بندہ اللہ سے راضی ہے تو وہ بھی اپنے بندے سے راضی ہے۔
- اگر باطل کا بوجھ تمہاری گردن پر ہوگا تو اس کا فائدہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔
- سب سے قیمتی موتی خدمت خلق ہے۔

Marfat.com

کتابیات

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر از محمد ثاقب قادری

۲۔ ابیاتِ باہو رحمۃ اللہ علیہ از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از علامہ محمد نور بخش توکلی

۴۔ اللہ کے دوست از میاں مشتاق احمد عظیمی

۵۔ سیرت پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ از محمد حسیب القادری

۶۔ اقوالِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حدیث دلبراں از حاجی فضل احمد مونگہ

۸۔ صوفیائے نقشبند از سیّد امین الدین احمد

۹۔ سیرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ از محمد حسیب القادری

۱۰۔ سیرت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ تذکرہ اولیائے پاکستان از علامہ عالم فقری

۱۲۔ لاہور میں اسلام کے سفیر از ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Marfat.com